مروجہ تعویذ

اور

معوذات نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

www.KitaboSunnat.com

ام عبد منیب

مشربہ علم و حکمت
0321-4609092

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مروجہ تعویذ

اور

معوذات نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُمِّ عبدِمنیب

صدقہ جاریہ۔۔۔۔فی سبیل اللہ

منجانب:

منظور یاسین منٹو اور بیگم نسیم منٹو

مشربہ علم وحکمت

کامران پارک زینبیہ کالونی نزد منصورہ ملتان روڈ لاہور

0321-4609092

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

جمیع الحقوق محفوظۃ

نام کتاب ــــــــــــــ مروجہ تعویذ اور معوذات نبویہ ﷺ
اہتمام ــــــــــــــ محمد عبد منیب
ناشر ــــــــــــــ مشربہ علم وحکمت
اشاعت اول ــــــــــــــ ۱۴۳۴ھ

برائے رابطہ: حافظ مستغفر الرحمن فون: 0321-4213089

ناشر: مشربہ علم وحکمت 0321-4609092

کامران پارک زینبیہ کالونی نزد منصورہ ملتان روڈ لاہور

ڈسٹری بیوٹر: دار الکتب السلفیہ

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ فون: 042-37361505

☆ البلاغ Shop #: 4-LG لینڈ مارک پلازہ، جیل روڈ۔ لاہور

فون: 042-5717843-0300-8880450

☆ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر i-8/4 اسلام آباد۔

فون: 0300-5148847

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تعویذ اور معوذاتِ نبویہ

سخنِ وضاحت ۴
تعویذ کا مطلب ۶
تعوذ ایک عبادت ۱۱
حصولِ پناہ کے جاہلانہ طریقے ۱۶
تعویذ لٹکانا شرک ہے ۲۴
تعویذ لٹکانے والے شرک کی نوعیت ۳۱
قرآنی تعویز کو جائز کہنے والوں کا موقف ۳۹
قرآنی تعویذ کو جائز سمجھنے کے نقصانات ۴۹
قرآنی آیات کی بے حرمتی ۵۲
صحابہ کرام کا تعامل ۵۳
کیا قرآنی تعویذ لٹکانا بھی شرک ہے؟ ۵۵
معوذاتِ نبویہ ۵۶
حاصلِ کلام ۱۲۶

مشکل، پریشانی اور مصیبت سے بچنے کے لیے کون سی دعا کس صفحے پر ہے۔
تفصیل دیکھنے کے لیے آخری صفحات میں دی گئی فہرست

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سخنِ وضاحت

ہمارے معاشرے میں تعویذ پہننے یا تعویذ لٹکانے کا رواج عام ہے اور اکثریت غیر شرعی اور شرکیہ تعویذات ہی کا سہارا لیتی ہے۔ جاہل طبقہ تو سر سے پیر تک اس شرک میں ڈوبا ہوا ہے جب کہ دنیوی تعلیم سے بہرہ ور طبقے میں بھی تعویذ لٹکانے کے جراثیم اچھے خاصے پائے جاتے ہیں۔ صرف وہ لوگ اس سے محفوظ ہیں جن کا اللہ تعالیٰ پر صحیح ایمان ہے۔ توحید اور شرک کی بنیادی اور جزوی تفصیلات سے پوری طرح واقف ہیں۔

ہمارے معاشرے میں دین کی تعلیم حاصل کرنے کا رجحان بہت کم ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ شرک کے اڈے مزارات و مقابر، ان پر بیٹھے ہوئے مجاور، ان کا مختلف طرح کے تعویذ کر کے دینے کا کاروبار، نیز گلی گلی میں پھیلے ہوئے عامل، جادو کرنے اور جادو کا توڑ کرنے، محبت کرنے اور محبت کو نفرت میں بدلنے، کاروبار چمکانے اور چلتا کاروبار روکنے کے لیے لمبے لمبے، غیر مسنون اور شرکیہ وظائف کے ساتھ ساتھ کئی طرح کے مشرکانہ نقش اور تعویذ بنانے اور ان کو عام کرنے کا دھندا عام ہے۔

صرف یہی نہیں مساجد کے امام صاحبان، دیہات کے میاں جی اور بی بی جی، پیر و مرشد حضرات اور مدارس کے استاد بھی رضا کارانہ یا کچھ نہ کچھ نذرانہ لے کر یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام کرنے میں مصروف ہیں۔

تعویذ جسم پر کہیں پہنا جائے یا لٹکایا جائے یا باندھا جائے، وہ ہر صورت میں ناجائز ہے اور اس کے بہت سے دلائل احادیث سے ملتے ہیں۔ زیرِ نظر سطور میں اسی موضوع پر قرآن وحدیث کی روشنی میں بات کی گئی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ حق بات کہنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

ام عبد منیب
محرم الحرام: ۱۴۳۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعویذ کا مطلب

تعویذ کا مادہ عوذ ہے۔ اصطلاح میں تعوذ یا استعاذہ کا مطلب ہے: ہر شر سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کرنا۔

اردو زبان میں تعوذ کا لفظ: اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کے لیے بولا جاتا ہے۔

ہمارے ہاں اردو میں تعویذ ایک خاص لفظ بن چکا ہے جس سے مراد ہے: کوئی عبارت، طلسم، منتر، حروف، اعداد لکھ کر جسم کے کسی حصے پر باندھنا تا کہ بیماری یا تکلیف دور ہو اور فلاں فلاں فائدہ حاصل ہو۔

پناہ طلب کرنا شرعاً عبادت کی ایک قسم ہے، چوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذاتِ کاملہ ہی کو ہر طرح کی عبادت زیب دیتی ہے اور اسی کی ذاتِ گرامی ہر عبادت کی مستحق ہے اس لیے دیگر تمام عبادات کی طرح استعاذہ، یعنی ''پناہ طلب کرنے'' کی عبادت بھی اسی کے شایان ہے اور اسی کے نام کا لازمہ ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے پناہ طلب کی جائے تو یہ اسی طرح شرک ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے دعا کرنا یا کسی کے لیے سجدہ و قیام کرنا شرک ہے۔

پناہ طلب کرنا اپنی نوعیت اور کیفیت کے لحاظ سے دو طرح پر منحصر ہے۔

(ا) کسی مادی چیز کا سہارا لے کر یا اس سے درخواست کر کے اس سے پناہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلب کرنا۔ جیسے تیز آندھی میں کسی مکان، کسی چھجے، کسی جھونپڑی، کسی غار یا کسی گھنے درخت کے نیچے کھڑے ہو جانا...... بیماری کے وقت دوا اور علاج کرنا تا کہ مرض سے نجات ملے یا ڈاکٹر اور حکیم سے کہنا کہ علاج توجہ سے کریں، دوا دیں اور شفا حاصل کرنے اور بیماری سے نجات پانے میں میری مدد کریں۔

پانی میں ڈوبتے ہوئے کسی آدمی کو دیکھ کر آواز دینا کہ وہ اسے بچا لے، یا کسی تختے، کشتی وغیرہ کا سہارا لینا تا کہ وہ ڈوبنے سے بچ سکے۔

یہ دنیا دار الاسباب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر کام کے لیے سبب مقرر کیا ہے اور سبب کے پیچھے پھر ایک سبب کارفرما ہوتا ہے اس طرح سبب دنیا کی تمام چیزوں کے ساتھ بندھا ہوا ہے۔ جیسے سمندر سے ہوا بخارات بن کر اٹھتی ہے، اوپر جا کر بادل کی شکل دھار لیتی ہے، بادل اڑتے اڑتے مختلف علاقوں سے گزرتے ہیں، جب ان میں بخارات زیادہ ہو جاتے ہیں تو ان کا رنگ پانی کی طرح گہرا سرمئی ہو جاتا ہے، پھر ان بادلوں سے پانی برستا ہے، پانی زمین میں جذب ہو جاتا ہے، گرمی دور ہوتی ہے، زمین سے مناسب وقت پر اس پانی کے سبب فصلیں اگتی ہیں، پھر فصل پکتی ہے اور اسے کاٹ کر انسان اور جانور کھانے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ یہ صرف ایک مثال ہے ورنہ اسباب کا یہ ایک لامتناہی سلسلہ ہے۔

ان تمام اسباب سے اپنی ضروریات حاصل کرنے کے لیے مدد لینا مشروع ہے۔ جو شخص ان سے مدد نہیں لیتا اور سمجھتا ہے کہ وہ ان اسباب کے بغیر ہی اپنی ضروریات مہیا کر لے گا یا اپنی مصیبتیں اور مشکلات اور بیماریاں دور کر لے گا وہ دراصل بہت بڑا بے وقوف بھی ہے اور اللہ کا نافرمان بھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) پناہ حاصل کرنے کی دوسری قسم یہ ہے کہ مصیبت کے وقت کسی ایسی چیز سے پناہ طلب کی جائے جو بظاہر پناہ دینے یا سہارا دینے کا سبب نہیں بن سکتی مثلاً بیماری دور کرنے کے لیے یہ سمجھنا کہ فلاں پتھر کی انگوٹھی پہننے سے بیماری سے شفا حاصل ہوگی۔

امام ضامن کا روپیہ باندھ کر یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ سفر میں پیش آنے والی مشکلات سے بچا لے گا۔

ایک بچہ بھی یہ حقیقت بخوبی جانتا ہے کہ پتھر کا بیماری دور کرنے سے اس طرح کا کوئی تعلق نہیں جیسا کہ کسی دوا کا بیماری دور کرنے سے تعلق ہوتا ہے۔

روپیہ کسی چیز کو خریدنے کے لیے تو استعمال ہوتا ہے لیکن اسے بازو پر باندھنے سے سفر کی مشکلات سے بچے رہنا بعید از حقیقت ہے۔

دراصل اسباب کے بغیر جو ذات کسی بندے کو پناہ دینے پر یا مشکلات سے بچانے پر، بیماری سے شفا دینے پر قادر ہے وہ صرف مالک الاملاک، مسبب الاسباب، رب کائنات کی ذات ہے جو ہر چیز کے لیے مہیمن بھی ہے، رقیب بھی، حافظ بھی ہے حفیظ بھی، قادر بھی ہے قدیر بھی۔

اسباب میسر ہوں تو اسباب اختیار کر کے بھی پناہ طلب کرنے اور مصائب و مشکلات سے بچنے کے لیے توکل اللہ ہی پر کرنا چاہیے اور اسی کا ہمیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان اسباب کو حکم دے گا کہ وہ اس بندے کو مشکل سے بچانے یا بیماری سے شفا دینے میں اپنی ذمہ داری پوری کریں۔

اور اگر اللہ کی حکمت ہی یہ ہے کہ بندے کو بظاہر وہ نہ ملے جو وہ چاہ رہا ہے تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر اسباب بے اثر ہو جائیں گے۔

جب کسی مشکل سے نکلنے کے لیے اسباب میسر نہ ہوں تب بھی التجا اور دعا اللہ ہی سے کی جائے گی کہ وہ اس مشکل سے نکالے، اللہ تبارک وتعالیٰ اس مشکل سے نکلنے کا کوئی ایسا سبب مہیا کر دے گا جس پر بعض اوقات خود بندہ بھی حیران رہ جاتا ہے۔

اس میں بھی بنیادی وجہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی اسباب مہیا کرنے اور اسباب کو موثر بنانے پر قادر ہے۔

اگر کوئی شخص اسباب کو اختیار کر کے التجا کسی مخلوق سے کرتا ہے کہ وہ اس کی مشکل دور کر دے یا اسے دشمن سے پناہ دے دے تو یہ شرک ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ جس مخلوق سے التجا یا دعا کی جا رہی ہے وہ ان اسباب پر قدرت ہی نہیں رکھتا اور جو قدرت نہیں رکھتا اسے پکارنا حماقت کے ساتھ ساتھ شرک بھی ہے۔

اگر اسباب ہی سرے سے میسر نہ ہوں، مشکل سے بچنے اور دشمن سے بچنے کے لیے پناہ حاصل کرنے کا کوئی ظاہری ذریعہ نہ ہو اور انسان اس حالت میں کسی مخلوق سے کہے کہ وہ اس کی مدد کرے، اس کو پناہ دے، مشکل سے نکال دے تو ظاہر ہے یہ صورت بھی حماقت کے ساتھ ساتھ شرک ہے۔ جو خود مخلوق ہے اور پناہ حاصل کرنے والے کی طرح بے بس ہے اور خود اللہ تعالیٰ کی مدد، اللہ کی پناہ اور اللہ کے سہارے کا محتاج ہے وہ بھلا دوسرے کی مدد کہاں سے اور کیسے کرے گا؟

اس وضاحت سے درجِ ذیل بات سمجھ میں آتی ہے۔

(۱) اسباب اختیار کر کے پناہ یا مدد اللہ تعالیٰ سے مانگنا مشروع ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) اسباب مفقود ہونے کے باوجود اللہ سے پناہ یا مدد مانگنا بھی مشروع عمل ہے۔

(۳) اسباب اختیار کرکے مدد یا پناہ کے لیے کسی مخلوق پر بھروسہ کرنا یا اسے پکارنا شرک ہے۔

(۴) اسباب مفقود ہوں اور مشکل کے وقت کسی غیر اللہ سے پناہ یا مدد طلب کرنا بھی شرک ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعوذ ایک عبادت

تعوذ دراصل ایک عبادت ہے، جس کا تعلق دیگر تمام عبادات کے ساتھ ہے، نیز دیگر تمام عبادات کی طرح اس عبادت کے لیے بھی شریعت نے آداب اور احکام بتائے ہیں لہٰذا ان آداب واحکام کو مدِّ نظر رکھنا ایک مسلمان کے لیے لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا:

وَ اِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ [الاعراف:۲۰۰]

''اگر تمہیں شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ پیش آئے تو تم کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ پناہ مانگو، بے شک وہی سننے والا، جاننے والا ہے۔''

نَزْغٌ کا مطلب ہے کچوکے لگانا، چرکا لگانا، زخم پہنچانا۔ یہ کچوکے اور چرکے یا زخم شیطان اور جنات کی طرف سے بھی ہو سکتے ہیں مثلاً جادو کر دینا، بیماری میں مبتلا کرنے کی کوشش کرنا، وہم ڈالنا، سستی میں مبتلا کر دینا، یادداشت کو کمزور کر دینا، مالی نقصان ہو جانا، وغیرہ۔

یہ چرکے حاسد اور شریر انسانوں کی طرف سے بھی ہو سکتے ہیں۔ مثلاً ڈرانا، دھمکانا، نقب لگانا، دھوکا دینا، نقصان کر دینا، گھروں میں لڑائی ڈلوانا، وہم میں مبتلا کر دینا، کچھ کھلا پلا کر بیمار کر دینا، بے ہوش کر دینا، مالی معاملات میں دخل اندازی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر کے انہیں خراب کر دینا وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ نے ان سب بچھوکوں، چرکوں اور زخموں سے نجات حاصل کرنے اور ان سے محفوظ رہنے کے لیے یہ نسخہ بتایا کہ اللہ تعالیٰ ہی سے پناہ حاصل کی جائے۔
قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے کئی جگہ پر اس حکم کی تاکید کی ہے۔ کہیں بھی یہ حکم نہیں دیا کہ کسی مخلوق سے پناہ طلب کی جائے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ کہیں بھی حکم نہیں دیا کہ کسی پیر، مرشد، بزرگ، نبی، ولی، کالی ہنڈیا، منکے، کوڈی، کالے پراندے، تعویذ، طلسم، گٹ، ستارے، جن، بھوت، پریت وغیرہ کی پناہ حاصل کیا کرو۔ مولانا عبدالرحمن کیلانی سورہ علق کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

پناہ اس وقت مانگی جاتی ہے جب انسان کو کوئی خطرہ درپیش ہو، جس کی مدافعت کرنے کی وہ اپنے اندر ہمت نہ پاتا ہو اور اس ہستی سے پناہ مانگی جاتی ہے جو اس چیز سے زیادہ طاقت ور ہو، جس سے حملہ یا خطرہ درپیش ہو اور سب سے زیادہ طاقت ور اور ظاہری اسباب کے علاوہ باطنی اسباب پر حکمران اللہ کی ذات ہے لہٰذا اسی سے پناہ مانگنی چاہیے۔ [تفسیر تفسیر القرآن]

جن چیزوں سے پناہ مانگی جاتی ہے یا جن گھڑے ہوئے انسانی الفاظ کو پڑھ کر پناہ مانگی جاتی ہے وہ سب گھٹیا، ناقص اور حقیر ہیں جبکہ ان کے مقابلے میں اللہ کے کلمات کامل ہیں، ہر نقص سے پاک ہیں، یہ شافی اور کفایت کرنے والے ہیں لہٰذا انہی سے پناہ طلب کرنا نافع اور موثر و مفید ہے۔

قرآن حکیم کی تلاوت کا آغاز کرتے ہوئے مسلمان کو خصوصی تلقین کی:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

''جب آپ قرآن حکیم کی قرأت کرنے لگیں تو شیطان مردود کے (شر اور وسوسے) سے بچنے کے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ کی پناہ حاصل کرلیا کرو۔'' [النحل:۹۸]

انبیاء علیہم السلام کے بارے میں بھی قرآن حکیم نے یہی خبر دی ہے کہ وہ اللہ رب العزت ہی سے پناہ طلب کیا کرتے تھے۔

○ چنانچہ جب سیدنا نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے پانی میں غرق ہو جانے کے بارے میں بات کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ عملِ صالح نہیں کرتا تھا۔ نوح علیہ السلام کو فوراً اپنی لغزش کا احساس ہوا اور عرض کیا:

رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ

''اے میرے رب! میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ تجھ سے وہ چیز مانگوں جس کا مجھے علم نہیں ہے۔'' [ہود:۴۷]

○ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو گائے ذبح کرنے کا حکم دیا تو وہ لوگ گائے ذبح نہیں کرنا چاہتے تھے کیوں کہ وہ گائے کی تقدیس کے قائل تھے اور اسے معبود کا درجہ دیتے تھے۔ انہوں نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے اس گائے کی شرائط اور شکل و صورت سن کر کہا: کیا آپ ہم سے مذاق تو نہیں کر رہے؟ مذاق کرنا اور مذاق میں جھوٹ بولنا یہ انبیاء کے مقام سے بہت فروتر اور انسانی حیثیت سے بھی ایک گھٹیا فعل ہے۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے ان کی تردید کرتے ہوئے جواب دیا:

أَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ [البقرہ:۶۷]

''میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں اس چیز (کی برائی) سے کہ میں جاہلوں میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ہو جاؤں۔''

مراد یہ کہ مذاق کرنا جاہل لوگوں کا کام ہے۔ الحمدللہ میں جاہل نہیں کہ تمہارے ساتھ دل لگی کروں اور میں آئندہ کے لیے بھی مذاق کرنے جیسے گھٹیا فعل سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں۔

○ جب سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر فرعون نے اپنا جھوٹا رعب بٹھانے اور آپ علیہ السلام کو قتل کر دینے کی دھمکی دی تو سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اس وقت بھی اپنے رب کی پناہ پر بھروسہ کیا اور اسی کو اپنے بچاؤ کا ذریعہ بتایا، فرمایا:

إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُم مِّن كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ

''میں نے تو ہر متکبر کے مقابلے میں جو یوم الحساب پر ایمان نہیں رکھتا، اپنے رب اور تمہارے رب کی پناہ حاصل کر لی ہے۔'' [المومن:۲۷]

آپ نے فرعون کو یہ یاد دلا دیا کہ میرا جس رب پر یقین ہے کہ وہ میرا خالق، مالک، حافظ و قادر ہے یقیناً وہی حقیقت میں تمہارا بھی رب ہے، بظاہر زبان سے تم اس کے اقرار سے انکار کرو اور عملاً اس کی اطاعت سے فرار کر رہے ہو لیکن تم اصلاً اس کی زد میں ہو اور وہ جب چاہے تمہاری گردن دبوچ لے۔ جب میں اس کی پناہ حاصل کر کے تمہارے جیسے جابر و متکبر آدمی کی پکڑ کے خوف سے آزاد ہو چکا ہوں لہٰذا میرے خلاف جو کچھ کرنا ہے کر لو۔

ایک دوسرے مقام پر ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے کہا:

وَإِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ أَن تَرْجُمُونِ ۔ [الدخان:۲۰]

''اور میں اپنے اور تمہارے رب کی پناہ لے چکا ہوں اس سے کہ تم مجھ پر حملہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

آ ور ہو۔"

نبی اکرم ﷺ نے جب قریشِ مکہ سے صلح حدیبیہ کا معاہدہ کیا اور اہلِ مکہ اور اہلِ مدینہ کے درمیان میل ملاقات شروع ہوگئی تو اس کا بہت اچھا نتیجہ نکلا، بہت سے کافر مسلمان ہونے لگے، بیرونِ عرب کے ممالک کی طرف بھی آپ نے دعوتِ اسلام پر مشتمل خطوط بھیجے۔ غرض اسلام تیزی سے اور امن امان سے پھیلنے لگا تو مدینہ منورہ کے یہودیوں کو یہ صورتِ حال کھلنے لگی۔ انہوں نے قریش کو مسلمانوں کے خلاف ابھار کر بھی دیکھ لیا لیکن کچھ نہ بنا، آخر کار آپ ﷺ پر ایک یہودی لبید بن اعصم اور اس کی بیٹی نے جادو کر دیا، ابھی جادو اپنا اثر دکھانے ہی لگا تھا کہ آپ ﷺ کو بذریعہ وحی اللہ تعالیٰ نے اس جادو کے کرنے والے، جن چیزوں پر کیا گیا، جہاں وہ چیزیں دبائی گئیں اور جس طرح یہ جادو ختم ہوسکتا تھا وہ سب بتا دیا اور آپ ﷺ کو اس کا اثر ختم کرنے اور اس سے بچنے کے لیے معوذتین پڑھنے کا بتایا گیا۔

ان دونوں سورتوں کی صورت میں وہ کلمات بتا دیے گئے جن کو پڑھ کر یا اپنے ہاتھ اور جسم پر پھونک کر جادو، آسیب، حسد، اندھیرے کے شر، جنات و شیاطین کے حملے سے بچنے کے لیے رب کریم سے دعا کی جاتی ہے کہ وہ بندے کو اپنی پناہ یعنی حفاظت میں لے لے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصولِ پناہ کے جاہلانہ طریقے اور ان کا حکم

دنیا کے ہر جاہلی معاشرے میں اللہ کے علاوہ کسی اور چیز سے پناہ طلب کرنے کا عقیدہ موجود رہا ہے چنانچہ اہل عرب میں غیر اللہ سے پناہ طلب کرنے کا عقیدہ بہت پختہ تھا اور وہ اس شرک میں بری طرح مبتلا تھے۔ دورِ حاضر کے ایک عرب عالم اور مصنف اپنی کتاب ''عقیدۂ توحید اور شرک'' میں لکھتے ہیں:

اہلِ عرب جاہلیت میں جن چیزوں سے پناہ طلب کیا کرتے، ان کے انہوں نے مختلف نام رکھے ہوئے تھے جن میں سے بعض نام یہ ہیں:

- نُفرہ: بچے کی گردن میں نظرِ بد سے بچنے کے لیے کوئی چیز لٹکا دیتے جس سے جنات اور انسان دونوں نفرت کرتے، اس لیے اسے نفرہ کہتے۔ کبھی یہ کام کسی نجس چیز مثلاً حیض کے چیتھڑے یا ہڈیاں وغیرہ لٹکا کر کیا جاتا۔ کبھی بچے کے گلے میں کسی گندے جانور کا نام لکھ کر لٹکا دیا جاتا مثلاً قُنفُذ (چھچھوندر) وغیرہ اس مقصد کے لیے بلی کے دانت بھی لٹکائے جاتے۔
- ریٹھوں کو عورت کی کمر میں باندھا جاتا تاکہ وہ بانجھ ہو جائے اور بچہ پیدا نہ ہو۔
- ینجلب، یہ اس تعویذ کا نام تھا جو روٹھے ہوئے شوہر کو منانے کے لیے عورتیں پہنتیں۔
- تِوَلہ، قرزحلہ، دردبیس، کحلہ، کرار، ہمرہ یہ سب ان منتروں کے نام ہیں یا ان تعویذوں کے نام ہیں جو محبوب کو اپنا مطیع و فرماں بردار بنانے کے لیے استعمال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیے جاتے، عورتیں شوہر کی محبت اور توجہ حاصل کرنے کے لیے بھی انہیں استعمال کرتی تھیں۔ ان میں ایک تعویذ کی عبارت درج ذیل ہے:

یا کرّار کُرِّیه، یاهَمَرَهُ اَهْمِرِیه اِنْ اَقْبَلَ فَسُرِّیه وَاِن اَدْبر فُضُرِّیه مِنْ فَرْجِه اِلیٰ فِیْه۔

(اے لوٹانے والے ریٹھے! تو اسے لوٹا دے، اے رلانے والے موتی! تو اسے رلا دے، اگر وہ واپس آتا ہے تو اسے خوش رکھے اور اگر وہ دور جاتا ہے تو اس کی شرم گاہ سے لے کر اس کے منہ تک اسے تکلیف میں مبتلا کر دے)

○ خُمصہ: موتیوں کے وہ تعویذ جو بادشاہ کے دربار میں حاضری کے لیے اور میدانِ جنگ میں استعمال کیے جاتے تھے وہ انگوٹھی کے نیچے یا بٹن میں یا تلوار کے پٹے میں رکھے جاتے تھے۔

○ عِطفہ: ہر دل عزیز بننے کے لیے پہنا جاتا۔

○ قِبلہ: سفید کوڑیوں کا تعویذ جو گھوڑے کو نظرِ بد سے بچانے کے لیے اس کے گلے میں ڈالا جاتا۔

○ وِدعہ: کوڑی اور گھونگھے کا تعویذ جو آنکھ کی تکلیف دور کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا۔

○ سونے کا زیور: سانپ یا بچھو کے ڈسے ہوئے کو پہنایا جاتا، عقیدہ یہ تھا کہ اس سے شفا ہو گی۔

○ خرگوش کے ٹخنے کی ہڈیاں: نظرِ بد اور جادو سے بچنے کے لیے پہنائی جاتیں۔ گردن میں خرگوش کی ہڈی لٹکا کر یہ سمجھتے کہ اس طرح جنات، خماط اور عبیرہ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیاطین اور غولِ بیابانی قریب نہیں آتے۔[سیرۃ النبی]

○ تحویطہ: سرخ اور سیاہ رنگ کا بٹا ہوا دھاگا جسے نظرِ بد سے بچنے کے لیے باندھا جاتا۔ جسے ہمارے ہاں گٹ کہتے ہیں۔

○ نظرِ بد سے بچنے کے لیے جانوروں کے گلے میں تانت لٹکائی جاتی۔ اہلِ عرب کا خیال تھا کہ یہ نظرِ بد سے اور مکروفریب سے بچاتی ہے۔[عقیدہ توحید اور تعویذ]

جن چیزوں کو کسی چیز کے شر سے بچنے کے لیے لٹکایا، باندھا پہنا یا پاس رکھا جاتا تھا ان کی تشریح علماء نے اس طرح کی ہے:

○ تمیم: وہ ریشے اور منکے جو کسی چیز کے شر سے حفاظت کے لیے جسم پر باندھے یا لٹکائے جاتے ہیں۔[لسان العرب]

امام ابنِ حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں: تمیمہ سے مراد وہ دانے اور مالا جو گلے میں لٹکائے جاتے ہیں۔ اہلِ عرب کا جاہلیت میں یہ عقیدہ تھا کہ یہ آفات کو روکتے ہیں۔[فتح الباری، کتاب الطب: ۵۷۳۰]

○ دو سیاہ اور دو سفید نکتے والے دانے جنہیں کسی ڈوری میں پرو کر گلے میں باندھا جاتا ہے۔ یعنی کوڈیاں۔

○ وہ مالا جس میں ڈوری ہوتی ہے اور اس پر منتر پڑھا جاتا ہے۔

جنات اور شیاطین سے پناہ طلب کرنا:

اہلِ عرب کا یہ عقیدہ تھا کہ جنات اور شیاطین بڑی قوت کے مالک ہیں اور تمام شر کی طاقتیں اور شر کے اثرات متعدی کرنے میں ان کا عمل دخل شامل ہوتا ہے۔ انسان پر جتنی آفات آتی ہیں کسی نہ کسی طرح ان آفات کا سبب جنات اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیاطین کی ناراضگی اور غصہ ہوتا ہے، چنانچہ وہ جنات اور شیطانوں کی پوجا کرتے۔ انہوں نے جنوں اور شیطانوں کے نام بھی وضع کر رکھے تھے۔ جن کی پہچان کے لیے انہوں نے مختلف شکلیں اور علامات بھی بنا رکھی تھیں، وہ ان شکلوں پر ان کے مجسمے یا مورتیاں یا نقش بناتے اور تعویذ بناتے ہوئے یا تمیمہ بناتے ہوئے ان ناموں اور علامتوں کو بھی استعمال کرتے۔

قرآن حکیم میں جاہلی مشرکوں کا یہ عقیدہ بیان کیا گیا ہے۔ فرمان ہے:

وَاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا [الجن:٦]

''اور یہ کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ جنوں کی پناہ طلب کیا کرتے تھے اس طرح انہوں نے جنوں کا غرور اور بڑھا دیا۔''

شیخ سلیمان بن محمد بن عبدالوہاب لکھتے ہیں:

عرب زمانۂ جاہلیت میں جب کسی میدان، جنگل یا خوف و ہراس کے علاقے میں پہنچتے اور وہاں جنوں، بھوتوں، شیروں، درندوں اور شیطانوں کی موجودگی اور ان کے گزند پہنچانے کا خدشہ ہوتا تو ان میں سے ایک آدمی کھڑا ہوتا اور کہتا: ہم اس وادی کے سردار جن کی پناہ میں آتے ہیں۔ چنانچہ یہ عقیدہ ہوتا کہ اب کوئی جن اذیت نہیں پہنچائے گا۔ ایسا کہنے اور کرنے والوں کو اس کام کی اجرت بھی ملتی تھی۔

گویا اس قسم کے عامل، کاہن، پیر اور بابے سفر میں بھی ساتھ رکھے جاتے تھے اور لوگوں کو عقیدے کی خرابی میں مبتلا رکھنے اور خود مال کمانے اور بزرگی حاصل کرنے کے لیے شاطر لوگ خوب ایسے چکر چلاتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ لوگ جنوں کا تقرب حاصل کرنے کے لیے ان کی بھینٹ چڑھانے کے لیے جانور بھی ذبح کرتے۔ جب کوئی گھر بناتا یا کنواں کھودتا تو جنوں کے شر سے بچنے کے لیے جانور ذبح کرتا۔ [جنات کے متعلق دیکھیے کتابچہ: جنات بارگاہِ نبوی میں مطبوعہ مشربہ علم وحکمت]

ان کا خیال تھا کہ بعض پتھر، درخت، حیوان اور بعض دھاتوں میں بھی کچھ ایسے اثرات ہیں جو ان سے جنوں کا، یا نظرِ بد کا یا جادو کا خطرہ ٹالنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ [تعویذ اور عقیدہ توحید]

- برصغیر میں بچے کو پیدا ہوتے ہی ترازو میں رکھ کر دوسرے پلڑے میں غلہ رکھ کر، غلہ برابر تول کر صدقہ کر دیا جاتا ہے، عقیدہ یہ ہے کہ اس طرح بچہ زندہ رہے گا، اسے تولن یا جوکھو کہا جاتا ہے۔
- لڑکے کا ایک کان یا ناک چھدوا دیا جاتا ہے، عقیدہ یہ کہ اس طرح زندہ رہے گا ایسے بچے کا نام چھیدی رکھتے ہیں۔
- بعض لوگ بچے کو ایک دو آنے میں کسی کو بیچ دیتے ہیں، پھر کسی کا بچہ سمجھ کر اسے پالتے ہیں ایسے بچے کو بیچو یا بیچن کہا جاتا ہے۔
- جب چاندِ برج عقرب میں ہو تو اس وقت بچھو کی تصویر نقش کی جاتی ہے۔ عقیدہ یہ ہے کہ یہ تصویر پہننے والے کو بچھو کے ڈسنے سے تکلیف نہیں ہوگی۔

[الفصل فی الملل والاھواء والنحل از ابن حزم بحوالہ عقیدہ توحید اور تعویذ]

آج بھی پتھروں کے خواص اور ان کے انگوٹھیوں میں نگینے لگوانے کا عقیدہ عام ہے۔

آج بھی بعض حیوان اور ان کے مختلف اجزا اسی طرح پناہ دینے اور بیماری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جادو سے بچانے میں تیر بہدف سمجھے جاتے ہیں۔

دورِ حاضر میں بھی تعویذوں کا کاروبار زور شور سے جاری ہے، عوام کا عقیدوں میں بگاڑ اب بھی قدیم جاہلیت کی طرح ہے جب کہ پڑھا لکھا طبقہ بھی اس قسم کے توہمات میں بری طرح مبتلا ہے۔ غور کیجیے:

○ شوگر ختم کرنے کے لیے کڑے، انگوٹھیاں، بالیاں عام فروخت ہو رہی ہیں۔

○ کالے اور لال رنگ کے اور کہیں نیلے رنگ کے دھاگوں پر گرہ لگا کر بچوں اور بڑوں کے گلے میں ڈالا جاتا ہے۔

○ اسی قسم کے جنتر منتر کے ساتھ دم کیے ہوئے دھاگے جنہیں گٹ کہا جاتا ہے کمر، ٹخنے، پنڈلی، سر، بازو، کندھے وغیرہ پر بھی باندھے جاتے ہیں۔

○ نظرِ بد سے بچنے کے لیے کالے رنگ کو بہت اہمیت دی جاتی ہے، جس کے پیچھے کالی ماتا کے غضب سے بچنے کا عقیدہ کارفرما ہے کیوں کہ ہندوؤں کے ہاں کالی ماتا غضب کی دیوی ہے۔

کالی چوڑیاں، کالی بندیا یا تل، کالا کپڑا، کالا پراندا، کالے دھاگے، کالا مرغ ذبح کرنا، کالا بکرا، کالی ہنڈیا یہ سب آفات اور نظرِ بد سے بچنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔

○ کوڈیاں، سیپیاں، گھونگھے اور رنگا رنگ موتی، آج بھی بچوں اور مردوں کو خاص طور پر مختلف امراض، حادثات، نظرِ بد اور جادو سے بچنے کے لیے پہنائے جاتے ہیں۔

○ امام ضامن کا روپیہ مردوں اور لڑکوں کے بازووں پر باندھا جاتا ہے، عقیدہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ہے کہ وہ سفر میں اس کی حفاظت کرے گا۔

○ جب بڑے سائز کے پیتل کے سکوں کا رواج تھا تو سکوں میں سوراخ کروا کر یا سوراخ دار ایک پیسے کا سکہ ڈوری میں پرو کر بچوں کے گلے میں ڈالا جاتا تھا۔

○ اکثر گھروں اور کوٹھیوں پر کالے رنگ کی الٹی ہنڈیا یا خوب صورت الٹی ہنڈیا کی شکل کا ڈیزائن نظر آتا ہے یہ کوٹھی کو یا گھر کو نظرِ بد اور آفات سے بچانے کے لیے بنایا جاتا ہے۔

○ رکشے، گاڑی، موٹر سائیکل، بس، ٹرک پر لٹکے ہوئے جوتے، کالے رنگ کے کپڑے، کالے پراندے، کسی جانور کی ہڈیاں، کوڈیاں وغیرہ عام ہیں۔

○ چاہے کتنی ہی معمولی یا جان لیوا بیماری ہو۔ لوگ بار بار کسی بزرگ، کسی مائی صاحبہ، کسی مزار پر جانے اور وہاں سے گٹ کرا کر لانے، کوئی چیز دم کروا کر لانے، یا کوئی تعویذ بنوا کر لانے اور پہننے کا مشورہ دیتے ہیں اور اکثریت ان مشوروں پر عمل بھی کرتی ہے۔

○ ہمارے ملک میں ہر اخبار، ہر رسالہ حتیٰ کہ دینی رسالے بھی، ٹی وی چینلز وغیرہ میں گٹ تعویذ کرنے والوں کے کالم شائع کرتے ہیں۔ وہ دور بیٹھے بذریعہ خط و کتابت، بذریعہ ڈاک، تعویذ اور دم کی ہوئی چیزیں بھجوا کر کاروبار کر رہے ہیں۔ دل چسپ بات یہ کہ میڈیا کے وہ صحافی جو بظاہر چاند پر پہنچ جانے والی جدید دنیا کی باتیں کرتے اور روشن خیالی کا پرچار کرتے نہیں تھکتے، وہ بھی پیسہ کمانے یا لوگوں کا ایمان لوٹنے کے لیے اس قسم کے کاموں میں پیش پیش ہیں۔

حیرت تو اس پر ہے کہ دورِ حاضر میں علوم کی ترقی کے باوجود دنیا کے ہر مسلک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

میں مزاروں پر اور ان کے آس پاس، سمندروں کے کنارے، مختلف میلے ٹھیلوں پر، مذہبی مقامات پر تعویذ، دھاگے، گٹ، منکے، کڑے، کوکے، چھلے، مختلف نقش اور چیزیں بکتی ہوئی نظر آتی ہیں چاہے یہ کوئی ہندوؤں کا مندر ہو یا ان کے سنیاسی باوا کا ڈیرا، چاہے بدھا کا مجسمہ ہو اور چاہے شرک و بدعت میں مبتلا مسلمانوں کے ہاں کسی کا مزار، میلہ اور خان قاہ، چاہے یہ روس جیسا سیکولر ملک ہو چاہے امریکہ۔ ایک سفر نگار لکھتا ہے: ڈریگن کنگ کے مجسمے اور مندر خاصا بڑا ہے۔ دونوں کے دروازوں میں بلاؤں، بیماریوں اور نظرِ بد سے بچنے کے لیے اور خیر و برکت کے لیے ہر قسم کے تعویذ دستیاب ہیں۔ جاپان میں شاید ہی کوئی شخص ایسا ہو جس نے ان تعویذوں کو گھر، دفتر، گاڑی یا سکول بیگ میں نہ رکھا ہو۔

آیئے دیکھیں کہ رب کریم کی عطا کردہ شریعت ان تمام جاہلی ٹونوں ٹوٹکوں اور تعویذوں کے متعلق ہمیں کیا ہدایات دیتی ہے۔

O✦O✦O

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعویذ لٹکانا شرک ہے

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنّ الرّقٰی والتمائِمَ والتّوالۃَ شرک

”بے شک دم کرنا، تعویذ لٹکانا اور ٹونے کرنا شرک ہے۔“

[سنن ابوداود، السلسلۃ الصحیحۃ: ۳۳۱]

اس حدیث میں تین چیزوں کا ذکر ہے، الرقی (دم کرنا) تمائم اور توالہ (ٹونا، منتر)

(۱) الرقی: دیگر بہت سی احادیث سے یہ پتا چلتا ہے کہ شرکیہ الفاظ پر مشتمل دم اور جاہلیت کے تمام دم کرانا شرک ہے لیکن مشروع اور مسنون الفاظ پر مشتمل دم کرنا شرک نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اپنے ہاتھوں پر معوذتین پڑھ کر پھونک کر پورے جسم پر اپنا ہاتھ برکت کے لیے پھیرتے تھے۔

البتہ وہ دم جس کے الفاظ مسنون نہ ہوں یا وہ براہِ راست جسم پر پھونکنے کی بجائے کسی اور چیز پر دم کر کے پھونکا جائے تو اس میں علماء کا اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ ایسے دم کرنا درست نہیں مثلاً چینی، پانی وغیرہ پر دم کرنا۔

[تفصیل کے لیے دیکھیے: دم کرنا اور کرانا مطبوعہ مشربہ علم وحکمت]

(۲) تمیمہ: ہر وہ چیز جو نظر بد، آفت، بلا، وبا، جادو یا کسی درندے یا موذی جانور کے ڈسنے سے بچنے کے لیے استعمال کی جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(۳) التِّوالہ: یہ تِوَلَہ کی جمع ہے، مراد ایسا ٹونا، منتر، دم یا کوئی ایسی چیز جس کا استعمال مرد اور عورت میں محبت پیدا کرنے یا ان میں نفرت پیدا کرنے کے لیے استعمال کیا جائے۔ یہ بھی شرک ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب گھر آتے تو دروازے پر پہنچ کر گلے سے آواز نکالتے تا کہ وہ اچانک ہم سے کوئی ایسی چیز نہ دیکھ لیں جو انہیں ناپسند ہو۔ کہتی ہیں: ایک دن وہ آئے اور حسبِ عادت آواز نکالی۔ اس وقت میرے پاس ایک بوڑھی عورت تھی جو مجھے حُمرہ (سرخ دانے) کی وجہ سے جھاڑ پھونک کر رہی تھی۔ میں نے اس عورت کو چارپائی کے نیچے چھپا دیا۔ انہوں نے میرے گلے میں ایک دھاگہ دیکھا تو پوچھا: یہ کیسا دھاگہ ہے؟ میں نے کہا: یہ دھاگہ ہے جس میں میرے لیے دم کیا گیا ہے۔ یہ سن کر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ دھاگہ پکڑ کر کاٹ دیا اور کہا: بے شک عبداللہ کا خاندان شرک سے بے نیاز ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

ان الرقی والتمائم والتولۃ شرک

''بے شک دم جھاڑ، تعویذ لٹکانا اور حب کا منتر کرنا سب شرک ہے۔''

[احمد: ۱/ ۳۸۱۔ حاکم: ۴/ ۲۱۷۔ صحیح ابن ماجہ: ۲/ ۲۶۹]

اس حدیث سے درج ذیل باتوں کا پتا چلتا ہے:

○ مرد کو گھر میں اچانک نہیں آنا چاہیے۔ اچانک آ کر سرپرائز دینے کا رواج مغربی تہذیب کا خاصہ ہے اور دورِ قدیم میں بھی شکی لوگ ایسا کرتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی کو کو یہ پتا تھا کہ ان کے شوہر دم کرانے، گنڈ یا تعویذ یا ڈوری باندھنے کو ناجائز سمجھتے ہیں۔
- ایک روایت میں ہے کہ ان کی بیوی نے کہا: میرے سر میں درد ہوتا ہے جب میں یہ ڈوری پہن لوں تو درد رک جاتا ہے جب اتار دوں تو دوبارا شروع ہو جاتا ہے تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ شیطان ہے جو تمہیں درد میں مبتلا کرتا ہے تاکہ تم تعویذ کا سہارا لو، آئندہ ایسا مت کرنا۔
- مرد کو گھر میں غیر شرعی کام دیکھ کر فوراً سمجھانا چاہیے۔
- بیوی کو احکامِ شریعت سمجھانا شوہر کی ذمہ داری ہے۔
- خاندان میں یا گھر میں شرکیہ اور گناہ کا کام برداشت نہیں کرنا چاہیے۔

سیدنا عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دس افراد پر مشتمل ایک وفد ملاقات کے لئے اور اپنے اسلام کا اعلان کرنے کے لیے آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے نو آدمیوں سے بیعت لے لی جب کہ ایک آدمی سے بیعت سے آپؐ نے ہاتھ روک لیا۔ وہ لوگ کہنے لگے۔ اے اللہ کے رسول! آپ نے نو آدمیوں سے بیعت لے لی ہے اور اس کو آپ نے چھوڑ دیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے تعویذ باندھا ہوا ہے۔ اس شخص نے اپنا ہاتھ لباس کے اندر داخل کر کے اس تعویذ کو کاٹ ڈالا۔ تب آپ نے اس شخص سے بیعت لی اور پھر فرمایا:

مَن علّق تمیمۃً فقد أشرک۔ [مسند احمد: ۱۷۳۵۳، الصحیحۃ: ۴۹۲]

''جس نے کوئی تعویذ باندھا (یا لٹکایا) تو اس نے بالتحقیق شرک کیا۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ تعویذ، گنڈے وغیرہ استعمال کرنے والے مسلمانوں کو غور کرنا چاہیے کہ اگر آج انہیں رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں بیعت کرنا پڑ جائے تو کیا تعویذوں، گنڈوں، کوڑیوں اور چھلوں کے ساتھ ان کی بیعت کو قبول کر لیا جائے گا؟

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ ایک بیمار کے پاس گئے، اس کے بازو پر ایک دھاگہ بندھا ہوا دیکھا تو آپ نے اسے توڑ دیا اور یہ آیت پڑھی:

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ۔ [یوسف:۱۰۶]

''اکثر لوگ اللہ پر ایمان ہونے کے باوجود مشرک ہی ہیں۔'' [ابوداود:۳۲۵۱۔ ترمذی:۱۵۳۵۔ مصنف عبدالرزاق: ۱۵۹۲۶۔ مسند احمد: ۳/۳۴، ۸۷، ۱۲۵۔ ابن حبان: ۴۳۵۸۔ الصحیحہ للالبانی:۲۰۴۲]

○ معلوم ہوا کہ مسلمان کی مسلمان کے ساتھ خیر خواہی اس بات میں ہے کہ اگر وہ کسی مسلمان کو آج بھی تعویذ، گنڈے اور کوڑیوں کے شرکیہ جال میں پھنسا ہوا دیکھے تو اسے فوراً سمجھائے اور اگر بس چل سکتا ہو تو ہاتھ سے اس کی یہ چیزیں توڑ دے۔

جناب عیسیٰ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ بیمار پڑ گئے۔ ہم ان کی عیادت کے لیے گئے۔ ان سے کہا گیا کہ آپ کوئی ڈوری یا دھاگہ ہی ڈال لیں تو اچھا ہو۔ آپ نے فرمایا: ڈوری یا دھاگا لٹکاؤں؟ حالاں کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: جو شخص جو چیز لٹکائے وہ اسی کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ [مسند احمد: ۴/۲۱۱۔ ترمذی، کتاب الطب: ۲۰۷۲۔ حاکم: ۴/۲۱۶]

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

جو شخص کوئی ایسی (ڈوری یا دھاگا) لٹکائے، اللہ اس کا کام پورا نہ کرے اور جو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص اسے لٹکائے اسے اللہ لٹکا ہی رکھے۔ [مسند احمد ۴/ ۱۵۴۔ ابو یعلیٰ: ۱۷۵۹۔ حاکم: ۴/ ۴۱۷۔ طبرانی: ۱۷/ ۸۲۰۔ الترغیب: ۴/ ۳۰۶]

○ بے شک اللہ تعالیٰ کا یہ اصول ہے کہ جب اس کے ساتھ کوئی شریک یا کسی چیز کو شریک بنا لے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے اپنا تعلق پوری طرح توڑ لیتے اور اس کی حفاظت کا ذمہ ختم کر دیتے ہیں اور اس شخص کو اسی چیز کے حوالے کر دیتے ہیں جسے اس نے شرک کے طور پر اختیار کیا ہوتا ہے۔

○ یہ انداز اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضگی کو ظاہر کرتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کے بارے میں فرمایا کہ وہ اللہ کا حصہ بھی نکالتے اور مشرکوں کا بھی لیکن اللہ تعالیٰ اپنا حصہ بھی ان کے شریکوں ہی کے حوالے کر دیتا ہے اور خود کچھ بھی قبول نہیں کرتا۔ [الانعام دیکھیے: ۱۳۶]

○ نبی اکرم ﷺ نے ایسے شخص کو بد دعا دی کہ اللہ اسے لٹکائے رکھے۔ یہ بھی انتہائی ناراضی کا اظہار ہے۔

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ میں تانبے کا چھلا دیکھا تو فرمایا: یہ کیا ہے؟ آدمی نے جواب دیا: یہ ریاح کی وجہ سے پہن رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا: اسے نکال دو کیوں کہ یہ بیماری ہی کو زیادہ کرے گا اور اگر تم اس حال میں مر گئے اور یہ تمہارے جسم پر باقی رہا تو تم کبھی کامیاب نہیں ہو گے۔

[مستدرک حاکم مختصراً کتاب الطب: ۷۵۰۲۔ ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے]

اس حدیث سے یہ باتیں معلوم ہوئیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ کسی دھات کو بیماری دور کرنے کا سبب سمجھتے ہوئے پہننا شرک ہے اور یہ ممنوع ہے۔

○ ایسا کرنا بیماری کو بڑھا دیتا ہے کم نہیں کرتا۔ جسے یہ محسوس ہو کہ بیماری کم ہوگئی ہے اس کی بیماری پر دراصل شرک کی بیماری غالب آ جاتی ہے اور اس بڑی بیماری کی وجہ سے وہ چھوٹی بیماری دب جاتی ہے جیسا کہ اکثر بڑی بیماری لاحق ہونے سے اس کا احساس چھا جاتا ہے اور چھوٹی بیماری کا احساس ختم ہو جاتا ہے یا کم ہو جاتا ہے۔

○ شرک بدترین بیماری اور بدترین گناہ ہے، یہ آخرت کے روز شرک کرنے والے اور اس کی کامیابی کے درمیان حائل ہو جائے گا۔

○ انسان کو شرک کے تمام آثار مٹا دینے چاہییں، چاہے عقیدہ میں شرک نہ بھی ہو یا اس کی شدت نہ ہو لیکن شرک کے آثار یا الفاظ سے دوستی یا ان کا معمولی سا استعمال بھی ہلاکت اور آخرت کی ناکامی کا باعث ہے۔

[تفصیل کے لیے دیکھیے: غیر محسوس شرک]

○ اللہ تعالیٰ روزِ قیامت بندے کے تمام گناہ معاف کرنا چاہے تو کر دے گا لیکن شرک معاف نہیں کرے گا۔[النساء:۴۸]

سیدنا عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو بشیر انصاری رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے۔ (عبداللہ کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ انہوں نے کہا اور لوگ سو رہے تھے) آپ نے قاصد بھیج کر لوگوں کو حکم دیا:

لَا تُبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ أَوْ قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کسی اونٹ کی گردن میں تانت کی مالا یا کوئی بھی مالا ہرگز باقی نہ رہے بلکہ کاٹ دی جائے۔'' [مسلم،کتاب اللباس:۲۱۱۵]

امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں: عرب لوگ اونٹ کے گلے میں نظرِ بد سے بچنے کے لیے تانت کی مالا ڈال دیتے تھے۔

○ معلوم ہوا کہ سواری کو نظرِ بد سے بچانے کے لیے اس کے گلے میں کوئی مالا، دھاگا، تعویذ وغیرہ ڈالنا جائز نہیں ہے۔

○ اس طرح کار، ٹرک، بس وغیرہ پر جوتے لٹکانا، کالے پراندے لٹکانا، ہنڈیا لٹکانا یا کوئی چیز نظرِ بد سے بچنے یا حادثات سے بچنے کے لیے لٹکانا جائز نہیں ہے۔

سیدنا رُوَیفع بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے رویفع! شاید میرے بعد تمہاری زندگی لمبی ہو تم لوگوں کو بتا دینا کہ جس نے اپنی داڑھی میں گرہ لگائی یا تانت کا پٹا پہنا، یا جانوروں کے گوبر اور ہڈی سے استنجا کیا تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس سے بری ہیں۔

[مسند احمد: ۴/ ۱۰۸۔ نسائی: ۵۰۶۷۔ ابوداؤد]

○ معلوم ہوا کہ نظر بد سے بچنے کے لیے ایک انچ کا دھاگا لٹکانا بھی شرک ہی کی ایک قسم ہے لہٰذا اس سے پوری طرح بچنا چاہیے۔

○ جو شخص تعویذ باندھتا ہے یا نظر بد، جادو، بیماری سے بچنے کے لیے کوئی اور چیز پہنتا یا اپنے پاس یا اپنے گھر میں رکھتا ہے اس شخص کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزِ قیامت شفاعت نہیں کریں گے۔

اب یہ ہمیں خود سوچنا چاہیے کہ ہم امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر شامل رہنا چاہتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں یا تعویذوں اور دم وغیرہ کے چکر میں پڑ کر اپنے محبوب نبی ﷺ کی بیزاری مول لینا چاہتے ہیں، ایسی بیزاری جس کا انجام جہنم ہے اور رب کریم کو بھی بیزار کر دینے کا سبب ہے۔

تعویذ لٹکانے والے شرک کی نوعیت:

علماء نے اس پر بھی بحث کی ہے کہ تعویذ باندھنا یا لٹکانا کس نوعیت کا شرک ہے، شرکِ اکبر ہے یا شرکِ اصغر؟

کتاب التوحید کے شارح لکھتے ہیں: جس شخص نے چھلہ یا دھاگہ وغیرہ کسی مصیبت کے آنے سے پہلے مصیبت کو روکنے کے لیے یا اس مصیبت کے آنے کے بعد اس کو ٹالنے کے لیے پہنا تو اس نے شرک (اصغر) کیا، اگر وہ انہیں بذاتِ خود آفت ٹالنے والا سمجھے تو یہ شرکِ اکبر ہوگا۔

۔۔۔۔اگر چھلے، دھاگے وغیرہ کو یہ سبب سمجھ کر پہنا کہ اس سے تکلیف نہیں آتی یا اس سے تکلیف دور ہو جائے گی تو یہ شرکِ اصغر ہے۔

[القول السدید فی شرح کتاب التوحید]

الشیخ عبدالعزیز ابنِ باز رحمہ اللہ لکھتے ہیں: اگر تعویذ وغیرہ میں شیطانوں کے نام ہوں یا ہڈیوں، ریٹھوں اور کیلوں کے تعویذوں یا طلسمات یعنی حروفِ مقطعات وغیرہ ہوں یا ان سے مشابہ کوئی اور چیز ہو تو ایسا کرنا شرکِ اصغر ہے اور اگر انہیں استعمال کرنے والا یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ کے حکم کے بغیر یہ تعویذ یا نقش وغیرہ اس کی حفاظت کریں گے یا بیماری اور مصیبت کو ٹال دیں گے تو یہ شرکِ اکبر ہے۔

[ایمان کا راستہ عنوان تعویذ اور عقیدہ توحید از مطبوعہ الفرقان ٹرسٹ]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کی اکثریت جو تعویذ، گٹ وغیرہ استعمال کرتی ہے، ان سب کا زبانی دعویٰ یہی ہے کہ وہ اصل قادر اور اصل نجات دینے والا تو اللہ ہی کو سمجھتے ہیں لیکن ان چیزوں کو اللہ نے تاثیر دی ہے کہ ان کو استعمال کرنے سے شفا اور نجات ملتی ہے یا انسان بیماری اور مصیبت سے بچ جاتا ہے۔

ایسا کہنے والوں میں سے اکثر صرف یہ کہتے ہیں جب کہ عملاً حال یہ ہے کہ وہ انہی چیزوں کو پورے طور پر نجات یا شفا دینے والا اور حفاظت کرنے والا سمجھتے ہیں۔

بعض ذرا زیادہ ذہین اور طبّاع لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ جس طرح دوا علاج کے لیے استعمال کی جاتی ہے اسی طرح ہم ان تعویذوں، کوڈیوں اور نقوش وغیرہ کو استعمال کرتے ہیں۔

ان لوگوں کی یہ دلیل اس لیے غلط ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اور نبی اکرم ﷺ نے جائز اور ناجائز دونوں ذرائعِ علاج کھول کر بتا دیے ہیں۔ چنانچہ ایک شخص نے شراب سے علاج کرنے کا آپ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے اسے منع کر دیا۔ اس نے دوبارہ پوچھا اور کہا: اے اللہ کے نبی! یہ تو دوا ہے؟ آپ نے فرمایا:

ولکنها داء ”لیکن یہ (شراب) تو خود بیماری ہے۔“

[ابو داوٗد: ۳۸۷۳۔ مسلم: ۱۹۸۴]

اور یہی بات آپ نے اس شخص سے فرمائی جس نے دردِ ریح کو دور کرنے کے لیے تانبے کا کڑا یا چھلا پہنا ہوا تھا۔ فرمایا: اسے نکال دو کیوں کہ یہ بیماری ہی کو زیادہ کرے گا اور اگر تم اس حال میں مر گئے اور یہ تمہارے جسم پر باقی رہا تو تم کبھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کامیاب نہیں ہو گے۔[مستدرک حاکم مختصراً کتاب الطب: ۷۵۰۲]

گویا حرام طریقِ علاج ہونے میں دونوں کا حکم ایک ہے البتہ تعویذ اور منکے وغیرہ حرام طریقِ علاج ہونے کے ساتھ ساتھ شرک بھی ہیں، اس لیے اس کے استعمال سے گناہ کی سنگینی حرام علاج کی نسبت کئی گنا بڑھ جاتی ہے بلکہ اگر یہ شرک اکبر کی حد تک پہنچ جائے تو دیگر تمام گناہوں کی بھی بخشش کو روک لینے کا سبب بنتی ہے۔ یاد رہے کہ شرک اصغر بار بار کیا جائے تو یہ بھی شرک اکبر بن جاتا ہے جس طرح صغیرہ گناہ مسلسل کرتے رہنے سے کبیرہ گناہ بن جاتا ہے۔

[تفصیل کے لیے دیکھیے: غیر محسوس شرک]

اکثر چیزوں کے متعلق ہمیں علم اور تجربہ ہے کہ وہ مقصد کے حصول کا ذریعہ ہیں مثلاً کھانا بھوک مٹانے کا، پانی پیاس بجھانے کا، رسی اور ڈول کنویں سے پانی نکالنے کا، علم حاصل کرنا جہالت دور کرنے کا، دوا بیماری ختم کرنے کا، بادل بارش برسنے کا ذریعہ ہیں۔ غرض پوری دنیا کا سلسلہ عالمِ اسباب کے ذریعے چل رہا ہے، ہمیں یہ تمام اسباب نظر آتے ہیں، یا ہم بار بار تجربہ کر کے انہیں سیکھتے ہیں مثلاً دواؤں اور مختلف علاج کا تجربہ کرنا اور پھر کسی دوا یا علاج کو کسی بیماری سے شفا کے لیے متعارف اور استعمال کروانا۔

رب کریم نے ان تمام اسباب سے فائدہ اٹھانا، ان کا علم حاصل کرنا اور تجربے و مشاہدے کے ذریعے مزید اسباب کا کھوج لگانا یہ سب جائز اور ضروری قرار دیا ہے۔ مثلاً ایک شخص بھوکا ہے تو اسے خوراک کے حصول کی کوشش کرنی ہوگی اور اسے قابلِ استعمال بنانے اور منہ تک لے جانے کا تردد و تکلف بھی کرنا ہوگا،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر زبان، دانت، تالو، گلا خراب ہو جائیں تو بھی وہ خوراک منہ تک لے جانے کے باوجود نہیں کھا سکے گا کیوں کہ زبان، دانت، تالو، گلا خوراک کھانے کا ذریعہ اور سبب ہیں۔

شریعت نے ضروریات پوری کرنے کے لیے جن ذرائع کو ناجائز قرار دیا ہے انہیں استعمال کرنا، بے وقوفی اور اللہ کی نافرمانی ہے۔ چاہے وہ بظاہر ضرورت پوری کرنے کا سبب ہوں مثلاً شراب کے ذریعے پیاس بجھانا، سور کا گوشت کھا کر بھوک مٹانا، رشوت، سود اور چوری کا مال استعمال میں لانا وغیرہ۔

کسی ضرورت یا منافع کے حصول کے لیے جو چیزیں ظاہری سبب ہی نہیں ہیں انہیں استعمال کرنا پرلے درجے کی حماقت، توکل کے منافی اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی حکم عدولی ہے۔

نیز ایسا کرنا گویا یہ باور کرنا اور کروانا ہے کہ نعوذ باللہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو یہ علم نہیں تھا کہ یہ خیالی اور سبب نظر نہ آنے والی چیزیں بھی مصیبت دور کرنے، حاجت پوری کرنے یا نفع حاصل کرنے کا سبب بن سکتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایسی چیزوں کا استعمال شرک کی ذیل میں آجاتا ہے۔

جو چیز کسی حاجت کو پورا کرنے کا شرعی اور مادی سبب ہے اسے بھی فی نفسہ حاجت پوری کرنے پر قادر سمجھنا یا یقین کرنا شرک ہے جب کہ جو چیز سبب ہی نہیں اسے حاجت پوری کرنے کا سبب سمجھ لینا اس سے بھی بڑا شرک ہوگا۔

یاد رہے کہ خیالی اور ممنوع چیزوں سے اگر پناہ حاصل کی جائے اور مطلوبہ مقصد بظاہر کسی نہ کسی درجے میں حاصل بھی ہو جائے تو بھی اس کا یہ مطلب نہیں کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ چیز شرک کی حامل نہیں ہے بلکہ یہ شرک ہی ہے۔[فیہ مسائل]

امام ابنِ قیم اور علمائے حدیث نے مذکورہ اسباب کو دو قسموں میں تقسیم کیا ہے:

(۱) شرعی اسباب: جنہیں اللہ تعالیٰ نے بذریعہ نصِ قرآنی یا بذریعہ حدیثِ نبوی شرعی حیثیت دی ہے جیسا کہ دعا کرنا، مشروع و مسنون دم کرنا۔

(۲) فطری اسباب: جن کے ساتھ ان کی تاثیر کی ایسی واضح مناسبت ہے کہ لوگوں میں ان کا ادراک حسی اور عقلی طور پر عام اور معروف ہے، جیسے پانی پیاس بجھانے اور کپڑا سردی سے بچانے کا سبب ہے، اسی طرح دوائیں ان جراثیم پر اثر انداز ہوتی ہیں جو بیماری کا سبب بنتے ہیں۔

رہے! ریٹھے، گھونگھے، منکے، کوڑیاں، دھاگے، ان کی گرہیں، ہڈیاں، تو یہ بے جان اور بے اثر چیزیں ہیں، ان کی مثال تو بتوں کی سی ہے نہ سنتے ہیں، نہ دیکھتے، نہ کسی کو بچاتے اور نہ ہی کسی موذی کو بھگانے پر قادر ہیں، نفع و نقصان پہنچانا ان کے بس میں ہی نہیں ہے۔ یہ تمام اختیارات تو اللہ تبارک و تعالیٰ کے پاس ہیں، وہی حقیقی نافع اور ضار ہے۔ سمیع و بصیر اور علیم و خبیر ہے، وہ قادر و ستار ہے، معطی و مانع ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

اِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ وَاِنْ یَّمْسَسْكَ بِخَیْرٍ فَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ [الانعام:۱۷]

”اگر اللہ تمہیں کسی قسم کی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی نہیں جو تم سے اس تکلیف کو دور کر سکے اور اگر وہ تمہیں کوئی بھلائی عطا کرے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ۔ [الفاطر: ۱۳، ۱۴]

''جن کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے بھی مالک نہیں اگر تم ان کو پکارو تو وہ تمہاری پکار کو نہیں سن سکتے۔ اگر بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری پکار کا جواب نہیں دے سکتے اور قیامت کے دن تمہارے شرک کا انکار کر دیں گے آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرح کوئی خبر نہیں دے سکتا۔''

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ [الانفال: ۲]

''سچے اہلِ ایمان تو وہ لوگ ہیں جن کے دل اللہ کا ذکر سن کر لرز جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیتیں ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور توکل ایمان کے لیے شرط ہے۔''

وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مومنين۔ [المائدہ: ۲۳]

''اور اللہ ہی پر بھروسہ کرو اگر تم مومن ہو۔''

رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا:

اے لڑکے میں تجھے چند کلمات سکھاتا ہوں (اسے یاد رکھنا) اللہ کو یاد رکھو وہ تمہاری حفاظت کرے گا۔ اللہ کو یاد رکھو تم اسے اپنے سامنے پاؤ گے۔ جب تم مانگو اللہ ہی سے مانگو اور جب مدد طلب کرو اللہ ہی سے مدد طلب کرو اور یہ یقین جانو کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر پوری دنیا والے تمہیں نفع پہنچانے کے لیے جمع ہو جائیں تو تمہیں اتنا ہی نفع پہنچا سکیں گے جتنا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھ رکھا ہے اور اگر ساری دنیا والے تمہیں نقصان دینے پر تل جائیں تو اتنا ہی نقصان دے سکیں گے جتنا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھ رکھا ہے۔ قلم اٹھا لیے گئے ہیں اور صحیفے خشک ہو گئے ہیں۔

[مسند احمد: ۱/ ۲۹۳۔ ترمذی، صفۃ القیامۃ: ۲۵۱۶]

- معلوم ہوا کہ مدد صرف اللہ سے طلب کرنا چاہیے اور پناہ طلب کرنا بھی مدد طلب کرنا ہی ہے۔
- دنیا کی کوئی چیز اللہ کے حکم کے بغیر نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتی چاہے دنیا بھر کی تمام چیزیں کسی کو نفع یا نقصان پہنچانے کے لیے اکٹھی بھی ہو جائیں۔
- تقدیر پہلے سے لکھی جا چکی ہے۔
- مسلمان کو صرف اللہ ہی پر توکل کرنا چاہیے۔ اللہ کی پناہ اور مدد کو ٹھکرا کر کسی دھاگے، کاغذ، انسانی الفاظ سے لکھے ہوئے تعویذ یا کسی جوتے وغیرہ کی پناہ یا مدد حاصل کرنا انتہائی گھٹیا کام ہے اور ربِّ اکرم کے اختیار وارادہ کے سامنے گستاخی بھی۔

توکل کا مطلب ہے: اسباب کی حد تک مکمل تیاری اور وسائل کے استعمال کے لیے اللہ کی ذات پر مکمل بھروسہ کرنا۔ مولانا ظفر علی خاں کا یہ شعر اس کی خوب وضاحت کرتا ہے:

توکل اس کو کہتے کہ خنجر تیز رکھ اپنا
پھر اس خنجر کی تیزی کو مقدر کے حوالے کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا میں اپنا اونٹ کھلا چھوڑ کر توکل کروں یا باندھ کر؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ باندھ کر توکل کرو۔ [ترمذی: ۲۵۱۷۔ حدیث ضعیف ہے]

شیخ سلیمان بن عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب شرح کتاب التوحید میں لکھتے ہیں:

توکل کی دو قسمیں ہیں:

(۱) ایسے کاموں میں غیر اللہ پر توکل کرنا، جس کی طاقت اللہ کے علاوہ کسی کو نہیں ہے جیسے وہ لوگ جو مدد، امان، شفاعت اور روزی جیسے مقاصد کی برآری کے لیے فوت شدہ بزرگوں اور طاغوت پر بھروسہ کرتے ہیں تو یہ شرکِ اکبر یعنی بڑی قسم کا شرک ہے، کیوں کہ اس طرح کے سارے کاموں پر صرف اللہ ہی کو قوت وقدرت حاصل ہے کسی اور کو حاصل نہیں ہے۔

(۲) ظاہری اور رسمی اسباب کے پیشِ نظر بھروسہ کرنا، جیسے جو شخص بادشاہ اور حاکم وغیرہ ہے اس پر ان معاملات میں بھروسہ کرنا جن پر اللہ نے بادشاہ وغیرہ کو اختیار دیا ہے، مثلاً داد و دہش کرنا، اور ظاہری خطرات کو روکنا تو یہ شرکِ خفی یعنی پوشیدہ شرک ہے ... اس کی مثال یوں ہے کہ کسی نے کسی شخص کو اپنا وکیل مقرر کیا، مناسب یہ ہے کہ وہ اس وکیل پر اسی حد تک بھروسہ کرے جس حد تک اس کو قدرت حاصل ہے اس پر کامل بھروسہ کرنا صحیح نہیں بلکہ کامل بھروسہ اللہ تعالیٰ پر کرے کیوں کہ وکیل کو جس کام کی وکالت سونپی ہے اس کو آسان کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآنی تعویذ کو جائز کہنے والوں کا موقف

ہمارے معاشرے میں چند لوگ ایسے بھی ہیں جو مشرکانہ اور جاہلانہ تعویذ تو نہیں کرتے ،لیکن قرآنی تعویذ کو جائز قرار دیتے ہیں۔قرآنی تعویذ سے مراد ایسا کاغذ،لکڑی، دھات کی تختی وغیرہ ہے جس پر قرآن حکیم کی سورتیں اور آیات، مسنون دعائیں، اسمائے حسنیٰ،حروفِ مقطعات وغیرہ لکھے ہوں یا ان کے اعداد نکال کر لکھ دیے جائیں اور انہیں کسی مریض کے گلے میں، بازو پر،ران یا کمر پر، کسی صاف کپڑے یا چمڑے یا چاندی،سونے اور لوہے کے لاکٹ میں بند کروا کر باندھ لیا جائے۔نیز یہ لوگ دوسروں کو تعویذ دیتے بھی ہیں اور بعض اس پر اجرت بھی لیتے ہیں۔

بعض لوگ قرآنی آیات،حروف مقطعات،سورتوں کے نام یا ان کے اعداد اور نقش بنا کر انہیں مریض کو پانی میں گھول کر پلاتے اور اس عمل کو جائز قرار دیتے ہیں۔

جو موحد لوگ ہر طرح کے تعویذ اور منکے،گانے وغیرہ کا انکار کرتے اور قرآن و سنت کے احکام پر عمل کرتے ہیں ایسے لوگ ان کے اس فعل کو بھی غلط کہتے اور قرآنی تعویذ کو ناجائز کہتے ہیں۔قرآنی تعویذ کو ناجائز کہنے والوں کا موقف کہاں تک درست ہے؟ آیئے قرآن وسنت ہی کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلیل نمبر:ا۔سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ سفر پر تھے، وہ کسی عرب قبیلے کی بستی میں اترے،بستی والوں نے ان کی میز بانی سے انکار کر دیا۔ پھر اسی قبیلے کے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا۔انہوں نے ہر طرح علاج کر لیا لیکن افاقہ نہ ہوا۔بعض لوگوں نے کہا کہ ان اجنبیوں سے جا کر پوچھتے ہیں شاید ان کے پاس کوئی چیز ہو۔ چنانچہ وہ لوگ صحابہ کرام کے پاس آئے اور ماجرا بیان کیا۔ان میں سے کسی صحابی نے کہا کہ ہاں میں دم کرتا ہوں لیکن تم نے ہماری میز بانی نہیں کی لہٰذا اجرت مقرر کرو گے تو دم کروں گا۔ چنانچہ بکریوں کے ریوڑ پر بات طے ہوگئی۔صحابی نے سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تو ایسا لگا کہ مریض بندش سے آزاد ہو گیا ہے، اس کی بیماری دور ہوگئی اور وہ چلنے لگا۔ انہوں نے اجرت (بکریاں) دے دی۔بعض صحابہ نے عرض کیا، لاؤ یہ بکریاں تقسیم کر لیں۔ دم کرنے والے صحابی نے کہا: ابھی نہیں، ہم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلتے ہیں اور آپ سے پورا واقعہ بیان کرتے ہیں، دیکھتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ سن کر کہا کہ تم کو کیسے پتا چلا کہ یہ دم ہے۔ پھر فرمایا: تم نے درست کیا، اجرت میں ملنے والی بکریوں کو تقسیم کر دو اور اس میں اپنے ساتھ میرا بھی حصہ لگاؤ۔ [بخاری:۲۲۷۶۔مسلم:۲۲۰۱۔ابو داؤد:۳۴۱۸]

یہ روایت تھوڑے سے الفاظ کے اختلاف کے ساتھ کئی جگہ پر آئی ہے۔

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”دم صرف نظرِ بد میں ہے یا زہریلے ڈنک میں۔“

[ابو داؤد:۳۸۸۴۔ترمذی:۲۰۵۷]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے۔ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کا اس کے بارے میں کیا خیال ہے۔ آپؐ نے فرمایا:

اِعرِضوعلیَّ رِقاکم لا باس بالرُّقی مالم تکن شِرکاً

''اپنے دم مجھے بتاؤ، دم کرنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ شرک نہ ہو۔''

[ابوداؤد:۳۸۸۶۔مسلم:۲۲۰۰]

یہ لوگ ان احادیث سے یہ دلیل لیتے ہیں کہ قرآن حکیم کے تعویذ، اور قرآنی آیات پڑھ کر ایسا کرنا جائز ہے۔ پھونک مار کر بنائے گئے گٹ دھاگے پہننا جائز ہے۔

○ جواب یہ ہے کہ جتنی بھی احادیث دم کرانے،تعویذ لٹکانے یا باندھنے، جادو کا نُشرہ کروانے کے لیے آئی ہیں خصوصاً تعویذ لٹکانے سے متعلق ان میں کہیں بھی یہ نہیں فرمایا گیا کہ فلاں قسم کا یا قرآنی آیات کا تعویذ لٹکانا یا باندھنا مستثنیٰ ہے۔

جیسے کہ احادیث میں شرکیہ دم جھاڑ کی تو ممانعت ہے لیکن غیر شرکیہ کلمات سے دم کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

○ نبی کریم ﷺ سے جو دم یعنی مسنون الفاظ ثابت ہیں ان کا کرنا درست ہے، وہ سب بیک وقت دعا بھی ہیں، دم بھی، استعاذہ بھی لیکن جو الفاظ مسنون نہیں ان کے متعلق پہلے تحقیق کی جائے گی کہ وہ شرکیہ یا بدعیہ تو نہیں۔ یہ کام وہی کرسکتا ہے جسے مختلف مذاہب، ان کے شعائر اور رسوم ورواج کے پس منظر کا پتا ہو یقیناً یہ ایک مشکل اور پُرخطر کام ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نازک اور مشکل کام کو صرف نبی اکرم ﷺ ہی کر سکتے تھے۔ اسی لیے آپ نے فرمایا کہ اپنے دم مجھ پر پیش کرو۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ میرے بعد کسی اور پر بھی دم پیش کر کے ان کے شرکیہ یا غیر شرکیہ ہونے کا پتا چلا لیا کرنا لہٰذا مسنون کلمات کے بعد اب کسی بھی کلمے کو اپنی مرضی سے دم نہیں بنایا جا سکتا۔

○ شُتیر بن شکل بن حُمید اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول عَلِّمْنِيْ تَعْوِيْذًا اَتَعَوَّذُ بِهٖ (مجھے کوئی تعویذ سکھا دیجیے جس کے ذریعے میں پناہ حاصل کیا کروں۔) آپؐ نے فرمایا: کہیے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ، وَشَرِّ بَصَرِيْ، وَشَرِّ لِسَانِيْ وَشَرِّ قَلْبِيْ وَشَرِّ مَنِيِّيْ۔

''اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں، اپنے کان کے شر سے بچنے کے لیے، اپنی آنکھ، اپنی زبان، اپنے دل اور اپنی نفسانی خواہشات کے شر سے بچنے کے لیے۔''

[ابو داود: ۱۵۵۱، ترمذی: ۳۴۹۲]

اس حدیث سے درجِ ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

○ جائز تعویذ سے مراد پڑھنے والی چیز ہے نہ کہ لٹکانے والی چیز۔

○ دعا اور تعویذ ایک ہی چیز ہیں۔

○ اللہ ہی کی پناہ حاصل کرنا چاہیے۔

○ اللہ ہی سے دعا کرنی چاہیے۔

○ مسنون دم اور تعویذ پر ہی اکتفا کرنی چاہیے۔

لہٰذا قرآنی تعویذ اور نقش لکھنے والوں کو جائز کہنے والوں کا خیال درست نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلیل نمبر: ۲۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہے:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ۔ [الاسراء: ۸۲]

''ہم اس قرآن حکیم میں وہ کچھ نازل کر رہے ہیں جو شفا اور رحمت ہے۔''

اس آیت سے یہ پتا چلتا ہے کہ قرآن حکیم میں شفا ہے۔ لہٰذا بہت سے لوگوں نے اس آیت کا یہ مفہوم لے لیا کہ قرآن حکیم کا تعویذ لکھ کر باندھنے میں شفا ہے اور بعض نے کہا کہ قرآن حکیم کی فلاں فلاں سورتیں اتنی اتنی بار... فلاں فلاں وقت پڑھنے سے فلاں کام ہو جائے گا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا شفا حاصل کرنے کا یہ طریقہ قرآن حکیم ہی میں بتایا گیا ہے؟

یا یہ طریقہ نبی اکرم ﷺ کی احادیث سے ملتا ہے؟ یا خود ساختہ سورتوں اور آیتوں کے خواص اور پڑھنے کے طریقے اور عملیات کرنے کے طریقے احادیث یا اقوالِ صحابہ سے ملتے ہیں؟

قرآنِ حکیم میں شہد کو بھی شفا کہا گیا ہے لیکن کبھی کسی نے اسے شفا حاصل کرنے کے لیے اس کا تعویذ بنا کر باندھا ہے؟

کسی نے اس کا نقش لکھ کر یا گھول کر پیا ہے؟

سب جانتے ہیں کہ شہد کھانے یا پینے کی چیز ہے اور اس میں شفا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کو کسی طریقہ سے مریض کو کھلایا یا پلایا جائے، ہاں زخم ہو تو اس پر لگایا بھی جا سکتا ہے اور یہی تمام دواؤں اور غذاؤں کے ذریعے بیماری کا علاج کرنے کا معروف طریقہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح قرآنِ حکیم کے بارے میں سب کو یہ علم ہے کہ یہ کلام اللہ ہے، اس کی تلاوت کرنا، اس پر تدبر کرنا، اس پر غور وفکر کرنا اور اس کی تعلیمات کو دوسروں تک پہنچانا فرض ہے اور مسلمان سبھی اسی طریقے سے اس سے شفا حاصل کرتے ہیں۔

قرآن حکیم ہی میں ایک جگہ ارشاد ہے کہ قرآن حکیم **شِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ** (یعنی جو کچھ سینوں میں ہے اس کے لیے شفا ہے) اور سینے میں شرک، نفاق، کفر، حسد، عجب، نفرت، کینہ، بخل، لالچ، تکبر، فخر، وغیرہ ہوتا ہے لہٰذا قرآن کریم ان ساری بیماریوں سے اس شخص کو نجات دلا دیتا ہے جو اس پر ایمان لے آئے اور اس کی پوری توجہ اور خشوع وخضوع سے تلاوت کرے۔

- ہاں قرآن حکیم جسمانی بیماریوں کے لیے اس طرح ضرور شفا ہے کہ اس کی تلاوت کرنے سے دل ودماغ میں لاحق پریشانیاں کافور ہو جاتی ہیں، قرآن حکیم کے مضامین جب ذہن میں گردش کرتے ہیں تو لغو سوچوں سے نجات مل جاتی ہے۔
- قرآن حکیم کی تلاوت سے حالات کی وجہ سے جو مایوسی پیدا ہوئی تھی وہ اس امید اور یقین میں بدل جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے بیماری یا پریشانی دور کر دے گا۔
- قرآن حکیم کی تلاوت اور اس پر تدبر کرنے سے دل پر سکینت نازل ہوتی ہے جس سے مستفیض ہو کر جسم بھی صحت مند ہونا شروع ہو جاتا ہے یا پریشانی ختم ہونے لگتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ جو شخص قرآن حکیم کی تلاوت میں مشغول رہے اور اسے دعا کرنے کا وقت نہ مل سکے تو اللہ تعالیٰ بغیر مانگے اس کی وہ حاجت پوری کر دیتا ہے جو اسے لاحق ہوتی ہے۔

○ تلاوت کرنے سے اللہ پر توکل بڑھتا ہے نتیجہ یہ کہ تکلیف کا احساس کم ہوتا جاتا ہے۔

○ تلاوت کرتے ہوئے استغفار کی جائے گی تو گناہوں کا بوجھ کم ہونے سے قلب وذہن کا بوجھ بھی کم ہوگا اور مال وجان واولاد میں برکت ہوگی زبان تلاوت میں مصروف ہوگی، تو زبان کے گناہ کم ہوں گے اور شفائے زبان حاصل ہوگی۔

○ تلاوتِ کلام پاک سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی اور فرشتوں کی معیت نصیب ہوگی نتیجہ یہ کہ ملکوتی صفات کی طرف قدم بڑھے گا اور یہ بھی شفاء ہی کا ایک پہلو ہے۔

○ جب اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں جسمانی بیماریوں کی شفا کا کوئی مخصوص طریقہ نہیں بتایا تو اس سے تو یہی واضح ہے کہ شفا کے حصول کا طریقہ اس پر ایمان لانا، عمل کرنا، تدبر کرنا اور دوسروں تک اس کتابِ ہدایت کو پہنچانا ہے، کیوں کہ اسی کی پورے قرآن مجید میں تاکید گئی ہے۔

دلیل نمبر: ۳۔ بعض اصحاب کا کہنا ہے کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی قرآن حکیم کا تعویذ لٹکانے کی قائل تھیں۔ انہوں نے فرمایا:

ممنوع تعویذ وہ ہے جو بلا نازل ہونے سے پہلے لٹکایا جائے جو تعویذ بلا نازل ہونے کے بعد لٹکایا جائے وہ ممنوع نہیں ہے۔

[مستدرک حاکم، کتاب الطب: ۷۵۰۶۔ بیہقی: ۹/ ۳۵۰]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ محمد بن عبدالوہاب لکھتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول بھی مجمل ہے یعنی اس میں کوئی واضح بات نہیں کہی گئی لہٰذا یہ مناسب نہیں کہ اس بنا پر ان کی طرف قرآن حکیم کے تعویذ کا جواز منسوب کیا جائے۔

یہ تو طے شدہ ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جاہلیت کے تعویذوں، ٹوٹکوں، دھاگوں وغیرہ کی قائل نہیں تھیں جس کا ثبوت ان کے درجِ ذیل عمل سے ملتا ہے: ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں نومولود لائے جاتے تھے۔ وہ ان کے لیے برکت کی دعا کرتیں۔ ایک دن ایک بچہ لایا گیا۔ انہوں نے اس کے سر کا تکیہ درست کیا تو اس کے نیچے استرا نظر آیا۔ دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ گھر والوں نے کہا: جنوں سے محفوظ رکھنے کے لیے ایسا کیا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ استرا پھینک دیا اور ان لوگوں کو ایسا کرنے سے منع کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شگون اور ٹوٹکے ناپسند کرتے، انہیں ایسی باتوں سے سخت نفرت تھی ... اسی لیے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی اس سے منع کیا کرتی تھیں۔ [الادب المفرد، باب الطیرہ من الجن، للبخاری]۔

اس روایت کے بعد جو ان کی طرف کسی غیر قرآنی تعویذ کو منسوب کرے تو اس کا قول باطل ہوگا لیکن جو ان کی طرف قرآن کریم لکھ کر یا تعویذ بنا کر گلے میں پہننے یا کسی عضو پر لٹکانے کو منسوب کرے اس کا دعویٰ بھی باطل ہے کیوں کہ انہوں نے اس روایت میں قرآن حکیم کے متعلق یہ نہیں کہا کہ اس کے تعویذ لکھ کر باندھنا یا لٹکانا جائز ہے۔

دلیل نمبر: ۴۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے کہ وہ دعائے فزع بچوں کے گلے میں لٹکا دیتے تھے اور وہ یہ ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللهِ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ اَنْ يَّحْضُرُوْنَ۔

''اللہ کے نام سے میں پناہ طلب کرتا ہوں اللہ کے کلامِ تام کی اس کے غضب اور عِقاب سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کے وسوسوں سے اور ان کے میرے پاس آنے سے۔'' [احمد: ٦٦٩٦۔ حاکم: ۱/ ۵۸۴۔ ترمذی: ۳۰۲۸۔ السلسلة الصحيحة: ۱/ ۵۸۵۔ صحيح ابوداوٗد للالبانی: ۲/ ۷۳۷]

قرآن حکیم کسی پرچے، کاغذ، لکڑی، چمڑے، دھات وغیرہ پر لکھ کر جسم کے کسی بھی عضو پر باندھنا جائز ہے اور اس میں شرک کی کوئی بات شامل نہیں۔ کیوں کہ یہ صحابی کا عمل ہے۔

○ شیخ حامد الفقی رحمہ اللہ اس کے جواب میں لکھتے ہیں: اس روایت میں ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے بڑے بچوں کو یہ دعا یاد کرا دیتے تھے اور چھوٹے بچوں کے لیے تختی پر لکھ کر گلے میں لٹکا دیتے تھے۔

اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ تختی ان کے گلے میں دعا یاد کرنے کے لیے لٹکاتے تھے نہ کہ تعویذ کی حیثیت سے۔ نیز تعویذ کاغذ پر لکھا جاتا ہے نہ کہ تختی پر۔ بڑے بچوں کو یاد کرانا بھی اس کی دلیل ہے۔ [حاشیہ فتح المجید فی کتاب التوحید]

○ شیخ البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ روایت محمد بن اسحاق کے عنعنہ کی وجہ سے اور ان کے مدلس ہونے کی وجہ سے صحیح نہیں ہے۔ [السلسلة الصحيحة: ۱/ ۵۸۵]

○ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی روایت سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ جیسے ہی بچہ یاد رکھنے کی عمر کو پہنچے اسے نماز کی طرح دعائیں زبانی یاد کرا دی جائیں گی، اس طرح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معوذاتِ نبویہ بھی اسے زبانی یاد کرائی جائیں یا اس کے گلے میں لکھ کر لٹکا دی جائے تا کہ وہ اسے دیکھ کر یاد کرتا رہے اور جب وہ کتاب سے دیکھ کر پڑھنے کے قابل ہو تو اس کے گلے سے یہ تختی اتار دی جائے گی، کیا ہم ایسا کرتے ہیں؟

ہمارے یہاں تو بڑے، بوڑھے، جوان، دنیوی یونیورسٹیوں کے سند یافتہ بھی کئی طرح کے تعویذ اور گنڈے لٹکائے پھرتے ہیں۔ بہرحال جوان کے لیے قرآنی تعویذ بھی جائز نہیں ہے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے عمل کی وجہ سے جو لوگ اسے بچوں کے لیے جائز سمجھتے ہیں ان کو غور کرنا چاہیے کہ اس حدیث سے جو اصل بات ظاہر ہو رہی ہے یعنی بچوں کو دعائیں، اذکار اور استعاذہ زبانی یاد کرانا کیا وہ اس کا اہتمام کرتے رہتے ہیں؟۔

○ قرآن حکیم انسان کے سینے میں ہونا چاہیے یا خود اس کی اپنی زبان پر، یہی اس سے حصولِ شفا کا شرعی طریقہ ہے ورنہ لکھا ہوا قرآن پاک تو ہر مسلمان گھر میں موجود ہوتا ہی ہے، اسے حفاظت کے لیے کافی کیوں نہیں سمجھا جاتا؟

○ علماء کی ایک جماعت کا خیال ہے کہ بیماری لگنے سے پہلے جھاڑ پھونک کروانا، اور داغنے کا علاج وغیرہ استعمال کرنا اللہ پر توکل کے منافی ہے، ان علمائے کرام نے حدیثِ عکاشہ کا یہی مفہوم لیا ہے۔ جس میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

میری امت میں سے ستر ہزار آدمی جنت میں بغیر حساب کتاب کے داخل ہوں گے اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ بدشگونی لیں گے، نہ داغنے سے علاج کریں گے اور نہ جھاڑ پھونک کرائیں گے اور اپنے رب پر کامل بھروسا کریں گے۔ حافظ ابن حجر وغیرہ کا کہنا ہے: اس حدیث میں وہ لوگ مراد ہیں جو تندرستی کی حالت میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیماری لگنے کے خوف سے ایسا نہیں کرتے البتہ جو لوگ بیماری لگنے کے بعد دوا علاج کریں گے وہ لوگ مراد نہیں ہیں۔ علامہ ابنِ عبد البر کی بھی یہی رائے ہے۔

[فتح الباری: ۱۰/۱۷۹]

یہ حدیث بھی مسلمان سے یہ تقاضا کرتی ہے کہ وہ جاہلیت میں کیے جانے والے دم جھاڑ کے طریقے، شگون لینا، داغنا اور توہمات میں مبتلا ہونا تعویذ ٹونے کرانا، ان سب سے بچ کر رہے۔

قرآنی تعویذ کو جائز سمجھنے کے مزید شرعی نقصانات:

○ شیخ نفیع العلیانی لکھتے ہیں:

فساد کے سدِّ باب کے لیے بھی یہ ضروری ہے کہ قرآنی تعویذ استعمال نہ کیے جائیں ورنہ یہ شرکیہ تعویذوں کے ساتھ خلط ملط ہو جائیں گے اور شبہ کی وجہ سے شرکیہ تعویذوں سے بھی روکنا مشکل ہو جائے گا۔

لہٰذا نبی اکرم ﷺ نے جن سورتوں، دعاؤں اور آیات کے متعلق کسی دکھ، تکلیف کے لیے بتا دیا انہی پر کفایت کرنا بہتر ہے ورنہ قرآن حکیم کی آیات یا دیگر غیر شرعیہ کلمات کو بطور دم، تعویذ، دعا، ورد پڑھنے کا ہی یہ اثر ہے کہ:

○ لوگوں کو مسنون دعاؤں کا علم نہیں ہے لیکن ہر شخص غیر مسنون ورد، وظیفہ، دعا، استعاذہ، دم بتانے میں پیش پیش ہے، اس میں عالم و جاہل سب برابر ہیں۔

○ رشتہ ہونے کے لیے سورہ مجادلہ ۱۴۱ بار پڑھیں۔ آپس میں محبت پیدا کرنے کے لیے یا لطیف کی اتنی تسبیحات کریں۔ بیماری سے نجات کے لیے ایک لاکھ بار اللہ الصمد پڑھیں....... چور پکڑنے کے لیے فلاں اسم پڑھیں....

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غرض یہ سلسلہ کہیں جا کر نہیں رکتا بلکہ دن بدن لوگ ردے پر ردہ رکھے ''مجموعہِ اوراد و وظائف'' کی موٹی موٹی کتابیں لکھ کر، چھپوا کر، مال خرچ کر کے مفت تقسیم کر کے ثوابِ دارین اور مردوں کے لیے ایصال ثواب کر رہے ہیں۔

جو لوگ قرآنی آیات یا کلمات اور اسمائے حسنیٰ کو لکھ کر تعویذ کی صورت میں باندھنے کے قائل ہیں، ان کے اس موقف کی وجہ سے عجیب سی کھچڑی پکی ہوئی ہے۔ غور کیجیے!

- یہ لوگ لوحِ قرآنی کی تختیاں بھی لکھتے ہیں۔
- شرکیہ تعویذ لکھنے والوں کی طرح زعفران سے لکھنا، مرغ کے خون سے لکھنا، یہاں تک کہ سور کے خون یا پیشاب سے لکھنے کی نوبت بھی آ جاتی ہے۔
- تعویذ کے کاغذ پانی میں گھول کر پلائے جاتے ہیں۔
- پانی پر پڑھ کر یا پانی میں تعویذ گھول کر اسے گھروں کے کونوں میں چھڑکنے کا بتایا جاتا ہے۔
- لوح قرآنی وغیرہ لکھ کر گھروں میں، دکانوں اور گاڑیوں میں لکھ کر بھی لٹکائی جاتی ہیں، نتیجہ یہ کہ سڑکوں اور چوراہوں پر اس مقصد کے لیے کارڈ اور تختیاں لیے بیچنے والے کھڑے ہوتے ہیں۔
- بات یہیں نہیں رکتی۔ اگلا قدم سورتوں، آیتوں، دعاؤں اور اسمائے حسنیٰ کے عدد نکال کر انہیں چوکھٹے بنا کر اسی طرح تعویذ لکھے جاتے ہیں جس طرح شرکیہ تعویذ لکھنے والے لکھتے ہیں۔
- پھر اسمائے حسنیٰ، آیات اور سورتوں کے خود ساختہ خواص بتائے جاتے ہیں۔ حتیٰ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ان کی زکاۃ بھی تجویز کی گئی ہے اور تعویذوں کی کتابوں میں اس کا عام تذکرہ ہے۔

- یہ پابندی بھی لگائی گئی ہے کہ صرف وہی شخص ان تعویذوں کو لکھ سکتا ہے جو عامل یعنی مختلف ورد و ظیفے کر کے عامل کے مقام پر پہنچا ہو، عام آدمی ایسا کرے تو یہ سب کچھ الٹا اس کی جان کو نقصان پہنچانے کا باعث بن جائے گا۔
- شیطان کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ خود ساختہ دعائیں، درود، وظیفے اور تعویذ عام ہو جائیں۔ چنانچہ لوگوں کو خود ساختہ چیز جلد یاد ہوتی ہے، ان تک آسانی سے پہنچ جاتی ہے، وہ اس سے بہت متاثر ہوتے ہیں، ان کے ذہن اس کی تاثیر کے قائل ہو جاتے ہیں، ان کے جسم اور زبانیں اس کو پڑھنے کی عادت کے پابند ہوتے اور پڑھنے میں لطف محسوس کرتے ہیں۔
- قرآنی تعویذ کی آڑ میں طمع پرست عاملوں اور تعویذ گنڈا کرنے والوں نے کتنی ہی باتیں حدیث اور سنت کہہ کر پھیلا رکھی ہیں اور عوام ان کو صحیح سمجھ کر ان کو استعمال کر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ تعویذوں کے حق میں یہ درود بھی گھڑ لیا گیا ہے:

''دلائل الخیرات'' کے مولف ''یوم احد'' طبع بولاق کے ساتویں حزب کے صفحہ ۱۱۱ میں نقل کرتے ہیں:

اللہم صل علی محمدٍ وعلی آلِ محمدٍ ماسجعتِ الحمائِمُ حامتِ الحوائِمُ وسرحتِ البَہَائِمِ وَنَفَعَتِ التَّمائِمُ۔

''اے اللہ محمد اور آلِ محمد پر اس وقت تک رحمتیں نازل فرما جب تک کبوتر بولتے رہیں چڑیاں اڑتی رہیں، جانور چرنے جاتے رہیں اور تعویذ فائدہ دیتے رہیں۔'' [السلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: ۴۹۲]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآنی آیات کی بے حرمتی:

قرآنی تعویذ کو جائز سمجھنے ہی کا یہ نتیجہ ہے کہ

○ لوگ قرآنی تعویذ کو پہنے پہنے بیت الخلا میں جاتے ہیں۔ فیضان اکبر لکھتے ہیں: اگر کسی مسلمان کو کہا جائے کہ قرآن کو چمڑے میں سی کر (یا بند کر کے) بیت الخلا میں رکھ دو تو وہ انکار کر دے گا (بلکہ ممکن ہے اس پر ارتداد یا توہین کا فتویٰ لگ جائے) لیکن وہ شخص تعویذ گلے میں لٹکائے بیت الخلا میں جاتا ہے۔

○ قرآنی تعویذ پہنے پہنے بیوی سے مقاربت کرتا ہے۔

○ اگر کسی کو کہا جائے کہ قرآن حکیم کو پکڑ کر جھوٹ بولو، گالی دو، چوری کرو وہ بالارادہ ایسا نہیں کرے گا لیکن قرآنی تعویذ کو باندھے ہوئے وہ ہر طرح کے گناہ کرتا ہے۔

○ قرآن حکیم کی آیات جانوروں کے خون سے بھی لکھی جاتی ہیں اور خون حلال جانور کا بھی حرام ہے گویا یہ بھی قرآن حکیم کی بے حرمتی کا ایک پہلو ہے۔

○ قرآنی تعویذ کو جائز کہنے والوں کی آڑ لے کر اکثر لوگ نوری علم، روحانی علم، قرآنی علاج کی دکانیں لگائے بیٹھے ہیں اور خوب کاروبار کر رہے ہیں۔

○ شیخ نفیع العلیانی لکھتے ہیں: معنی سمجھے بغیر قرآن پاک اٹھائے پھرنا کَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا گدھے کی طرح جو کتابیں اٹھائے ہوئے ہو۔ کے تحت آجاتا ہے۔ نہ یہ جانتے اور سمجھتے ہیں کہ اس میں کیا حکم ہے؟ نہ ہی عقیدہ اس کے مطابق ہوتا ہے، نہ ہی عمل ہوتا ہے۔

○ شیخ علی نفیع العلیانی لکھتے ہیں: قرآنی تعویذ کے جائز اور ناجائز ہونے پر فتویٰ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، بعض نے جواز کا اور بعض نے ناجائز کا فتویٰ دیا ہے۔

تعویذ لٹکانے میں فتنہ ہے جس کا ذکر پیچھے گزر چکا اور لٹکانے میں کوئی شرعی و عملی ضرورت متقاضی نہیں لہٰذا نہ لٹکانا بہتر ہے۔

صحابہ کرام کا تعامل:

جناب ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: (وہ صحابہ کرام اور تابعین) ہر طرح کے تعویذ کو مکروہ جانتے تھے خواہ قرآن سے ہوں یا غیر قرآن سے۔

[مصنف ابن ابی شیبہ: ۷۳۷/۴]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ، سیدنا عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ، سیدنا ابنِ عکیم رضی اللہ عنہ، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی روایات گزشتہ سطور میں گزر چکی ہیں۔

جب کہ امام ابراہیم نخعی، امام احمد بن حنبل، ابن العربی، شیخ عبدالرحمن بن آل حسن آلِ شیخ، شیخ سلیمان بن عبداللہ، شیخ عبدالرحمن سعدی، حامد الفقہ، شیخ البانی، شیخ ابن باز، وغیرہما سب کا موقف یہ ہے کہ قرآن حکیم کے تعویذ لکھنا اور لٹکانا جائز نہیں ہے۔

ہمارے ہاں پاکستان میں بعض دیوبندی اور حنفی علماء نہ صرف قرآنی تعویذوں کے قائل ہیں بلکہ ان کے اعداد نکال کر ان سے بھی نقش لکھ کر تعویذ بناتے ہیں۔ زعفران، جانور کے خون، نکسیر کے خون سے بلکہ پیشاب سے بھی قرآنی تعویذ اور سورتیں برائے علاج لکھنے کو جائز کہتے ہیں جب کہ اہل حدیث حضرات میں سے بعض قرآن حکیم کی آیات کے ورد و ظیفے کرنے، آیاتِ شفا کو پڑھ کر دم کرنے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآنی عبارتوں کے تعویذ لکھنے کے بھی قائل ہیں چنانچہ مولانا عبیداللہ عفیف ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں: نواب صدیق حسن خان، حافظ محمد لکھوی، حافظ عبداللہ روپڑی اور حافظ محمد گوندلوی قرآنی تعویذ کے جواز کے قائل ہیں۔

[ہفت روزہ الاعتصام شمارہ ۱۲ جمادی الاولی ۱۴۲۳]

علماء کو چاہیے کہ وہ اس فتنے کا سدِّ باب کرتے ہوئے ہر قسم کے تعویذوں کا کام بند کریں اور ان سے عوام کو بچنے کی تلقین کریں۔

عوام یا تو سیدھے سادے ہوتے ہیں یا پھر اور مطلب پرست بھی ہوتے ہیں وہ جب دیکھتے ہیں کہ اچھے خاصے بظاہر عالم آدمی بھی قرآنی تعویذ لکھ کر دے رہے ہیں تو وہ منع کرنے والے کو خواہ مخواہ غلط سمجھنے لگتے ہیں اور اپنے زعم میں جائز تعویذ لیتے لیتے ناجائز تعویذ کے چکر میں بھی پڑ جاتے ہیں۔

ہمارے ہاں اکثریت تعویذوں، جنوں اور جادو کے وہم میں مبتلا ہے۔ بیماری ہو، رشتہ نہ ہو، میاں بیوی یا بہن بھائی میں جھگڑا ہو جائے، بچے نافرمان ہو جائیں، بچوں کو پڑھنے کو جی نہ چاہے، جھٹ یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ کسی نے کچھ کیا ہوا ہے۔ اور یہ کہ کسی عامل، اہل حدیث عالم، صرف قرآنی علاج کرنے والے یا روحانی علاج کرنے والے سے رجوع کرنا چاہیے یوں بظاہر بڑے بڑے ایمان دار تعویذوں اور وظیفوں کے جال میں پھنس جاتے ہیں۔ لیکن اپنے عمل کی اصلاح اور گناہ سے بچنے کی طرف نہیں آتے جس کی وجہ سے یہ مشکلات اور جھگڑے پلّے پڑ جاتے ہیں۔

○ اگر کوئی مباح کام معاشرے کے بگاڑ کا سبب بن رہا ہو تو اسے بھی ترک کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینا واجب ہو جاتا ہے۔ فرض کیجیے چند علماء کے خیال میں قرآنی تعویذ لکھنا یا باندھنا مباح بھی ہو تو اس کی وجہ سے لوگوں کے عقائد و اعمال میں جو بگاڑ آرہا ہے، وہ بھی اس بات کا متقاضی ہے کہ قرآنی تعویذ لکھ کر باندھنے کا سلسلہ پوری طرح بند کر دیا جائے اور لوگوں کو مسنون دم، دعا، تعویذ و تعوذ کی طرف مائل کیا جائے۔ [مزید تفصیل کے لیے دیکھیے جادو اور آسیب سے بچاؤ کے ہتھیار]

کیا قرآنی تعویذ کرنا شرک ہے؟

قرآنی تعویذ کرنے کو شرک نہیں کہا جائے گا کیوں کہ اس کا کرنے والا کوئی بھی شرکیہ فعل نہیں کرتا بلکہ یہ ایک ایسا فعل ہے جس کے کرنے کی دلیل سنت سے ثابت نہیں اور اسی بات پر توقف کیا جائے گا۔ اسے شرکیہ یا کفریہ فعل کہنا درست نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کے شرک سے بچائے۔ آمین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معوذاتِ نبویہ

گزشتہ دلائل سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ جائز اور مسنون تعویذ اللہ کی ذات، اللہ کے نام اور اللہ کے کلمات کے ذریعے کسی چیز کے شر سے بچنے کے لیے اللہ ہی کی پناہ طلب کرنا ہے۔ قرآن وسنت میں اس کے لیے لفظ تعوذ، استعاذہ، تعویذ اور معوذات استعمال ہوئے ہیں۔

آیئے! اب ہم یہ دیکھیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مصنوعات ومخلوقات نیز مختلف افعال و اعمال انجام دیتے ہوئے ان کے شر سے بچنے کے لیے کن الفاظ میں استعاذہ کیا ہے۔

شرک سے بچنے کا استعاذہ:

(۱)۔ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا: لوگو! اس شرک سے بچو جو چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ مخفی ہے تو ایک شخص نے جسے اللہ نے توفیق دی، عرض کیا: اے اللہ کے رسول ہم اس کیفیت سے کیسے بچ سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم یہ پڑھا کرو:

اَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ وَأَنَا أَعْلَمُ، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ۔ [صحیح الجامع الصغیر: ۳/ ۲۳۳۔ رقم: ۳۷۳۱۔ صحیح الترغیب والترہیب للالبانی: ۱/ ۱۹۔ احمد: ۴/ ۴۰۳]

"اے اللہ! میں اس بات سے تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں جانتے ہوئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی کو تیرا شریک ٹھہراؤں اور میں آپ سے اس (شرک) کی معافی چاہتا ہوں جو میں نہیں جانتا۔“

یہ دعا جمع کے صیغے کے ساتھ اس طرح بھی ہے:

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ نُشْرِكَ بِكَ شَيْأً نَعْلَمُه، وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُ۔

”یا اللہ ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اس بات سے کہ جانتے بوجھتے کسی کو تیرے ساتھ شریک کریں اور ہم تجھ سے اپنے اس شرک کی بھی مغفرت طلب کرتے ہیں جس کا ہمیں علم نہیں ہے۔“ [احمد: ۴/ ۴۰۳، ۱۹۶۰۶۔ ابن ابی شیبہ: ۳۰۱۶۳]

وضاحت:

شرک کی بعض صورتیں تو ظاہر ہیں لیکن بعض صورتوں کو عام آدمی نہیں جانتا اس لیے وہ اَن جانے میں بہت سے شرکیہ الفاظ یا شرکیہ کام کر گزرتا ہے۔ اس استعاذہ میں شرک کی تمام صورتوں سے بچنے کی التجاء کی گئی ہے۔ ان جانے شرک کو شرکِ مخفی یا شرکِ اصغر بھی کہتے ہیں جس میں کئی امور شامل ہیں مثلاً ریا کرنا، ”جو اللہ چاہے اور تم چاہو“ کہنا۔ زمانے کو برا کہنا، ہوا کو گالی دینا، مزاروں پر حصولِ برکت کے لیے جانا، کسی کے نام کی چوٹی رکھنا، غیر اللہ کی نیاز دینا، سیاروں، ستاروں، پتھروں اور ہاتھ کی لکیروں وغیرہ میں دل چسپی لینا اور انہیں انسانی قسمت پر اثر انداز سمجھنا، فال نکلوانا، کسی کو اللہ کا لاڈلا کہنا، وغیرہ۔ اگر ان میں سے کسی بھی قسم کا شرک کر بیٹھیں تو مذکورہ دعا اس کا کفارہ بھی ہے اور حصولِ توبہ کا ذریعہ بھی۔ اگر یہ استعاذہ گہرے شعور کے ساتھ دہراتے رہیں اور اپنے عمل کو شرک سے محفوظ رکھنے کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوشش کریں تو اس کے انسانی کردار پر بہت پائیدار اثرات مرتب ہوتے ہیں۔
شرکِ خفی کے لیے مزید تفصیل جاننا چاہیں تو دیکھیے کتابچہ: غیر محسوس شرک، مطبوعہ مشربہ علم وحکمت

(۳)۔ اَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْأَخْلَاقِ۔
[سنن نسائی: ۵۴۷۳۔]

''اے اللہ! میں یقیناً تیری پناہ مانگتا ہوں حق کی مخالفت کرنے سے، نفاق اور برے اخلاق سے۔''

(۴)۔ اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِيْ مِنَ الرِّيَاءِ وَلِسَانِيْ مِنَ الْكَذِبِ وَعَيْنِيْ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرِ۔

''اے اللہ! میرے دل کو نفاق سے، عمل کو ریا سے، زبان کو جھوٹ سے اور آنکھ خیانت سے پاک کر دے، بے شک تو آنکھ کی چوری اور سینوں میں چھپی باتوں کو جانتا ہے۔'' [مشکوۃ المصابیح للالبانی: ۲۵۰۱]

وضاحت:

اس استعاذہ پر غور کیجیے: نفاق، ریا، جھوٹ، آنکھ کی خیانت سے بچنے کی التجاء کی گئی ہے۔

ریا سے مراد عبادات میں دکھاوا کرنا ہے تاکہ لوگ آدمی کی واہ واہ کریں، اسے بہت نیک سمجھیں اور لوگوں میں اس کی نیکی کا چرچا ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو لوگوں کو دکھانے کے لیے عمل کرے گا اللہ تعالیٰ (روزِ قیامت) اس کا عمل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دکھا دے گا اور جو شخص شہرت کے لیے عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کا عمل (لوگوں کو) سنوا دے گا۔

جھوٹ بدترین عادت ہے، یہ چاہے ہلکے درجے کا ہو یا بڑے پیمانے پر دونوں صورتوں میں کبیرہ گناہ ہے۔

آنکھ کی خیانت: یہ ایک ایسی خیانت ہے جسے اللہ کے سوا کوئی دوسرا نہیں پکڑ سکتا، اس میں درجِ ذیل امور شامل ہیں: نامحرم کی طرف دیکھنا۔ دوسروں کے مال کو اس خیال سے تاکنا کہ موقع ملنے پر چرا لیا جائے یا دھوکہ دہی سے حاصل کر لیا جائے۔ گھروں کے اندر اجازت لیے بغیر جھانکنا۔ نامحرموں کی تصاویر دیکھنا۔ ٹی وی اور نیٹ پر فحش تصاویر اور مناظر دیکھنا۔ کسی دوسرے کی ستر کی جگہیں دیکھنا۔ آنکھ کی خیانت سے زیادہ گہری دل کی خیانت ہے جس پر کوئی خبردار نہیں ہو سکتا سوائے اللہ کی ذات کے۔ آنکھ کے شر سے بچنے کے لیے دعا رقم: ۳۸ اور دعا رقم: ۴۷ بھی پڑھا کیجیے۔

(۵)۔ گمراہ ہونے سے بچاؤ کی دعا:

اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِيْ، اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ، وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ۔

[مسلم: ۲۶۔ بخاری: ۷/ ۱۶۷۔ مسند احمد: ۱/ ۳۰۲۔ صحیح الجامع: ۱۳۲۰، ۱۰۸۶]

"اے اللہ! میں تیرا تابع فرمان ہوا اور میں تجھی پر ایمان لایا، اور تجھی پر بھروسہ توکل کیا، اور تیری طرف ہی رجوع کیا اور تیری پشت پناہی سے میں لڑتا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں ۔اے اللہ! میں تیری عزّت کی پناہ چاہتا ہوں تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں اس سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں کہ تو مجھے گمراہ کردے، تو زندہ و جاوداں ہے جیسے موت نہیں جب کہ جن وانس تو تمام ہی ایک نہ ایک دن مر جائیں گے۔"

وضاحت:

ضلالت کا مطلب ہے: کھو دینا، گم کر دینا، بھٹک جانا، گمراہ ہو جانا۔ غور کیجیے! کہیں جا رہے ہوں اور منزل کا راستہ بھول جائیں تو پھر......؟ شہر یا بستی میں پہنچ کر صاحبِ خانہ کا نام یا گھر اور محلے کا نام بھول جائیں تو پھر......؟ سفر کے دوران جیب کی نقدی گم ہو جائے تو پھر......؟ بیرونِ ملک اپنے شناختی اور اجازتی کاغذات کھو جائیں تو پھر......؟ درست سمت کے نشانات غائب ہو جائیں تو پھر.....؟ کسی کام کے کرنے کا طریقہ ہی بھول جائے تو پھر.....؟ ہوش وحواس ساتھ چھوڑ دیں تو پھر.....؟ کوئی راہنما یا ٹھگ یا من چلا غلط راہ پر ڈال دے تو پھر......؟ کیا ہوگا؟ کہاں جائیں گے؟...نامرادی اور ناکامی یقینی ہوگی۔ اگر اس راہ، اس طریقے، ان نشانیوں کا تعلق صراطِ مستقیم سے ہو، اگر نقدی کی بجائے زادِ راہ ایمان وعمل ہو، اگر شہر یا بستی آخرت یا جنت ہو، اگر صاحبِ خانہ کی بجائے مالک الاملاک اور رب الارباب سے ملاقات ہو اور وہ سب کھو جائے جو اس کی لازمی شرط ہے تو پھر کیا بنے گا؟ بے بسی، گمراہی اور حسرت کی اسی کیفیت سے بچنے کی التجاء پر یہ استعاذہ مشتمل ہے۔ اب ذرا اسی تناظر میں (رقم: ۷۷) گھر سے باہر نکلنے کا استعاذہ بھی پڑھ لیجیے۔ اس میں بڑے جامع انداز میں گمراہی و جہالت سے بچنے کی دعا کی گئی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۶)۔ جناب مسلم بن ابی بکرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے باپ کو نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے سنا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کفر، محتاجی اور عذابِ قبر سے۔''

میں بھی یہ دعا پڑھنے لگ گیا۔ ایک دفعہ انہوں نے مجھے کہا: یہ کلمات تو نے کہاں سے سیکھے ہیں؟ میں نے عرض کیا: ابا جان! میں نے آپ کو نماز کے بعد یہ کلمات پڑھتے دیکھا ہے لہٰذا میں نے آپ سے سن کر یاد کر لیے۔ انہوں نے فرمایا: پیارے بیٹے! ان پر پابندی کرنا کیوں کہ اللہ کے نبی ﷺ ان کلمات کو نماز کے بعد پڑھا کرتے تھے۔ [نسائی: ۵۴۶۷۔ سنن الکبریٰ: ۷۹۰۱]

وضاحت:

اپنی اولاد کو نیکی پر قائم رہنے کی تلقین کرنا چاہیے۔ والدین کو دیکھ کر اولاد صالح اعمال سیکھتی ہے لہٰذا والدین کو اپنی اصلاح کی طرف توجہ ضرور دینی چاہیے۔

اس تعوذ میں تین چیزوں سے پناہ مانگی گئی ہے: کفر، فقر، عذابِ قبر۔

کفر اسلام کی ضد ہے۔ اسلام کے بعد کفر میں لوٹ جانا قابلِ گردن زدنی ہے جب کہ اس کی سزا آخرت میں جہنم ہے۔

فقر دو طرح کا ہوتا ہے ایک مال کا دوسرا دل کا۔ اگر مال نہ بھی ہو لیکن دل سیر ہو، قناعت اور توکل ہو تو اس کا نام غنا ہے اور یہ فقر کی محمود صورت ہے۔ اگر مال ہو یا نہ ہو، دل میں مال کی حرص موجود ہو تو یہ قبیح خصلت ہے۔ اس دعا میں ایسی محتاجی سے بچنے کی پناہ طلب کی گئی ہے جس سے ضروریات اور لازمی واجبات بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پورے نہ ہو سکتے ہوں۔ نیز اس محتاجی کی وجہ سے انسان اللہ کی ناشکری کرنے لگے اور اللہ پر یقین میں کمی آنے لگے۔

بعض کبیرہ گناہوں کی وجہ سے قبر میں بھی عذاب ہوتا ہے۔ عذابِ قبر سے بچنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ دعا کے ساتھ ساتھ کبیرہ گناہوں سے بھی اپنے آپ کو بچایا جائے۔

اللہ کی ناراضگی سے بچنے کا تعویذ:

(۷)۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن میں نے آپ کو بستر پر نہیں پایا چنانچہ میں نے اندھیرے میں ٹٹول کر آپ کو تلاش کیا تو میرا ہاتھ آپ کے قدموں کے تلووں پر پڑا جو کھڑے تھے۔ آپ اپنی نماز کی جگہ پر سر بسجود تھے اور فرما رہے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَااُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔

[مسلم: ۱/ ۳۵۲۔ صحیح الترمذی: ۳/ ۱۸۰۔ ابن ماجہ: ۱/ ۱۹۴۔ ارواء الغلیل: ۲/ ۱۷۵]

"اے اللہ! میں تیری ناراضگی سے تیری رضا کی پناہ میں آتا ہوں، تیری پکڑ سے تیری معافی کی پناہ میں آتا ہوں اور میں تجھ سے تیری ہی پناہ میں آتا ہوں۔ میں پوری طرح تیری تعریف نہیں کر سکتا۔ تو اسی طرح ہے جیسے تو نے خود اپنی ذات کی تعریف کی ہے۔"

آپ یہ دعا صبح کی نماز میں بھی پڑھتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نعمتوں کے شر سے بچاؤ کے لیے:

(۸)۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّه، اَللّٰهُمَّ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَّ وَلَا بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ وَلَا هَادِيَ لِمَنْ اَضْلَلْتَ وَلَا مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَّ، وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ، اَللّٰهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَالُكَ النَّعِيْمَ الْمُقِيْمَ الَّذِيْ لَا يَحُوْلُ وَلَا يَزُوْلُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَالُكَ النَّعِيْمَ يَوْمَ الْعَيْلَةِ وَالْاَمْنَ يَوْمَ الْخَوْفِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَائِذٌ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَعْطَيْتَنَا وَشَرِّ مَا مَنَعْتَنَا، اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ قُلُوْبِنَا وَ كَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَحْيِنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ ، اَللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ اَللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ اِلٰهَ الْحَقِّ۔ آمین

[صحیح الادب المفرد للالبانی ص:۲۵۹، ح:۵۳۸]

”اے اللہ! تمام تعریفات تیرے لیے ہیں۔ اے اللہ! جسے تو نے وسعت دی اسے کوئی تنگ کرنے والا نہیں اور جس کے لیے تو تنگی کر دے اسے کوئی وسعت دینے والا نہیں اور جسے تو گمراہ کر دے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور جسے تو ہدایت دے دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس سے تو روک لے اسے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کوئی دینے والا نہیں اور جسے تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو دور کر دے اسے کوئی قریب کرنے والا نہیں اور جسے تو قریب کر لے اسے کوئی دور کرنے والا نہیں۔ اے اللہ! ہم پر اپنی برکتیں، رحمتیں، اپنا فضل اور رزق وسیع کر دے۔ اے اللہ! بے شک میں تجھ سے ہمیشہ رہنے والی نعمتوں کا سوال کرتا ہوں جو نہ کبھی پھریں اور نہ کبھی ختم ہوں۔ اے اللہ! بے شک میں تجھ سے تنگی والے دن کی نعمتوں کا اور خوف والے دن امن کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! تو نے جو کچھ ہمیں عطا کیا ہے اور جو کچھ تو نے ہم سے روک لیا ہے ان کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ! تو ہمارے لیے ایمان کو محبوب بنا دے اور اسے ہمارے دلوں میں مزین کر دے اور تو ہمیں کفر، فسق اور معصیت سے نفرت دلا دے اور ہمیں نیک بنا دے۔ اے اللہ! ہمیں اسلام پر زندہ رکھ اور اسلام پر ہی موت دے اور ہمیں بغیر رسوائی اور آزمائش میں ڈالے نیک لوگوں میں شامل کر دے۔ اے اللہ! تو ان کافروں کو ہلاک کر دے جو تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے راستے سے روکتے ہیں اور تو ان پر اپنا عذاب اور ذلت مسلط کر۔ اے اللہ! تو ان کافروں کو ہلاک کر جو کتاب دیے گئے ہیں، اے حقیقی معبود۔'' آمین!

(۹)۔ زوالِ نعمت سے اللہ کی پناہ:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِكَ، وَفُجَاءَ نِقْمَتِكَ وَجَمِیْعِ سَخَطِكَ۔

[مسلم:۲۷۳۹۔۲۰۹۷۔ابوداؤد، ترمذی، صحیح الجامع:۱۳۰۲۔سوئے حرم:۷ ۲۴]

''اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں زوالِ نعمت سے اور عافیت کے منہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

موڑ لینے سے اور اچانک عذاب سے اور تیری ہر طرح کی ناراضگی سے۔"

وضاحت:

نعمت میں ایمان، عمل، علم، صحت، مال، اولاد، عقل وفہم، صلاحیت، وقت سب کچھ شامل ہے۔ نعمت کے زوال سے مراد نعمت کا زائل ہو جانا یا نعمت کا کم ہو جانا، یا نعمت کے فوائد و برکات سے محروم ہو جانا ہے۔ ان نعمتوں کی موجودگی سے جو اطمینان، راحت اور مسرت ہوتی ہے اسی کا نام عافیت ہے۔ اچانک عذاب اللہ کی ناراضگی کا مظہر ہوتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ ناراض ہو تو نعمت زائل ہو جاتی یا ان کے فوائد و برکات ختم ہو جایا کرتے ہیں۔ خوش حالی میں یہ دعا تمام نعمتوں کو کسی آفت یا نقصان سے بچانے کا بہترین تعویذ ہے۔

(۱۰)۔ جہنم اور قبر کے فتنوں سے بچاؤ کے لیے:

قرآن حکیم کی متعدد آیات اور احادیث سے پتا چلتا ہے کہ قبر میں سوال و جواب ہوگا اور تسلی بخش جواب نہ دینے پر عذاب بھی ہوگا جسے فتنۂ قبر اور عذابِ قبر کا نام دیا گیا ہے۔ اس سے بچنے کے لیے دیکھیے دعائے نبوی ﷺ کے انداز:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔

[بخاری: ۲/۱۰۲۔ مسلم: ۱/۴۱۲]

"اے اللہ! بلاشبہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں عذابِ قبر سے، عذابِ جہنم سے اور زندگی و موت کے فتنے سے، اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے۔"

نبی اکرم ﷺ فرض نماز میں سلام پھیرنے سے پہلے یہ دعا پڑھا کرتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔

وضاحت:

فتنہ سے مراد سونے کو بھٹی میں تپا کر کھرے اور کھوٹے کو الگ الگ کر دینا ہے۔ مراد یہ کہ مجھے زندگی اور موت کی ایسی مشکلات سے بچانا جن کی شدت مجھے بھٹی میں تپائے ہوئے سونے کی طرح گھلا دے، میرے اندر ان مشکلات کو سہنے کی طاقت نہیں بلکہ تو اپنی رحمت سے میرے گناہ معاف کر اور موت اور زندگی کے تمام مراحل اور امور کو آسان کر دے۔

دجال قیامت کی بڑی بڑی علامات میں سے ایک علامت ہے۔ یہ نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں ظاہر ہوگا۔ اس کا جسم موٹا، قد پستہ، بال گھنگھریالے اور اڑی ہوئی شاخوں کی طرح، ایک آنکھ گویا پھولا ہوا انگور، سر سانپ کی طرح چھوٹا، سخت غصے والا اور بڑا مکار اور ماہر شعبدہ باز ہوگا، اس کے ایک طرف آگ اور ایک طرف پانی ہوگا۔ وہ لوگوں کو قتل کر کے پھر زندہ کرے گا لوگ اس کے شعبدے دیکھتے دیکھتے اس کے پیروکار ہو جائیں گے۔ [سنن ابوداود: ۴۳۲۱]

دجال کہے گا: میں تمہارا رب ہوں اور جو اس کے قریب جائے گا وہ اس کا اقرار کر لے گا۔ یہ عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں قتل ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدم کی پیدائش سے لے کر قیامت تک دجال سے بڑا کوئی فتنہ نہیں۔ [مسلم: ۲۹۴۶]

دجال کے متعلق تفصیلی کتابچہ دیکھیے: دجال کی کہانی احادیث کی زبانی

(۱۱)۔ مختلف روایات میں مذکورہ دعا کی ترتیب مختلف بھی ہے جن میں سے بعض یہ ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ، وَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔ [نسائی:۵۵۰۷ ،مسلم:۵۵۱۰۔ابن ماجہ:۳۸۴۰۔بخاری:۶۹۴]

ایک روایت میں "مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ" کی بجائے "وَمِنْ شَرِّ جَهَنَّمَ" ہے۔[نسائی:۵۵۲۲]

(۱۲)۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ دعا اس طرح سکھاتے جس طرح قرآن مجید کی سورتیں سکھاتے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ۔ [نسائی:۵۵۰۸۔سنن الکبریٰ:۷۹۴۳]

(۱۳)۔اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔

"اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ میں آتا ہوں عذابِ قبر سے اور تیری پناہ میں آتا ہوں فتنہ مسیح دجال سے اور تیری پناہ میں آتا ہوں فتنہ زندگی وموت سے۔ اے اللہ! یقیناً میں تیری پناہ میں آتا ہوں گناہ سے اور قرض سے۔"

[بخاری:۱/ ۲۰۲۔مسلم:۱/ ۴۱۲]

وضاحت:

مأثم مصدرِ میمی ہے، مراد ہے گناہ میں پڑ جانا۔مغرم، چٹی پڑ جانا۔مثلاً کسی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے امانت رکھوائی تھی وہ ضائع ہوگئی اور اس کی رقم دینی پڑ گئی۔ کسی نے جھوٹا مقدمہ کر دیا یا ناجائز جرم عائد کر کے قیدی بنا لیا۔ لہٰذا اس کا فدیہ یا تاوان دینا پڑ گیا۔ ناگہانی آفتیں آ جائیں اور بڑے پیمانے پر مالی نقصان کی تلافی کرنا پڑ جائے۔

(۱۴)۔ جناب مصعب بن سعد کہتے ہیں کہ ہمارے والد سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہمیں یہ پانچ کلمات سکھایا کرتے تھے کہ یہ کلمات رسول اللہ ﷺ دعا میں پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔ [ابوداود: ۲/ ۸۲۔ نسائی: ۵۴۴۷۔ بخاری: ۶۳۶۵]

"اے اللہ! بلاشبہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں بخل سے اور تیری پناہ میں آتا ہوں بزدلی سے اور تیری پناہ میں آتا ہوں اس بات سے کہ میں عمر کے ناکارہ ترین حصے کی طرف لوٹایا جاؤں اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں دنیا کے فتنے اور عذابِ قبر سے۔"

وضاحت:

جبن سے مراد جسمانی طاقت سے فائدہ نہ اٹھانا ہے، دشمن سے نقصان اٹھانا لیکن مقابلہ کرنے کی جرأت نہ کرنا۔ بخل سے مراد ہے، اپنے مال سے فائدہ نہ اٹھانا، اسے اپنی حقیقی ضروریات پر بھی خرچ نہ کرنا، نہ اپنے آپ پر خرچ کرنا نہ دوسروں پر خرچ کرنا بلکہ یہ خواہش اور کوشش کرنا کہ مال جمع ہوتا رہے اور یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدترین خصلت ہے۔ مال تو فائدہ اٹھانے اور حاجات وسہولیات حاصل کرنے نیز دوسروں کو اس سے فائدہ پہنچانے کے لیے ہے۔

جہنم، عذابِ قبر، مالداری اور محتاجی سے بچاؤ کے لیے:

(۱۵)۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ ،وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ،وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ ،وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔ [بخاری: ۶۰۱۴۔ مسلم: ۵۸۹۔ ترمذی: ۳۴۹۵]

''اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں آگ کے فتنے سے بچ کر اور آگ کے عذاب سے بچ کر، اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں قبر کے فتنے سے بچنے کے لیے اور قبر کے عذاب سے بچنے کے لیے، اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں مال داری کے فتنے سے بچنے کے لیے اور محتاجی کے فتنے کے شر سے بچنے کے لیے بھی تیری پناہ طلب کرتا ہوں، اور میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں مسیح دجال کے فتنے سے بچتے ہوئے۔''

(۱۶)۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ،اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ عَنِّیْ خَطَایَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَایَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْمَغْرِبِ۔

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، کاہلی، شدید بڑھاپے، گناہ، قرض، قبر کے فتنے، قبر کے عذاب، آگ کے فتنے اور آگ کے عذاب سے اور تونگری و امیری نیز فقر و غربت اور مسیح دجّال کے فتنے سے اے اللہ! میری خطاؤں کو پانی برف اور اولوں سے دھودے اور میرے دل کو خطاؤں (کے آثار) سے اس طرح دھودے جس طرح سفید کپڑا میل سے دھویا جاتا ہے نیز میرے اور میری خطاؤں کے مابین اتنی دُوری کر دے جتنی کہ مشرق و مغرب کے مابین ہے۔

[بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، صحیح الجامع: ۱۲۹۹۔]

ایک روایت میں ہے کہ آپ یہ تعویذ بچوں کو اس طرح سکھاتے جس طرح استاد اپنے بچوں کو ازبر کراتا ہے۔

[نسائی: ۵۴۴۹۔ بخاری: ۲۸۲۲۔ السنن الکبریٰ: ۷۸۸۳]

(۱۷)۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰی، وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ قَلْبِیْ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَایَا كَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسْلِ وَالْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔

''اے اللہ! بے شک میں آگ کی آزمائش اور آگ کے عذاب سے تیری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پناہ چاہتا ہوں اور قبر کی آزمائش اور قبر کے عذاب سے اور غنا کی آزمائش کے شر سے اور محتاجی کی آزمائش کے شر سے (بھی تیری پناہ چاہتا ہوں) اے اللہ! میں مسیح دجال کی آزمائش کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! تو میرے دل کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو ڈال اور میرے دل کو خطاؤں سے اس طرح پاک کر دے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل کچیل سے پاک کیا ہے اور میرے اور میری خطاؤں کے درمیان تو اتنی دوری کر دے جتنی دوری تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان کی ہے۔ اے اللہ! میں سُستی، گناہوں اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' [بخاری: ۷/ ۱۶۱، مسلم: ۴/ ۲۰۷۸]

وضاحت:

کسل سے مراد سستی کی وجہ سے خیر کے کاموں میں پیچھے رہ جانا۔ اپنی ذمہ داریاں ادا نہ کرنا، کسی کا حق ادا کرنے کی قدرت رکھنے کے باوجود محض دلی ارادہ نہ کرنے کی وجہ سے حق ادا نہ کرنا، یہ بھی بدترین عادت ہے جس سے بچنا لازم ہے، سست آدمی نہ تو دنیوی معاملات میں کامیابی حاصل کرتا ہے اور نہ ہی آخرت کے لیے نیکیاں کمانے میں سبقت حاصل کر سکتا ہے۔

غنا دو طرح کا ہوتا ہے، دل کا غنا اور مال کا غنا، اگر دل میں مال کی محبت نہ ہو، ڈھیروں مال دیکھ کر بھی طبیعت میں کوئی تغیر نہ آئے تو یہ دل کا غنا ہے۔ غنا قناعت اور شکر کا ساتھی ہے جب کہ مال کا غنا مال کی کثرت ہے۔ مال کی کثرت درجِ ذیل فتنوں کا باعث بنتی ہے: کسی کا مالی حق ادا نہ کرنا یا حق ادا کرنے میں کمی کرنا، مال کی وجہ سے گناہوں میں پڑ جانا، مال بڑھانے کی حرص پیدا ہو جانا، مال کمانے کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

لیے حرام ذرائع اختیار کرنا، مال خرچ کرتے ہوئے اسراف یعنی ضرورت سے زائد خرچ کر دینا یا تبذیر یعنی حرام امور پر خرچ کرنا، اپنے اندر غرور وتفاخر پیدا ہو جانا، دوسروں کو حقیر سمجھنا، دوسروں کی ہمدردی اور تعاون سے ہاتھ کھینچ لینا۔

(۱۸) ۔اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ۔

''اے اللہ! یقیناً میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں اور آگ سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''[ابوداود۔صحیح ابن ماجہ:۲/ ۳۲۸]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین بار جنت کا سوال کرے، جنت کہتی ہے: یا اللہ اسے جنت میں داخل کرنا اور جو شخص تین بار جہنم سے پناہ مانگے جہنم کہتی ہے: یا اللہ اسے جہنم سے بچا لینا۔''[نسائی:۵۵۲۳۔ترمذی:۲۵۷۳۔صحیح ابن حبان:۲۳۴۴]

لہٰذا مذکورہ دعا تین بار پڑھنا بہتر ہے تاکہ جنت اور جہنم بھی ہماری اس دعا میں شامل ہو جائیں۔

(۱۹) ۔اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَاسْتَجِیْرُبِكَ مِنَ النَّارِ (تین بار)

''اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں (تین بار پڑھیں)۔''[صحیح الترمذی:۲/ ۳۱۹۔صحیح النسائی:۳/ ۱۱۲۱]

(۲۰) ۔اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ الْمَنَّانُ ، یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ۔اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ۔

[صحیح ابن ماجہ:۲/ ۳۲۹]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

''اے اللہ! یقیناً میں تجھ سے اس لیے سوال کرتا ہوں کہ ہر قسم کی تعریف تیرے ہی لئے ہے۔ تجھ سے اکیلے کے سوا کوئی (سچّا) معبود نہیں۔ تیرا کوئی حصے دار نہیں۔ (تو) بے حد احسان کرنے والا ہے۔ اے بے مثل پیدا کرنے والے آسمان اور زمین کو! اے صاحبِ جلال اور عزت والے! اے زندۂ جاوید! اے قائم و دائم! یقیناً میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور آگ سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

(۲۱)۔ رسول اللہ ﷺ نے فجر کی سنتیں پڑھ کر تین مرتبہ بیٹھے بیٹھے یہ دعا پڑھی:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَمِیْکَا ئِیْلَ وَ مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ ﷺ اَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ۔ [سلسلۃ الصحیحہ: ۱۵۴۴۔ صحیح الجامع: ۱۳۱۵]

''اے اللہ! جبرائیل، اور اسرافیل اور میکائیل اور نبی محمد ﷺ کے پروردگار! میں نارِ جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

(۲۲)۔ **اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَائِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَرَبَّ اِسْرَافِیْلَ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ حَرِّ النَّارِ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔**

''اے اللہ! جبرائیل اور میکائیل کے رب اور اسرافیل کے رب! میں آگ کی تپش سے بچنے کے لیے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور قبر کے عذاب سے بچنے کے لیے بھی تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

[نسائی: ۵۵۱۹، ۵۵۲۱۔ احمد: ۶/ ۶۱۔ سنن الکبریٰ: ۷۹۶۰]

(۲۳)۔ **اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنَ الْخَیْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَالَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا**

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَكَ بِهٖ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِهٖ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ اَللّٰهُمَّ أَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَسْئَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَه لِيْ خَيْرًا۔

''اے اللہ! میں تجھ سے ہر بھلائی کا سوال کرتا ہوں وہ جلد ہو یا بدیر اور میں اسے جانتا ہوں یا نہیں جانتا اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں، ہر برائی سے جو جلد ہو یا بدیر اور میں اسے جانتا ہوں یا نہیں جانتا، اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس بھلائی کا جو تیرے بندے اور رسولؐ نے تجھ سے طلب کی، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس برائی سے جس سے تیرے بندے اور رسولؐ نے پناہ طلب کی، اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور ہر اس قول و عمل کی توفیق کا جو مجھے اس کے قریب کر دے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں نارِ جہنم سے اور ہر اس قول و عمل سے جو مجھے اس کے قریب کر دے اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو ہر اس فیصلے کو جو میرے بارے میں کر چکا ہے اسے میرے لیے بھلائی والا بنا۔ [ابن ماجہ: ۳۸۴۶۔الصحیحۃ: ۱۵۴۲، صحیح الجامع: ۱۲۸۷، ۱۲۸۸۔]

وضاحت:

یہ دعا جامع ہے اور قولی و عملی نیکیوں کے حصول پر مبنی ہے۔ اس میں اللہ کے فیصلے اور تقدیر پر راضی رہنے کی دعا کی گئی ہے اور ہر اس چیز سے پناہ طلب کی گئی ہے جس سے نبی ﷺ نے پناہ طلب کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۴)۔ سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللهِ ، وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا ، رَبَّنَا صَاحِبْنَا ، وَأَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللهِ مِنَ النَّارِ ۔[مسلم:۲۰۸۶/۴]

''ایک سننے والے نے (ہماری طرف سے) اللہ کی حمد اور ہم پر اس کے اچھے انعامات (کا تذکرہ) سنا۔ اے ہمارے رب ہمارا ساتھی بن اور ہم پر مہربانی فرما ہم اس دعا کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں، آگ (کے عذاب) سے۔''

دنیا اور روزِ قیامت کی مصیبتوں سے بچاؤ کے لیے:

(۲۵)۔ جناب عاصم بن حُمید نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ رات کو کیسے نماز شروع کرتے تھے؟ فرمایا: تو نے مجھ سے وہ پوچھا ہے جو اور کسی نے نہیں پوچھا۔ آپ دس دفعہ اللہ اکبر کہتے، دس دفعہ سبحان اللہ دس دفعہ استغفر اللہ ، پھر فرماتے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ۔ اس کے بعد آپ قیامت کے روز کی تنگی اور وحشت سے پناہ طلب کرتے۔

[نسائی:۵۵۷۳]

لہٰذا یوں دعا کی جائے گی:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ ضِيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

''اے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں روزِ قیامت تنگی اور وحشت میں مبتلا کرنے والے مقام سے۔''

(۲۶)۔ یہ دعا اس طرح بھی روایت کی گئی ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ ضِيْقِ الدُّنْيَا وَضِيْقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

''اے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں دنیا کی گھٹن اور روزِ قیامت کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھٹن سے۔" [ابوداود:۵۰۵۸]

(۲۷)۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَهْدِالْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشِّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ۔ [بخاری:۶۶۱۶]

"یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں (ہر) مصیبت کی سختی سے، اور بدبختی کے گھیر لینے سے، اور بُری تقدیر سے، اور دشمنوں کے (ہم پر) ہنسنے سے۔"

(۲۸)۔ یہ دعا ان الفاظ میں بھی ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الْعُدُوِّ وَ شَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ۔ [نسائی:۵۴۷۷۔احمد:۲/۱۷۳۔السنن الکبریٰ:۷۹۱۰]

"اے اللہ! میں قرض اور واجب الاداحق کے غلبے اور بوجھ اور دشمنوں کی دل دکھانے والی خوشی سے تیری پناہ حاصل کرتا ہوں۔"

وضاحت:

غلبۃ الدین، ضلع الدین اور مغرم ان سب الفاظ کا مطلب ایسا قرض ہے جسے ادا کر سکنے کی استطاعت نہ ہو، قرض خواہ مطالبہ کر رہے ہوں لیکن ادائیگی کی کوئی صورت نظر نہ آ رہی ہو، لہٰذا مقروض ہونے کی صورت میں یہ دعا اور رقم: ۶: ۱۴ اور رقم: ۱۶ بھی وردِ زبان رکھنی چاہیے، جب کہ کوشش یہ بھی ہو کہ اپنے ضروری اخراجات کے علاوہ بقیہ تمام اخراجات روک کر، محنت کر کے، کما کر قرض اتارے جائے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کی نیت قرض اتارنے کی ہو اللہ تعالیٰ اس کے لیے قرض اتارنے کے اسباب پیدا کرتا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قرض اور گناہ سے بہت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پناہ طلب کیا کرتے تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ قرض سے اس قدر پناہ کیوں مانگتے ہیں؟ فرمایا: اس لیے کہ جو شخص مقروض ہو جائے، وہ بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تو خلاف ورزی کرتا ہے۔

[نسائی: ۵۴۵۶۔ بخاری: ۲۳۹۷۔ مسلم: ۱۲۹/۵۸۹]

قرض کی وجہ سے آدمی پریشان رہتا ہے۔ سکون ختم ہو جاتا ہے۔ قرض خواہ کے ساتھ تعلقات میں بگاڑ آ جاتا ہے۔ قرض خواہ سختی سے مطالبہ کرے تو لوگوں میں رسوائی ہوتی ہے لہٰذا جتنی آمدنی ہو اسی میں گزارہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

شماتۃ الاعداء سے مراد درج ذیل امور ہیں: دشمنوں سے بری طرح شکست کھانا تاکہ وہ اپنی جیت پر خوشیاں منائیں۔ دشمن کے سامنے ذلت سے ہتھیار پھینک دینا۔ بڑے پیمانے پر دشمن کے قیدی بن جانا۔ کسی سپہ سالار، امیر وغیرہ کا ان کی قید میں چلے جانا، مالی اور جانی خسارہ ہونا۔ قدرتی آفات میں مبتلا ہو جانا تاکہ دشمن خوش ہو کہ اچھا ہوا یہ اپنی مصیبت میں گرفتار ہو گئے۔ باہم پھوٹ پڑ جانا جس پر دشمن خوش ہوتا ہے۔ ایک دوسرے سے لڑائی جھگڑے کرنا۔ دشمن سے قرض لینے یا مدد لینے کی نوبت آ جانا۔

نفس کے شر سے بچنے کے لیے:

(۲۹)۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَھْدِیْكَ لِاَرْشَدِ اُمُوْرِیْ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ۔ [ابن حبان: ۹۰۱۔ وصحح اسنادہ شعیب الارنووط]

”الٰہی میں تجھ سے اپنے کاموں کی راست روی اور درستی کی راہنمائی طلب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہوں اور اپنے نفس کے شر سے بچنے کے لیے تیری پناہ لیتا ہوں۔"

(۳۰)۔ اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ وَاَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ۔

"اے اللہ! مجھے میری نیکی کا الہام کر دے اور میرے نفس کے شر سے مجھے پناہ دے دے۔" [احمد: ۴/ ۴۴۴۔ ترمذی: ۵/ ۵۱۹]

غیر نافع علم و نماز، سیر نہ ہونے والے نفس، نامقبول عمل سے بچنے کا استعاذہ:

(۳۱)۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ، وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ صَلَاةٍ لَا تَنْفَعُ، وَعَمَلٍ لَا يُرْفَعُ۔ [احمد: ۳/ ۲۸۳۔ ابن حبان باسانید صحیحہ]

"اے اللہ! میں ایسے علم سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو نفع نہیں دیتا، میں ایسے دل سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو تجھ سے نہ ڈرے، میں ایسی دعا سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو نہ سنی جائے، ایسے نفس سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو نہ بھرے، اور ایسی نماز سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو نفع نہ دے اور ایسے عمل سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو تیری طرف بلند نہ کیا جائے۔"

وضاحت:

اس دعا میں درج چیزوں سے بچنے کے لیے اللہ سے پناہ طلب کی گئی ہے: غیر نافع علم، نہ ڈرنے والا دل، نامقبول دعا، نہ سیر ہونے والا نفس، فائدہ نہ دینے والی نماز، اوپر بلند نہ ہونے والا عمل۔ ان میں سے پہلی چیز غیر نافع علم ہے: علوم تین طرح کے ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) علم الادیان یعنی وہ علوم جن کے ذریعے انسان اپنی آخرت بنانے، اپنے نفس کو شر سے پاک کرنے اور اللہ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے ان علوم کا بنیادی نصاب قرآن وسنت ہے۔ یہ علوم سربسر نافع ہیں.... لیکن ان میں ریا، شہرت طلبی، جاہ پرستی، جلبِ زر وغیرہ شامل ہو جائیں تو یہ علم غیر نافع بن جاتے ہیں۔

(۲) علم الابدان وہ علوم ہیں جن کے ذریعے انسان اپنی دنیوی حاجات اور دنیوی معاملات انجام دیتا ہے یہ علوم اگر قرآن وسنت کی راہنمائی میں حاصل کیے اور برتے جائیں تو یہ بھی علم الابدان کی طرح نافع کہلاتے ہیں لیکن اگر ان کو حاصل کرتے وقت قرآن وسنت کی تعلیمات کو نظر انداز کر دیا جائے تو یہ علم غیر نافع بن جاتے ہیں۔

(۳) جن علوم سے اللہ تعالیٰ نے پوری طرح منع کیا ہے ان کا سیکھنا حرام ہے مثلاً تصویر کشی، مجسمہ سازی، رقص، موسیقی، جادوئی علوم، ستاروں سیاروں کے زائچے کا علم، ہاتھ کی لکیریں، اعداد کے خواص، پتھروں کے خواص، توہمات پرستی، سودی کاروبار، شراب سازی کا فن، دھوکہ دہی اور ملاوٹ کرنے کا فن۔ یہ سب علم سے زیادہ فن ہیں لیکن سربسر حرام اور سربسر غیر نافع۔ مذکورہ استعاذہ میں ہر طرح کے غیر نافع علم سے بچنے کی اللہ پاک سے التجاء کی گئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

سَلُوا اللهَ عِلْمًا نَافِعًا وتَعَوَّذُوْا بِاللهِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ۔

''اللہ تعالیٰ سے علم نافع مانگو اور جو علم نفع نہیں دیتا اس سے بچنے کی پناہ طلب کرو۔'' [ابن ماجہ: ۳۸۴۲۔ ابن ابی شیبہ: ۹/ ۱۲۲]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ڈرنے والا دل: مومن کے دل کی سب سے اچھی صفت یہ ہے کہ جب وہ اللہ کا حکم سنے تو کانپ اٹھے، اس کے اعضاء پر اللہ کی نافرمانی کے خوف سے لرزہ طاری ہو جائے، اس کی آنکھیں ندامت سے آنسو بہانے لگیں، رب کریم کی ہیبت سے اس کے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں، آنکھوں کے سامنے جہنم کے شعلے لپکنے لگیں، موت کے بعد قبر کی تنگ دامانی اس دنیا کی رنگینیوں کو دھندلا دے۔ جب مومن نماز کے لیے کھڑا ہو تو خشوع کی یہ کیفیت اسے آس پاس سے بیگانہ کر دے۔ حالتِ صیام و حالتِ احرام میں وہ بار بار اپنے رب ہی کو پکارے اور اسی سے آہ و فریاد کرے۔ اگر دل میں اللہ کا ڈر نہ ہو تو گناہ کرنا کوئی بڑا کام محسوس نہیں ہوتا۔ اللہ کی نافرمانی کرنے پر کوئی ندامت نہیں ہوتی۔ آدمی اس پُرفریب دنیا کا کتا بن کر اس کے پیچھے بھاگنے لگتا ہے۔

ایسی دعا جو قبول نہ ہو، جو اللہ کے حضور حاضر ہی نہ ہو سکے، دعا کی یہ حالت کب ہوتی ہے آیئے! نبی اکرم ﷺ کے فرمان ہی سے معلوم کرتے ہیں:

جب کھانا پینا اوڑھنا حرام آمدنی سے کیا گیا ہو۔ جب کوئی گناہ کی دعا کی جا رہی ہو۔ جب دعا کرتے ہوئے یہ یقین ہی نہ ہو کہ اللہ دعا میں کہی گئی عرض کو پورا کرنے پر قادر ہے۔ دعا کرتے وقت دل اور کسی طرف مشغول ہو۔ جب دعا میں کسی مخلوق کو سفارشی بنا کر اللہ کے حضور پیش کیا جا رہا ہو۔

نہ سیر ہونے والا نفس، نفس کی مصیبت یہ ہے کہ یہ کبھی سیر نہیں ہوتا، دنیا بھر کا مال مل جائے، سب سے بڑا دنیوی عہدہ مل جائے، دنیا بھر کے لوگ اگر اس کے خادم بن جائیں تب بھی یہ نہیں بھرتا لہٰذا سب سے بہتر یہ ہے کہ اسے بھرنے کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیال ترک کر دیا جائے، اسے قانع بنایا جائے جو مل جائے اسی پر اکتفا کرنے پر اسے مجبور کیا جائے۔

بے فائدہ نماز: شاید یہ خیال آئے کہ نماز تو فائدہ منداور ثواب کا کام ہے، یہ بے فائدہ کیسے ہوسکتی ہے۔قرآن وسنت سے پتا چلتا ہے کہ درج ذیل امور والی نماز بے فائدہ نماز ہے جسے اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا۔طہارت نہ ہو۔ستر ڈھکا ہوا نہ ہو۔جان بوجھ کر رخ قبلہ کی جانب نہ کرنا۔بے وقت نماز پڑھنا۔جلدی جلدی اٹھک بیٹھک کر لینا۔دل کا کسی اور طرف لگے ہونا۔دکھاوے کی نماز۔کسی محروم کی حاجت پوری نہ کرنا

بلند نہ ہونے والا عمل: جو عمل اللہ کو پسند ہو وہ اوپر عرش کی جانب چڑھتا ہے،فرشتے اسے اٹھا کر اللہ کے حضور پیش کر دیتے ہیں گو اللہ تعالیٰ خود بھی بندے کے عمل کو جانتا ہے۔جو عمل اللہ کی طرف بلند ہو اس پر اجر ملنا یقینی ہے۔درجِ ذیل چیزیں عمل کو اللہ کے حضور جانے سے روک دیتی ہیں: گناہ کی آمیزش۔حسد۔غیبت۔ حرام کمائی۔شرک

(۳۲)۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَّا يَسْمَعُ۔

''اے اللہ! میں چار چیزوں سے (بچنے کے لیے) تیری پناہ چاہتا ہوں، اس علم سے جو فائدہ نہ دے اس دل سے جس میں عاجزی نہ ہو، اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو سنی نہ جائے۔'' [ابن ماجہ: ۳۸۳۷۔ابوداؤد: ۱۵۴۸]

(۳۳)۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ! میں تجھ سے علم نافع کا سوال کرتا ہوں اور میں بے فائدہ علم سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' [صحیح سنن ابن ماجہ: ۲/۳۲۷]

(۳۴)۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا یُسْتَجَابُ لَھَا۔ [مسلم: ۶۹۶۰]

''یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے علم سے جو فائدہ نہ دے، اور ایسے دل سے جس میں خشیت نہ ہو، اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جس کی پذیرائی نہ ہو۔''

(۳۵)۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَعَمَلٍ لَا یُرْفَعُ وَدُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ۔ [صحیح الجامع: ۱۳۰۶۔ سنن ابن ماجہ: ۷۲۔ ابوداود: ۵۰۷]

''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، بے فائدہ علم اور غیر مقبول علم و دُعا سے۔''

نفس اور شیطان کے شر سے بچنے کے لیے استعاذہ:

(۳۶)۔ اَللّٰھُمَّ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَّمَلِیْکَه، اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ وَشِرْکِه، وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰی نَفْسِیْ سُوْءًا اَوْ اَجُرَّهٗ اِلٰی مُسْلِمٍ۔ [ابوداود: ۴/۳۱۷۔ صحیح الترمذی: ۳/۱۴۲]

''اے اللہ! اے غائب اور حاضر کو جاننے والے! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! اے ہر چیز کے رب اور مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے علاوہ کوئی (سچا) معبود نہیں۔ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اپنے نفس کے شر سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور شیطان کے شر اور اس کی شراکت سے اور اس بات سے بھی (تیری پناہ میں آتا ہوں کہ) میں اپنے خلاف کسی برائی کا ارتکاب کروں یا اسے کسی مسلمان کی طرف کھینچ لاؤں۔"

وضاحت:

شیطان کی شراکت کئی طرح کی ہے مثلاً: مال کمانے کے لیے حرام ذریعہ اختیار کرنا۔ مال خرچ کرتے ہوئے حرام جگہ پر خرچ کرنا جیسے مایوں مہندی جیسی رسومات پر، ویلنٹائن ڈے اور نیو ائیر ڈے جیسی بے ہودہ تقریبات پر، جھوٹ بول کر مصنوعات کی اشتہار بازی، کھیلوں پر خرچ کرنا وغیرہ۔ اولاد کو بے جا لاڈ پیار دینا اور ان کی دینی تربیت کی بجائے خرافات وخرابات کی راہ پر ڈال دینا۔ شرک کرنا اور یہ سمجھنا کہ فلاں کام اللہ تعالیٰ نے نہیں بلکہ فلاں مخلوق نے کیا ہے۔ غرض شیطان ان تمام طریقوں سے انسانی اعمال، اموال اور اولاد میں شامل ہو جایا کرتا ہے۔ کسی مسلمان کی طرف کھینچ لانے سے مراد کسی مسلمان پر نا کردہ گناہ کا بوجھ ڈال دینا ہے۔ یعنی تہمت لگانا یا الزام اور بہتان لگانا۔

بے خوابی کے وقت:

(۳۷)۔ اگر رات کو نیند اچٹ جائے یا بے خوابی ہو تو یہ دعا پڑھے؛ سوتے وقت بھی یہ دعا پڑھی جا سکتی ہے:

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ، وَشَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَحْضُرُوْنِ۔

[ابو داود: ۴/۱۲۔ ترمذی: ۳۵۲۸۔ الصحیحہ: ۲۶۴]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

''میں اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں، اس کی ناراضی اور اس کی سزا سے اور اس کے بندوں کے شر اور شیطانوں کے وسوسہ ڈالنے (گناہوں پر ابھارنے اور اُکسانے) اور اُن کے میرے پاس آنے سے۔''

اخلاقی بیماریوں سے بچاؤ کا استعاذہ:

(۳۸)۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ عَمَلٍ يُّخْزِيْنِيْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ صَاحِبٍ يُّؤْذِيْنِيْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ اَمَلٍ يُّلْهِيْنِيْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ فَقْرٍ يُّنْسِيْنِيْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ غِنًى يُّطْغِيْنِيْ۔ [ابن السنی:۱۲۱]

''یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہر اس عمل سے جو مجھے رسوا کرے، اور تیری پناہ چاہتا ہوں ہر ایسے ساتھی سے جو مجھے تکلیف دے، اور تیری پناہ چاہتا ہوں ہر ایسی امید سے جو مجھے غافل کر دے، اور تیری پناہ چاہتا ہوں ہر ایسی احتیاج سے جو مجھے نسیان میں ڈال دے، اور تیری پناہ چاہتا ہوں ہر ایسی دولت سے جو مجھے سرکش بنا دے۔''

(۳۹)۔ شُتَیر بن شکل بن حُمید کہتے ہیں کہ میرے باپ (شکل بن حُمید) نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: **یا رسول اللہ عَلِّمنی تعویذا اتعوَّذ بہ۔** ''اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی تعویذ سکھا دیجیے جس کے ذریعے میں پناہ حاصل کیا کروں۔'' آپ نے فرمایا، کہو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّیْ۔ [ابوداود:۱۵۵۱۔ ترمذی:۳۴۹۲۔]

''یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنی سماعت کی برائی سے، اور اپنی بصارت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی برائی سے، اور اپنی زبان کی برائی سے، اور اپنے دل کی برائی سے، اور نفسانی خواہشات کے شر سے۔''

ایک روایت میں ہے کہ شکل بن حُمید نے کہا کہ مجھے کوئی دعا سکھایئے جس سے میں فائدہ اٹھاؤں، پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے یہ تعوذ سکھایا حتی کہ میں نے اسے یاد کرلیا۔[نسائی:۵۴۵۷]

وضاحت:

سماعت کا شر گناہ کی بات سننا، گندے گانے سننا، غیبت سننا، کفریہ باتیں سننا، عشق و ہوس کی باتیں سننا، باجے گانے سننا، جنتر منتر سننا ہے۔ بصارت کا شر ہے: نامحرموں کو دیکھنا، صنفِ مخالف کی چیزوں کی طرف دیکھنا، کسی کا ستر دیکھنا۔ زبان کا شر: غیبت کرنا، چغلی کھانا، گالی دینا، گندے اور گھٹیا الفاظ بولنا، گندے گانے گانا، نوحہ کرنا، چیخنا چلانا۔ دل کا شر ہے: کسی کو ہلاک کرنے کا منصوبہ بنانا، کسی گناہ کا کام کرنے کی نیت کرنا، حسد اور کینہ رکھنا، غیر اللہ کی محبت دل میں بسانا، شیطانی وساوس کا نشانہ بننا وغیرہ۔ منی سے مراد شرم گاہ کا شر ہے، یعنی زنا اور بدکاری کرنا، حرام فرج استعمال کرنا، مقاربت کرنا لیکن بچے ضائع کر دینا، منی نکالنے کے لیے حرام طریقے استعمال کرنا۔

کردہ اور ناکردہ اعمال کے شر سے بچنے کا تعویذ:

(۴۰)۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ وفات سے پہلے کون سی دعا سب سے زیادہ پڑھتے تھے؟ آپ نے کہا: آپ ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[مسلم:۱۷/۲،۱۶ـ۶۸۹۵ـ مسند احمد:۲۷۸/۶ـ ابن ماجہ:۳۸۳۹]

''یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے کیے ہر عمل کے شر سے اور ہر اس عمل کے شر سے بھی جسے میں نے نہیں کیا۔''

اس قسم کی دعائیں امت کی تعلیم کے لیے ہیں یا عبودیت کے اظہار کے لیے۔ انبیاء معصوم ہیں۔ گناہوں کا شر یعنی جو ان کی سزا مقرر کی گئی ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی کردہ اور ناکردہ گناہوں۔ یعنی میں اپنے حساب کتاب کے بکھیڑے میں نہیں پڑنا بس معاف فرما دے۔

معلوم اور نامعلوم افعال کے شر سے بچنے کا تعویذ:

(۴۱)۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ۔

''یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ان چیزوں کی برائی سے جنہیں میں جانتا ہوں اور ان چیزوں کی برائی سے بھی جنہیں میں نہیں جانتا۔'' [تحفۃ الاشراف:۵۹۰]

(۴۲)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے اہم اور سید الاستغفار یہ ہے کہ بندہ اللہ سے کہے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ اَنَا عَبْدُكَ اَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔ [بخاری:۷/۵۹۴]

''اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو نے مجھے پیدا کیا میں تیرا بندہ ہوں میں حسب استطاعت تیرے عہد و وعدہ پر قائم ہوں میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے عمل کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں اپنے اوپر تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں تو مجھے بخش دے بلاشبہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔" [نسائی: ۵۵۲۴۔ بخاری: ۲۳۶۳]

جس نے دن کے وقت یہ کلمات کہے یا رات کے وقت یقین کے ساتھ کہے پھر اسی دن یا اسی رات فوت ہو گیا تو وہ ان شاء اللہ جنت میں داخل ہوگا۔

وضاحت:

عہد سے مراد عہد الست ہے نیز کلمہ طیبہ کا اقرار کرنا بھی مراد ہے۔

(۴۳)۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ مُنۡكَرَاتِ الۡاَخۡلَاقِ وَالۡاَعۡمَالِ وَالۡاَھۡوَاءِ وَالۡاَدۡوَاءِ۔ [صحیح ترمذی: ۳۵۱۹۔ مستدرک حاکم: ۱/۵۳۲۔ صحیح الجامع: ۱۳۰۱۔ مشکوٰۃ: ۲۴۷۱۔]

"اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بد اخلاقی و بد اعمالی اور خواہشاتِ نفسانیہ اور امراضِ جسمانیہ کے شرّ سے۔"

یہ دعا اَلۡاَدۡوَاء کے بغیر بھی ترمذی میں ہے: ۳۵۹۱

(۴۴)۔ غصے کے شر سے بچنے کا استعاذہ:

سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا، اتنے میں دو شخصوں نے ایک دوسرے کو گالیاں دیں اور ایک کا چہرہ سرخ ہو کر گردن کی رگیں پھول گئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایک کلمہ جانتا ہوں اگر وہ کلمہ کہہ دے تو اس کی یہ حالت زائل ہو جائے گی اور وہ کلمہ یہ ہے:

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطَانِ الرَّجِیۡمِ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود (کے شر) سے۔" [بخاری:۶۰۴۸]

یہ استعاذہ ان الفاظ میں بھی ہے:

(۴۵)۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ۔

"میں سُننے والے اور جاننے والے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے اس کے تکبر، تغزّل اور جنون سے۔"

غم، قرض اور دوسروں کے دباؤ سے بچنے کے لیے:

(۴۶)۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَضَلَعَ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔ [ابوداؤد:۱۵۴۱]

"اے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں، پریشانی، غم اور قرضے کے بوجھ اور لوگوں کے دباؤ سے۔"

وضاحت:

ہم کا مطلب ہے؟: مستقبل کے کسی معاملے میں پریشان ہونا، یعنی بچوں کی شادی کہاں ہوگی، اسباب زندگی کیسے مہیا ہوں گے۔ اگر آج خرچ کر دیا تو کل کہاں سے کھائیں گے وغیرہ۔ حزن سے مراد ماضی میں کیے گئے کسی کام کے متعلق پریشان ہونا ہے۔

کفر، فقر اور عذابِ قبر سے بچنے کا استعاذہ:

(۴۷)۔ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ، وَالْفَقْرِ،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

''اے اللہ! مجھے عافیت دے میرے بدن میں، اے اللہ! مجھے عافیت دے میرے کانوں میں، اے اللہ! مجھے عافیت دے میری آنکھوں میں، تیرے علاوہ کوئی (سچا) معبود نہیں۔ اے اللہ! یقیناً میں تیری پناہ میں آتا ہوں کفر اور غربت سے، اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں عذابِ قبر سے، تیرے علاوہ کوئی (سچا) معبود نہیں۔'' [ابوداود: ۴/ ۳۲۴۔ احمد: ۵/ ۴۲]

وضاحت:

سماعت و بصارت اور بدن کی عافیت سے مراد ہے ان کا اللہ کی اطاعت کرنا اور نافرمانی سے اپنے آپ کو بچائے رکھنا۔ اس دعا کے ساتھ رقم: ۳۸ پڑھ کر دیکھیں، سماعت، بصارت اور بدن کی عافیت کا مفہوم واضح ہو جائے گا۔

(۴۸)۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَاِسْمِكَ الْعَظِيْمِ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ۔ [کنز: ۳۶۸۲]

''یا اللہ! میں تیرے کریم چہرے اور عظمت والے نام کی پناہ چاہتا ہوں کفر اور فقر و فاقہ سے۔''

بھوک اور خیانت سے بچاؤ کا استعاذہ:

(۴۹)۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ۔

[صحیح ابوداود للالبانی: ۱۳۸۳۔ صحیح نسائی للالبانی: ۳/ ۱۱۱۲۔ ابن حبان: ۱۰۲۹ و اسنادہ حسن بتحقیق شعیب الارنؤوط۔ صحیح ابن ماجہ: ۲۷۰۷۔ صحیح الجامع: ۱۲۹۴]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، بھوک سے کیوں کہ یہ بہت ہی بری ساتھی ہے اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں خیانت سے، کیوں کہ یہ بہت ہی بُری راز دان ہے۔''

وضاحت:

جب بھوک بڑھ جاتی ہے اور حلال غذا نہیں ملتی تو انسان حرام کھانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ کسی کو محض مال یا کھانے کے لیے قتل بھی کر دیتا ہے۔ لوگوں سے دھوکہ دہی کے ساتھ کھانا یا مال بٹور لیتا ہے۔

خیانت کی درج ذیل صورتیں ہیں: کسی نے امانت رکھوائی اس کو ادل بدل کر دینا، کسی نے راز کی بات بتائی وہ کسی اور کو بتا دینا۔ اللہ نے جسمانی اعضاء دیے ہیں وہ اللہ کی امانت ہیں انہیں اللہ کے لیے صرف نہ کرنا۔

(۵۰)۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسْلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَالْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَآءِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الصَّمِّ وَالْبَكَمِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَالْبَرَصِ وَسَيِّءِ الْاَسْقَامِ۔

''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بے بسی، کاہلی، بزدلی، بخل، شدید بڑھاپے، سنگدلی، غفلت، فقر و فاقہ، ذلت و مسکنت سے اور اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، فقر و غربت، کفر، فسوق و معاصی (گناہ) نافرمانی، نفاق اور نمود و نمائش سے اور میں پناہ مانگتا ہوں بہرہ، گونگا، دیوانہ، کوڑھی پن، برص (چمبا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے) اور تمام بری بیماریوں سے۔'' [مستدرک حاکم: ۱۹۴۴۔ الدعاء بیہقی، صحیح الجامع: ۱۲۹۶، ۱۲۸۵۔ مشکوٰۃ: ۲۴۷۰۔ ارواء الغلیل: ۸۵۲]

وضاحت:

عجز کا مطلب ہے: قدرت اور اختیار نہ ہونے کی وجہ سے کوئی کام نہ کرسکنا مثلاً بیماری کی وجہ سے اپنے کام خود نہ کرسکنا، والدین، شوہر یا رشتہ داروں کی خدمت نہ کرسکنا، حقوق العباد ادا کرنے کی طاقت نہ ہونا۔ اپنے بچوں کی تربیت نہ کرسکنا۔ بیماری کی وجہ سے اپنے مال اور معاملات کی خود دیکھ بھال نہ کرسکنا۔ بیماری کی وجہ سے کمانے کے قابل نہ رہنا۔ قید یا غلامی میں پھنس جانا، جس کی وجہ سے آزادی چھن جائے اور اپنے کام کرنے پر قدرت و اختیار نہ رہے۔ حکومت کی طرف سے اظہارِ حق پر جبری پابندی لگ جانا۔ جسمانی کمزوری یا مالی کمزوری یا بین الاقوامی سیاسی پابندیوں میں اس قدر قابو آجانا کہ مظلوم مسلمانوں کا دفاع نہ کر سکنا۔ برائی دیکھ کر بھی اختیار نہ ہونے کی وجہ سے برائی کو روک نہ سکنا۔ غرض عجز کی کئی اور صورتیں بھی ہوسکتی ہیں۔ جو شخص اس عجز یعنی قدرت و اختیار چھن جانے کی حالت میں ہو اسے چاہیے کہ اس دعا کے ذریعے اللہ سے استعاذہ اور استعانت کرے۔

قسوت سے مراد ہے: حق کو قبول کرنے میں دل کا سخت ہو جانا، اللہ سے ڈرانے والی آیات و احکام سن کر بھی دل کا نرم نہ پڑنا، اور خوف زدہ نہ ہونا، کسی غم زدہ اور مصیبت زدہ کی تکلیف دیکھ کر بھی اس کے لیے ہمدردی اور اس کی مدد کے جذبات پیدا نہ ہونا، اللہ کے عذاب اور روزِ قیامت کے حساب سے بے خوف اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غافل ہو جانا اور یہ بدترین کیفیت ہے۔

غفلت سے مراد جان بوجھ کر کسی کام کی طرف توجہ نہ دینا یا اپنے آپ کو ایسے کاموں میں مشغول کیے رکھنا جو اصل مقصد سے توجہ ہٹا دیں۔ جیسے کھیل کود، دنیا کے کام، بے تحاشا کمانے، سیر و تفریح کرنے، اپنے کسی دل پسند مشغلے جیسے پھول اگانا، میچ دیکھنا، تصویریں بنانا، وغیرہ میں اس قدر منہمک ہو جانا کہ نمازیں تک بھول جائیں اور آخرت کی فکر سے دل ہٹ جائے۔

عیلہ: محتاجی کی ایسی قسم جس کی وجہ سے ضروریات رک جائیں اور مانگنے کی ذلت اٹھانا پڑے۔ سفید پوشی کا بھرم قائم نہ رہے۔

ذلت: گناہ کی وجہ سے لوگوں میں رسوا ہو جانا، بدنامی ہو جانا، وقار و عزت ختم ہو جانا، جیسے شرابی، نشئی، زانی، چور، ڈاکو، سمگلر، رشوت خور، سود خور، ہم جنس پرست، غیبت کرنے والا، دوسروں کو جھوٹی باتیں بیان کر کے ہنسانے والا، الٹی سیدھی حرکتیں کر کے لوگوں کو دکھانے والا، یہ سب عزت و وقار کو ختم کرنے اور اللہ کی نظر میں ذلیل کر دینے والے کام ہیں۔

مسکنت: محتاجی کی ایسی قسم ہے جس میں اپنے ملک اور گھر سے بھی نکل جانا پڑے۔

فسق: ہر گناہ کبیرہ فسق ہے اور جب فسق حد سے بڑھ جائے تو یہ کفر میں جا شامل ہوتا ہے۔ کبیرہ گناہ وہ ہیں جن کا ارتکاب کرنے والے کو عذاب دینے، اس سے اللہ کے بات نہ کرنے، یا اس کو روزِ قیامت پاک نہ کرنے یا اسے آگ میں ڈال دینے، یا اس پر لعنت کرنے یا اس پر رحمت نہ کرنے کی وعید سنائی گئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سُمعة : شہرت کی خواہش ہونا اور اس کے لیے ظاہری یا پوشیدہ کوشش کرنا، یہ ایک چھپی بیماری ہے۔ اور قبیح خصلت ہے۔ جس کا تعلق بری خواہشات سے ہے۔
آخر میں مہلک، خطرناک اور اذیت ناک بیماریوں سے بچنے کی دعا کی گئی ہے۔ یہ صرف چند بیماریوں کے نام ہیں ورنہ دورِ حاضر میں ظاہر ہونے والی یا قیامت تک ظاہر ہونے والی تمام بیماریاں اس میں شامل ہیں۔

بڑھاپے، گرنے، جلنے، ڈوبنے، میدانِ جنگ سے بھاگنے، ڈسے جانے اور موت کے وقت شیطان کے گمراہ کرنے سے بچاؤ کے لیے:

(۵۱)۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَالْهَدَمِ وَالْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَ اَعُوْذُبِكَ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِی الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ ، وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِكَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا۔

”اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اونچائی سے گر کر، کسی چیز کے نیچے دب کر، ڈوب کر اور جل کر مرنے سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ موت کے وقت شیطان مجھے فتنہ میں مبتلا کرے، اور میں تیری راہ میں پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہوئے مرنے سے اور کسی زہریلے کیڑے کے کاٹنے کے نتیجہ میں مرنے سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

[ابوداود: ۱۵۵۰۔ نسائی: ۵۵۳۲۔ مشکوٰۃ: ۲۴۷۳۔ صحیح الجامع: ۱۲۹۳]

(۵۲)۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَرَمِ ، وَالتَّرَدِّیْ، وَالْهَدَمِ، وَالْغَمِّ، وَالْحَرِیْقِ، وَالْغَرَقِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ یتخبَّطَنِیَ الشیطانُ عِنْدَ الْمَوْتِ،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَنْ اُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِكَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا۔

[نسائی:۵۵۳۲]

(۵۳)۔ ایک روایت میں ترتیب اس طرح ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْھَدْمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرِیْقِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ..... آگے وہی مضمون ہے۔[نسائی:۵۵۳۵]

وضاحت:

حادثاتی یا اچانک موت کئی طرح کے الجھاؤ اور مصائب کا سبب بن جایا کرتی ہے۔ مثلاً: وصیت کرنے کا موقع نہ ملنا۔ کلمہ پڑھنے کا موقع نہ ملنا، توبہ کا موقع نہ ملنا۔ بدحواس ہوجانا، شکل بگڑ جانا، عزیز واقارب کو اچانک صدمہ پہنچنا، انہیں ایسی موت پر رنج زیادہ ہونا، بیماری کی حالت میں موت آئے تو عزیز واقارب ذہنی طور پر تیار ہو چکے ہوتے ہیں اس لیے صدمہ کم ہوتا ہے۔ مرنے والے کا سخت تکلیف سے گزرنا۔

گرنے سے مراد چھت، فضا، پہاڑ، زمین، کسی بلندی سے گرنا مراد ہے۔ اس گرنے میں کسی ذلت، گناہ، کفر اور ارتداد میں گرنا بھی مراد لیا جاسکتا ہے۔

کسی چیز کے نیچے دب جانا، جیسے زلزلہ آنا، گھر کی چھت گر جانا، کوئی مشین وزن اوپر گر جانا، کان کے نیچے دب جانا، کنویں میں دب جانا، ڈرون حملہ، میزائل اور بم کا اوپر گرنا بھی ہوسکتا ہے۔ نیز نفسانی خواہشات یا دنیوی تعیّشات سے مغلوب ہوجانا بھی مراد ہوسکتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جل کر مرنے میں، پریشر ککر کا پھٹ جانا، بجلی کا کرنٹ لگنا، سوئی گیس کمرے میں بھر جانا، کسی گرم چیز سے جھلس کر رہ جانا وغیرہ۔ اس سے مراد حسد اور کینے کی آگ بھی ہوسکتی ہے۔

سمندر، دریا وغیرہ میں ڈوبنا، بعض اوقات گھر کے چھوٹے حوض وغیرہ میں بھی موت ہوسکتی ہے۔ گناہ میں غرق ہوجانا یا دنیا میں غرق ہوجانا بھی ہوسکتا ہے۔

موت کے وقت شیطان کا فتنہ یہ ہے کہ وہ آدمی کو بہکانے اور اس سے غلط فیصلے، غلط وصیت کروانے اور اس کے دل میں دنیوی امور کی فکر غالب کرنے کی کوشش کرتا ہے، جب کہ اس وقت انسان کو توبہ، انابت، شریعت کے مطابق درست وصیت اور فیصلے اور ذکر و تلاوت، موت کی یاد اور اللہ کا خوف اپنے اوپر غالب رکھنا چاہیے۔

اللہ کے راستے میں جہاد کرنا افضل اعمال میں سے ہے لیکن ایک بار اس مقصد کے لیے نکل کھڑے ہونے کے بعد عین میدانِ جنگ میں پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ اس کے کئی نقصانات ہیں۔ مثلاً بھاگنے والے کا عمل دیکھ کر دوسروں کے دل میں بھی یہ بات آنا کہ ہم بھی بھاگ نکلیں۔ یہ خیال طاری ہوجانا کہ دشمن کا حملہ زوردار ہے اور ہم کمزور ہیں حالاں کہ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہو وہ کیسے کمزور ہوسکتا ہے؟ یہ بزدلی اور بے ایمانی کی کیفیت کا پیدا ہونا ہے۔ اگر کوئی معزز آدمی کسی اہم کام کے لیے بلائے تو اس کام کو مکمل کیے بغیر اور معزز آدمی کی اجازت کے بغیر، اٹھ کر بھاگنا جس طرح بدتہذیبی کے ساتھ ساتھ اس معزز آدمی کی بے عزتی کرنے کے مترادف ہے اسی طرح میدانِ جنگ سے بھاگنا اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کے سپرد کیے ہوئے فریضے کو پورا کیے بغیر بھاگ جانا ہے۔میدان جنگ سے بھاگنے والا اپنی جان بچانے کے لیے بھاگتا ہے گویا اسے یہ یقین نہیں کہ اس جان کا رب اور اسے بچانے یا نکالنے والا ہی میدانِ جہاد میں بھی رب ہے وہ کوئی اور نہیں ہے اس میں عقیدے کی بہت بڑی کمزوری پائی جاتی ہے۔

کسی جانور کے ڈسنے سے تکلیف بہت ہوتی ہے، جسم میں زہر آہستہ آہستہ سرایت کرتا اور رگوں اور آنتوں کو کاٹتا ہے۔

موذی کیڑے کے ڈنگ سے بچنے کا تعویذ:

(۵۴)۔ جناب سہیل بن ابوصالح اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں قبیلہ اسلم کے ایک شخص سے سنا، اس نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپؐ کے صحابہ میں سے ایک صحابی آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! آج رات ڈنگ لگنے کی وجہ سے میں صبح تک سو نہیں سکا۔ آپؐ نے پوچھا : کیا تھا؟ اس نے عرض کیا: بچھو تھا۔ آپ نے فرمایا: اگر تم شام کے وقت یہ دعا پڑھ لیتے:

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

”میں اللہ کے کامل کلمات کے ساتھ پناہ لیتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا فرمائی ہے۔“

تو تمہیں ان شاء اللہ کوئی ضرر نہ پہنچتا۔

[ابوداؤد:۳۸۹۸۔نسائی فی الکبریٰ:۱۰۴۳۰۔موطا:۲/۹۵۱]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی قسم کی روایت بیان کی گئی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[ابوداود: ۳۸۹۹۔ نسائی: ۱۰۴۳۵]

درد اور بخار کے شر سے بچاؤ کے لیے:

(۵۵)۔ جس جگہ درد یا تکلیف ہو اس جگہ پر اپنا دایاں ہاتھ رکھ کر تین بار **بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ** پڑھیں۔ اس کے بعد سات بار درج ذیل استعاذہ پڑھ کر دم کریں:

أَعُوْذُ بِاللهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ۔

''میں اللہ کی قدرت کی پناہ میں آتا ہوں اس چیز کے شر سے جو میں محسوس کرتا ہوں اور جس کا مجھے اندیشہ ہے۔'' [مسلم: ۴/ ۱۷۲۸، کتاب السلام]

(۵۶)۔ بری عمر سے بچنے کا استعاذہ:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ سُوْءِ الْعُمُرِ۔

''اے اللہ! میں تجھ سے بری عمر (بدعملی والی) سے بچنے کے لیے پناہ طلب کرتا ہوں۔'' [ابنِ حبان: ۱۰۲۴ و صحح اسنادہ شعیب الارنوؤط]

وضاحت:

سُوءِ العمر، ہَرَم، ارذل العمر، سوء الکبر اور الکبر، ان تمام الفاظ میں اللہ تعالیٰ سے ایسی عمر سے بچنے کے لیے پناہ طلب کی گئی ہے جس میں انسان اپنے کام خود کرنے کے قابل نہیں رہتا اور دوسروں کو اس کے کام انجام دینے پڑتے ہیں۔ نکمی عمر یا بڑھاپے کے درج ذیل مصائب اور مسائل ہیں:

قویٰ کا کمزور ہو جانا، اپنے ہاتھوں اپنا کام نہ کر سکنا، مزاج میں چڑچڑا پن پیدا ہونا، غصہ زیادہ ہو جانا، قوتِ برداشت میں کمی، بدگمانی کرنا، کئی طرح کی بیماریوں کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لاحق ہو جانا، نیند کم آنا، وقت نہ گزرنے کا احساس ہونا، یادداشت کم ہو جانا، ایک بات کو بار بار دہرانا، جو دماغ میں آجائے اسی وقت کروا لینے کے لیے بے قرار ہو جانا، جسمانی صفائی برقرار نہ رکھ سکنا، خدمت کرنے والے بھی طویل عرصے تک خدمت کرتے رہنے کی وجہ سے اکتا جاتے ہیں، اگر اکتائیں نہ بلکہ باعثِ اجر ہونے کی وجہ سے بخوشی خدمت کریں تب بھی ان کی اپنی ضروری مصروفیات رک جاتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے عمر کے اس حصے سے پناہ مانگی ہے لیکن عمر کا لمبا یا کم ہونا انسان کے اپنے بس میں نہیں ہے۔ خدمت کرنے والوں کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ان پر بھی عمر کا یہ حصہ آسکتا ہے لہٰذا نرمی، محبت، شفقت، احترام اور خدمت کا دامن کبھی نہ چھوڑیں۔ نیز یہ سوچیں کہ ہمیں بھی بچپن میں ہمارے والدین نے مشقت لیکن نرمی اور محبت سے پالا۔ ہم بھی اس وقت اپنا ہر کام کرنے سے عاجز تھے اللہ تعالیٰ نے والدین ہی کی تربیت و پرداخت کے ذریعے ہمیں اس جوانی کی حالت تک پہنچایا۔ نیز یہ کہ برکت بڑوں کے ساتھ ہے۔ نکمی اور بوڑھی عمر کے ان مسائل اور مصائب سے بچانے پر صرف رب اکرم ہی کی ذات قادر ہے جو موت و حیات اور قوت وضعف کا مالک ہے۔

دعا رقم ۸۳ اور ۸۴ میں گو صبح اور شام کے وقت پڑھنے کا تعویذ بتایا گیا ہے لیکن اس میں بڑھاپے کے مصائب سے بچنے کا استعاذہ بھی موجود ہے چوں کہ عمر کا تعلق صبح و شام اور ماہ و سال سے ہے لہٰذا صبح و شام کے اس ذکر میں اپنی گزرتی عمر اور آنے والے بڑھاپے کے فتنوں سے بچنے کی دعا کرنی ہی چاہیے۔

فتنۃ الصدور سے مراد سینے کے فتنے، یعنی دل کے فتنے ہیں: اس میں درج

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذیل چیزیں شامل ہوسکتی ہیں: شیطانی وساوس کو اپنے اندر جگہ دے دینا۔ برے خیالات کا جڑ پکڑ لینا۔ ایمان کے یا تقدیر وغیرہ کے متعلق شک پیدا ہو جانا۔ کوئی کام کرتے ہوئے اللہ کے لیے نیت خالص نہ ہونا۔ دل میں غیر اللہ کی محبت جم جانا۔ دل کا حق کو قبول کرنے میں سخت ہو جانا۔ کسی کے لیے حسد اور کینہ رکھنا۔ کسی کے بارے میں بدگمانی پیدا ہونا۔ فتنہ وفساد پھیلانے کے ارادے باندھنا۔

۵۷)۔ رذیل عمر، دنیا اور سینے کے فتنوں سے بچاؤ کا استعاذہ:

اللَّهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الصَّدْرِ، وَبَغْيِ الرِّجَالِ۔

[بخاری: ۶۰۲۷۔ ابن حبان: ۱۰۱۱]

''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں رذیل بڑھاپے میں دھکیلا جاؤں اور پناہ مانگتا ہوں تیری دنیا کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری سینے کے فتنے اور لوگوں کی سرکشی سے۔''

(۵۸)۔ محتاجی، قِلت، ذلت اور ظلم سے بچاؤ کے لیے:

اللَّهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ۔

''اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں فقر وغربت اور قِلّت و ذِلّت سے، اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی دوسرا مجھ پر ظلم کرے۔'' [نسائی: ۵۴۶۰۔ صحیح الجامع: ۱۲۹۸۔ ابوداود: ۱۵۴۴۔ سنن الکبریٰ: ۷۸۹۶]

وضاحت:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قلت سے مراد ایمان کا کم ہونا بھی ہے اور اعمالِ خیر کا کم ہونا یا ان کے اسباب کی قلت بھی اسی میں شامل ہے۔ مثلاً مال واولاد کا کم ہونا کیوں کہ ان کی کمی سے اعمالِ خیر کرنے کے مواقع کم ہو جاتے ہیں۔ بچے دو ہی اچھے والا نسخہ قطعی درست نہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے صیغہ امر کے ساتھ بھی ان چیزوں سے پناہ مانگنے کا حکم دیا ہے۔ [نسائی: ۵۴۶۳۔ ۵۴۶۶۔ ابن ماجہ: ۳۸۴۲]

(۵۹)۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پانچ چیزوں سے پناہ طلب کیا کرتے اور فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔ [نسائی: ۵۴۸۳]

''اے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں، بزدلی، بخل، بری اور نکمی عمر، سینے کے فتنے اور عذابِ قبر سے۔''

(۶۰)۔ سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے جناب عبداللہ بن حارث سے کہا: کیا میں تمہیں وہ کلمات نہ سکھاؤں جو رسول اللہ ﷺ ہمیں سکھایا کرتے تھے۔ کہو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔ اَللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِیْ تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا۔ [صحیح الجامع: ۱۲۹۷۔ نسائی: ۵۴۶۰]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

"اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بے بسی، کاہلی و سستی، بزدلی، بخل، شدید بڑھاپے، عذابِ قبر اور فتنہ دجال سے، اے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا فرما اور اس کا تزکیہ فرما اور تو ہی بہترین تزکیہ کرنے والا ہے۔ تو ہی اس کا آقا و دوست ہے، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بے فائدہ علم، بے خشوع دل، سیر نہ ہونے والے نفس اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو۔"

اوپر، نیچے اور دائیں بائیں سے آنے والے حادثات سے بچاؤ کا استعاذہ:

(٦١)۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ اَللّٰھُمَّ اسْتُرْعَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَ عَنْ یَمِیْنِیْ وَ عَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظْمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ۔ [صحیح ابن ماجہ:۳۸۷۱۔ ابوداود:۵۰۷۴]

"اے اللہ! بے شک میں آپ سے دنیا و آخرت میں معافی اور عافیت کی درخواست کرتا ہوں۔ اے اللہ! بے شک میں آپ سے معافی اور عافیت کی درخواست کرتا ہوں اپنے دین اور دنیا اور اپنے اہل و مال میں۔ اے اللہ! میرے پردے والی باتوں پر پردہ ڈال اور میرے خوف و ہراس کو (امن میں) بدل دے۔ اے اللہ! تو میری حفاظت فرما میرے سامنے سے، میرے پیچھے سے، میری دائیں طرف سے اور میری بائیں طرف سے اور میرے اوپر سے، اور میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ ناگہاں اپنے نیچے سے ہلاک کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاؤں۔"

وضاحت:

بنیادی طور پر یہ دعائے عافیت ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

وَسَلُوا اللهَ الْمُعَافَاةَ، فانّہ لم یوتَ احدٌ بعدَ الیقینِ خیرا من المعافاۃِ

"اللہ سے عافیت کا سوال کیا کرو، کسی کو یقین وایمان کے بعد عافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں مل سکتی۔" [ابن ماجہ: ۳۸۴۹۔ احمد: ۱/ ۳، ۵، ۷]

یہ ایک جامع دعا ہے جو اہل و مال کے ساتھ ساتھ اپنے نفس کی عافیت کی طلب پر مشتمل ہے۔ میرے پردے والی باتوں پر پردہ ڈال دے اور پردے والی بہت سی جانی اَن جانی، باتیں ہوتی ہیں۔ خوف بھی کئی قسم کے ہوتے ہیں: دشمن کا خوف، محتاجی، بیماری، رسوائی، اولاد کی نافرمانی، شوہر کی ناشکری یا نافرمانی، بیوی کی بدزبانی، آخرت میں جواب طلبی غرض یہ ہر قسم کے خوف کو امن میں بدل دینے کی دعا ہے۔ حملہ دشمن کا ہو یا شیطان کا، آفات کا ہو یا نفس کا وہ ہر طرف سے ہوسکتا ہے لہٰذا ان تمام حملوں سے بچانے والا صرف رب اکبر ہی ہے۔ نیچے سے ہلاک ہونے سے مراد بم دھماکا ہونا یا زمین میں دھنس جانا کسی زہریلے جانور کا ڈس لینا بھی ہوسکتا ہے۔

مدِّ مقابل دشمن کے شر سے بچنے کے لیے:

نبی اکرم ﷺ یہ دعا ہر صبح کو پڑھا کرتے تھے۔

(۶۲) اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ! ہم تجھے ان کے مقابلے میں کرتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔'' [ابوداود: ۲/۸۹]

بچوں کو اللہ کی پناہ میں دینے کے لیے:

(۶۳)۔ رسول اللہ ﷺ سیدنا حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو اس تعوذ کے ساتھ دم کرتے اور فرماتے کہ تمہارے دادا ابراہیم علیہ السلام اسی کے ساتھ سیدنا اسماعیل اور اسحاق علیہما السلام کو دم کیا کرتے تھے:

أُعِيذُ كُمَا بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ۔ [بخاری: ۴/۱۱۹]

''میں تم دونوں کو اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں، ہر شیطان اور زہریلے جانور سے اور ہر طرح کی نظرِ بد سے۔''

وضاحت:

معلوم ہوا صرف اللہ کے کلمات ہی مکمل، تام اور مقدس ہیں لہٰذا انہی کے ذریعے پناہ حاصل کرنی چاہیے۔ بچوں کو اچھے برے کی سمجھ نہیں ہوتی اس لیے شیطان ان کو آسانی سے ورغلا سکتا ہے لہٰذا یہ تعویذ شیطان سے بچاؤ کا بہترین ذریعہ ہے۔ بچوں کو نظر بھی جلدی لگتی ہے لہٰذا اس دم کو پڑھ کر بچوں کو اللہ کی پناہ میں پورے یقین کے ساتھ دینا چاہیے۔ نظر بد کے لیے دیکھیے کتابچہ: نظر لگنا

نظرِ بد سے بچنے کے لیے:

(۶۴)۔ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ۔ [بخاری: ۳۱۹۱]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میں پناہ لیتا ہوں اللہ کے مکمل کلمات کی ہر شیطان اور زہریلے جانور اور ہر طرح کی نظرِ بد سے بچنے کے لیے۔''

بیوی کے شر سے بچاؤ کا استعاذہ:

جب کوئی شخص نکاح کرے تو اپنی بیوی کی پیشانی پکڑ کر یہ دعا پڑھے:

(٦٥)۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ۔ [ابوداود: ۲/ ۲۸۴۔ ابن ماجہ: ۱/ ۶۱۸]

''الٰہی! میں تجھ سے اس کی خیر و بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس چیز کی بھلائی کا بھی جس پر آپ نے اسے پیدا کیا اور تیری پناہ میں آتا ہوں اس کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جس پر آپ نے اسے پیدا کیا۔''

وضاحت:

بیوی کا شر درجِ ذیل ہے: فضول خرچ ہو، زبان دراز ہو، شوہر کی عزت کا پاس نہ رکھے، گھر کا نظام درست نہ رکھ سکے، برے کردار والی ہو، سلیقہ مند نہ ہو، دین سے بیگانہ ہو، بچوں کی تربیت دین کے مطابق کرنے والی نہ ہو، غرض ان تمام شر پہنچانے والی عادات سے بچنے کے لیے اللہ کی پناہ طلب کی جا رہی ہے اور جو خیر اس کی جبلت میں ہے اس کی دعا کی جا رہی ہے۔ اگلی دعائے استعاذہ بھی بیوی یا شوہر کے شر سے بچنے کے لیے پڑھی جا سکتی ہے جب کہ دعا رقم: ٦٧ میں صاحب السوء (برے ساتھی) سے مراد شوہر یا بیوی بھی ہو سکتا ہے۔

غور کیجیے: دلہن کو گھر میں لانے کے بعد جو رسمیں کی جاتی ہیں یہ دعا ان کے مقابلے میں کس قدر مضبوط، جامع اور خوب صورت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برے پڑوسی، برے بیٹے، مال اور برے دوست کے شر سے بچاؤ کے لیے:

(٦٦) ۔اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ، وَمِنْ زَوْجٍ تُشَيِّبُنِي قَبْلَ الْمَشِيْبِ، وَمِنْ وَّلَدٍ يَّكُوْنُ عَلَيَّ رَبًّا، وَمِنْ مَّالٍ يَّكُوْنُ عَلَيَّ عَذَابًا، وَمِنْ خَلِيْلٍ مَّاكِرٍ عَيْنُهُ تَرَانِيْ، وَقَلْبُهُ يَرْعَانِيْ، إِنْ رَاٰءَ حَسَنَةً دَفَنَهَا، وَإِذَا رَأَى سَيِّئَةً أَذَاعَهَا ۔ [السلسلة الصحيحة: ١٣١٧]

''اے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں، برے پڑوسی سے اور ایسے شوہر / بیوی سے جو مجھے بڑھاپے سے پہلے بوڑھا کر دے اور ایسی اولاد سے جو میرا آقا بن بیٹھے اور ایسے مال سے جو میرے لیے باعثِ عذاب بن جائے اور ایسے چالباز دوست سے جس کی آنکھیں مجھے دیکھ رہی ہوں اور اس کا دل میری نگرانی کر رہا ہو اور جو میری ہر نیکی کو دباتا جائے اور ہر برائی کو پھیلاتا جائے۔''

وضاحت:

اگر شوہر یا بیوی برا پلے پڑ جائے تو زندگی کس قدر اجیرن ہو جاتی ہے اس سے ہم سب لوگ واقف ہیں۔ اولاد کا آقا بننے سے مراد اس کا والدین پر حکم چلانا، انہیں ڈانٹنا، اپنا کام نکلوانے یا بات منوانے کے لیے انہیں دھمکیاں دینا، یا ان پر تشدد کرنا، ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنا، گالی گلوچ کرنا، انہیں طعنے دینا، ان سے زبردستی مال لے لینا، ان کا دل دکھانا، والدین کے ساتھ یہ سب کچھ کرنا گناہِ کبیرہ میں شامل ہے۔ دورِ حاضر میں یہ سب صورتیں عام ہیں۔ والدین کو عزت سے مخاطب کرنا، محبت کے ساتھ ساتھ ان کی خدمت کرنا، ادب کے ساتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان سے پیش آنا، اپنا مال ان پر خرچ کرنا، اپنی اولاد کو ان کی خدمت اور ادب سکھانا، ان کی بیماری اور پریشانی میں دل جوئی کرنا، بڑھاپے میں ان کی نرمی کے ساتھ دیکھ بھال کرنا، ان کے بہن بھائیوں اور عزیزوں دوستوں کا بھی خیال رکھنا یہ سب باعثِ اجر کام ہیں۔

مال کے باعث عذاب بننے کی صورتیں درج ذیل ہیں۔ مال میں حرام شامل ہو جانا جو آخرت کے عذاب کا باعث ہے۔ مال کا ناجائز اور حرام امور پر خرچ ہونا، اولاد کا مال ہتھیانے کے لیے والدین کو تنگ کرنا یا قریبی رشتہ داروں اور شراکت داروں کا مختلف حیلے کرنا۔ مال کے لیے کسی صاحبِ مال کو قتل کر دینا۔ وراثت اور جائیداد کے جھگڑے پیدا ہونا۔ مال کے چرائے جانے کی فکر لاحق رہنے کی وجہ سے حقوق اللہ اور حقوق العباد بھی ادا کرنے میں یکسوئی نہ رہنا۔

ایسے دوستوں کو چھوڑ دینا چاہیے کہ یہ بدترین ساتھی ہیں۔ انسان کو ہمیشہ باایمان، خیرخواہ اور سمجھ دار لوگوں سے دوستی کرنی چاہیے۔

(٦٧)۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِيْ دَارِ الْمُقَامَةِ فَاِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ۔

”اے اللہ! میں شہر میں برے پڑوسی سے تیری پناہ چاہتا ہوں کیوں کہ صحرائی پڑوسی پھرتا رہتا ہے۔“ [صحیح الجامع: ١/ ٣٠٨۔ صحیح النسائی: ٣/ ١١١٨]

وضاحت:

برا پڑوسی ہر وقت تنگ کرتا رہتا ہے۔ پھر پڑوسی کا ساتھ مستقل ہوتا ہے جب کہ خانہ بدوش تو جگہ بدلتے رہتے ہیں لہٰذا مقیم پڑوسی سے بچنا ممکن نہیں ہوتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

برے پڑوسی کی وجہ سے سکون غارت ہو جاتا ہے۔ٹوہ لگانا، بے وقت گھر میں آدھمکنا، قرض یا دیگر اشیاء مانگتے رہنا، گلی میں سواری کھڑی کرنے یا کوئی چیز رکھنے پر جھگڑا کھڑا کر دینا، گھر میں جھانکنا، یہ سب برے پڑوسی کی عادات و علامات ہیں۔دعا رقم: ۲۵ اور ۲۷ بھی اس مقصد کے لیے پڑھی جا سکتی ہے۔

(۶۸)۔اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ يَوْمِ السُّوْءِ، وَمِنْ لَيْلَةِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِيْ دَارِ الْمُقَامَةِ۔ [المعجم الکبیر: ۷۲۲؍۱۴۲۔صحیح الجامع: ۱۲۹۹]

''یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں برے دن سے، اور بری رات سے، اور برے وقت سے اور برے ساتھی سے اور مستقل جائے قیام کے برے پڑوس سے۔''

(۶۹)۔ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ،اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ۔ آئِبُوْنَ، تَائِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔ [مسلم: ۲؍۹۹۸]

''اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارا پابند کیا حالانکہ ہم اسے قابو میں نہیں لا سکتے تھے۔ اور یقیناً ہم اپنے رب ہی کی طرف واپس جانے والے ہیں۔اے اللہ! ہم تجھ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے اس سفر میں نیکی اور تقویٰ کا سوال کرتے ہیں اور ایسے عمل کا (سوال کرتے ہیں) جسے تو پسند فرمائے۔ اے اللہ! ہمارا یہ سفر ہم پر آسان فرما دے اور اس کی لمبی مسافت ہم سے لپیٹ دے۔ اے اللہ! تو ہی اس سفر میں (ہمارا) ساتھی ہے۔ اور (تو ہی) گھر (اور مال و دولت) میں نائب ہے۔ الٰہی! میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس سفر کی مشقت سے اور اس کے تکلیف دہ منظر سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں مال اور اہل میں بری واپسی سے۔ (ہم) واپس لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے، اور اپنے رب ہی کی تعریف کرنے والے ہیں۔"

(۶۸)۔ ایک روایت میں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ سفر پر جاتے تو آسمان کی طرف انگشتِ شہادت سے اشارا کرتے۔ (شعبہ راوی نے انگلی آسمان کی طرف لمبی کر کے اشارا دکھایا) اور فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ صَاحِبُ السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ۔

[نسائی: ۵۵۰۳۔ ترمذی: ۳۴۳۸]

(۷۰)۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ سفر پر جاتے تو یہ دعا پڑھتے اور واپسی پر بھی یہی دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمُنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ۔

"یا اللہ! میں اس سفر کی مشقت سے، پریشان کن واپسی سے، کمال کے بعد تنزل سے، مظلوم کی بددعا سے اور اہل و عیال اور مال میں بری صورتِ حال نظر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔'' [سنن ابن ماجہ:۳۸۸۸۔مسلم:۱۳۴۳]

سنن نسائی کی روایت میں اَلْاَهْلِ وَالْمَالِ کے بعد وَالْوَلَدِ (اور اولاد میں) کا بھی ذکر ہے۔[نسائی:۵۵۰۱]

وضاحت:

وعثاء السفر سے مراد سفر میں پیش آنے والی مشقت ہے مثلاً سواری یا نشست اچھی نہ ملنا، وقت پر مطلوبہ جگہ پر نہ پہنچ جانا، بھوک پیاس سے دو چار ہونا، صحت کا ٹھیک نہ رہنا، ساتھ سفر کرنے والے کا بدتہذیب ہونا، غیر معمولی تھکاوٹ وغیرہ۔

كَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ: پریشان کن واپسی سے مراد درج ذیل چیزیں ہوسکتی ہیں: جس مقصد کے لیے سفر کیا تھا اس کا پورا نہ ہونا، غم زدہ اور پریشان کن خبر سننا، کوئی نقصان ہوجانا، کام صحیح نہ ہونا یا اس میں کوئی کمی رہ جانا، حادثہ ہوجانا، ناگہانی صورتِ حال میں سفر سے واپس آنا، کام کے دوران ہی کسی وجہ سے فوراً واپس آنا پڑنا، ناکامی کا سامنا نہ ہو وغیرہ۔

اَلْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ سے مراد ترقی سے تنزلی کی طرف آنا یا اچھی حالت سے بری حالت کی طرف آنا ہے مثلاً خوش خوش سفر پر گئے تھے لیکن واپس ہوتے ہوئے اس قدر خوش نہیں ہیں..... ایمان کے بعد کفر، نیکی کے بعد گناہ، خوش حالی کے بعد تنگ دستی، مسرت کے بعد رنج، تقویٰ کے بعد اللہ سے بے خوفی یہ تمام صورتیں ہوسکتی ہیں۔

دعوۃ المظلوم سے مراد مظلوم کی بد دعا ہے۔ مراد یہ کہ ہمارے ہاتھوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سفر میں کسی پر ظلم نہ ہو یا ہم کسی کا حق نہ ماریں۔ کسی سے جھگڑا نہ کریں، کسی کو گالی نہ دیں، کرایہ دیتے ہوئے پورا دیں، لین دین میں دیانت داری کا خیال رکھیں، کسی کو راہ چلتے نہ چھیڑیں، کسی کی جگہ پر قبضہ نہ کریں، کسی سے دھوکہ دہی نہ کریں، کسی کو نقصان پہنچانے والا معاملہ نہ کریں۔

اہل و مال اور بچوں میں برا منظر دیکھنے سے مراد یہ ہے کہ اُن کے حوالے سے کوئی حادثہ نہ دیکھنا پڑے، بچے خوش و خرم، تندرست اور فرماں بردار ہوں۔ بیوی یا دیگر گھر والے بھی عافیت سے رہیں، مالی یا جانی حادثہ یا نقصان نہ ہو۔ وغیرہ

غور کیجیے! سفر میں امام ضامن یا راکھی باندھنا یا کالا پراندا لٹکا دینا یہ تمام تحفظات مہیا کر سکتا ہے؟ یا یہ تمام حاجات پوری کر سکتا ہے؟ پھر ہم رب کریم کے نبی کریم ﷺ کا یہ دعائیہ نسخہ کیوں نہ استعمال کریں، ہم اسے تعویذ و تعوذ کیوں نہ بنائیں؟ اس میں وہ ہر دعا اور خواہش آ گئی ہے جو سفر پر جانے والے کو درکار ہوتی ہے۔

صبح کے ذکر میں نفس اور شیطان کے شر سے استعاذہ:

(۷۱)۔ أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ: فَتْحَهُ، وَنَصْرَهُ، وَنُوْرَهُ، وَبَرَكَتَهُ، وَهُدَاهُ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ۔ [ابوداود: ۴/۳۲۲]

”ہم نے اور اللہ ربِ کائنات کے ملک نے صبح کی۔ اے اللہ! میں آپ سے مانگتا ہوں اس دن کی بہتری، اس کی فتح و نصرت، اس کا نور اور اس کی برکت اور ہدایت۔ اور میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اس دن کے شر اور اس کے بعد والے دنوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے شر سے۔"

آندھی کے شر سے بچاؤ کا استعاذہ:

(۷۲)۔ اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ خَیْرَھَا، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّھَا۔

[ابوداود: ۴/۳۲۶۔ ابن ماجہ: ۲/۱۲۲۸]

"اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بہتری کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔"

(۷۳)۔ اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ خَیْرَھَا، وَخَیْرَ مَا فِیْھَا، وَخَیْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهٖ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّھَا، وَشَرِّ مَا فِیْھَا، وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهٖ۔

[مسلم: ۲/۶۱۶۔ بخاری: ۴/۷۶]

"اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بہتری اور اس میں موجود چیز کی بہتری کا سوال کرتا ہوں اور اس چیز کی بہتری کا جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس کی برائی سے اور اس چیز کی برائی سے جو اس میں ہے اور اس چیز کی برائی سے جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے۔"

بادل دیکھ کر:

(۷۴)۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب بادل نمودار ہوتے تو آپ جس کام میں بھی مصروف ہوتے، خواہ نماز ہی میں کیوں نہ ہو ہوتے، اسے چھوڑ کر بادل کی طرف متوجہ ہو جاتے اور فرماتے:

اَللّٰھُمَّ إِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا أُرْسِلَ بِهٖ۔

"یا اللہ! ہم اس چیز کے شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں جو کچھ دے کر یہ بھیجا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا ہے۔"

اگر بارش شروع ہو جاتی تو فرماتے: اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَّافِعًا۔

"یا اللہ! اس بارش کو نفع مند بنا دے۔"

ایسا دو یا تین بار فرماتے، اگر بارش نہ ہوتی، اللہ تعالیٰ بادل کو ہٹا دیتا تو اس کا شکر ادا کرتے۔ [ابنِ ماجہ:۳۸۸۹۔ابوداؤد:۵۰۹۹]

نیا لباس پہننے کی دعا:

(۷۵)۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْهِ اَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِہٖ وَخَیْرِ مَا صُنِعَ لَهٗ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ له۔

[مختصر شمائل الترمذی للالبانی ص:۴۷]

"اے اللہ! تیرے ہی لئے ہر قسم کی تعریف ہے، تو نے ہی مجھے یہ پہنایا۔ میں تجھ سے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کام کی بھلائی کا جس کے لئے اسے بنایا گیا ہے۔ اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس کے شر سے اور اس کام کے شر سے جس کے لئے اسے بنایا گیا ہے۔"

وضاحت:

لباس کے فتنے درج ذیل ہیں: نئے یا اچھے لباس کی وجہ سے تکبر کرنا۔ اپنے آپ کو بہت امیر سمجھنا۔ ستر پوشی کی بجائے نمائشِ جسم کا کام لینا مثلاً باریک، چست، غیر ساتر، کافروں کی مشابہت اور فیشن پرست یعنی ماڈل گرل جیسا لباس پہننا۔ تصاویر والا، انگلش یا کسی بھی نامعلوم زبان کے الفاظ والا لباس پہننا۔ لباس پہن کر عاجزی اختیار نہ کرنا۔ لباس پہن کر اللہ کا شکر ادا نہ کرنا۔ لباس بظاہر صاف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شفاف ہو لیکن اس کی طہارت کا خیال نہ رکھنا۔ جو شخص سادہ، مناسب، معمولی قیمت والا لباس پہنے گا اور درج بالا فتنوں سے بچے گا اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز قیمتی حلہ پہنائے گا۔ [تفصیل کے لیے دیکھیے: عورت کا لباس]

مسجد میں داخل ہونے کی دعا:

(٧٦)۔ أَعُوْذُ بِاللهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللهِ، وَالصَّلَاةُ [وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ]۔ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

[ابو داوٗد: ١/ ١٢٦۔ صحیح الجامع: ١/ ٥٢٨ مسلم: ١/ ٤٩٤۔]

"میں عظمت والے اللہ، اس کے کریم چہرے اور اس کی قدیم سلطنت کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔ اللہ کے نام کے ساتھ (داخل ہوتا ہوں) اور صلوٰۃ و سلام ہو رسول اللہ ﷺ پر۔ اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔"

وضاحت:

مسجد دنیا کی تمام جگہوں سے بہترین جگہ ہے اور بازار دنیا کی بدترین جگہیں ہیں۔ مسجد ہی میں جس کا دل اٹکا رہے روزِ قیامت عرش کے سائے تلے ہوگا۔ مسجد ربِ کریم کا وہ دربار ہے جس میں گدا و شاہ سب ایک صف میں کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہوتے اور ربِ عظیم کی عظمتوں کا اعتراف کرنے کے ساتھ ساتھ اس سے نماز کی صورت میں دعاء و مناجات کرتے ہیں۔ شیطان چاہتا ہے کہ بندہ مسجد سے دور رہے جب کہ اللہ چاہتا ہے کہ بندہ مسجد ہی سے چمٹا رہے، دنیوی کام کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے مسجد سے اگر نکلے بھی تو دل اس کا وہیں ہو۔

بیت الخلا جانے کی دعا:

(۷۷)۔[بِسْمِ اللهِ] اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

[بخاری: ۱/ ۴۵ ۔ مسلم: ۱/ ۲۸۳، شروع میں بِسْمِ اللہ کی زیادتی سعید بن منصور نے بیان کی ہے، دیکھئے فتح الباری: ۱/ ۲۴۴]

''(اللہ کے نام کے ساتھ) اے اللہ، میں تیری پناہ میں آتا ہوں جنوں اور جنیوں سے۔''

وضاحت:

استعاذہ میں خبث اور خبائث کا لفظ آیا ہے جن کا مطلب گندگی اور گندی چیزیں بھی ہے۔ اس میں درج ذیل چیزیں شامل ہوسکتی ہیں: شرک، نفاق، ریا، تکبر، برا اخلاق، برے اعمال، گندے الفاظ بولنا، ستر کا خیال نہ رکھنا، گناہ والی جگہوں پر جانا، حرام مال کھانا، حرام اشیاء شراب وغیرہ کا استعمال کرنا۔ خبث اور خبائث سے مراد جن اور جنیاں یعنی مذکر اور مونث شیطان ہیں، ان کے شر درج ذیل ہیں:

کفر و شرک اور نفاق میں مبتلا کرنا، بے حیائی، گندگی میں مبتلا کرنا، توہمات کا شکار کر دینا، نفس میں لالچ، بخل اور ریا بھر دینا۔ آدمی کو ڈرانا، دھمکانا، برائی کرنے پر کوئی لالچ دینا وغیرہ۔

بیت الخلا وہ واحد جگہ ہے جہاں اللہ کا نام لینا ممنوع ہے۔ لہٰذا اس جگہ پر شیطان خاص طور پر ڈیرہ جماتا ہے۔ شیطانی چیزوں کی سب سے پسندیدہ جگہ وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہے جہاں ظاہری خباثت اور شرک کی نجاست موجود ہے۔ اس لیے بیت الخلاء میں جاتے ہوئے مذکورہ کلمات کے ساتھ استعاذہ کرنے سے انسان اس کے شر سے بچ جاتا ہے۔ نیز بسم اللہ کہنے سے شیطان اور انسان کے درمیان پردہ ہو جاتا ہے بیت الخلاء میں پہلے بایاں اور پھر دایاں پاؤں رکھیں۔ داخل ہونے سے پہلے مذکورہ دعا پڑھیں۔

(۷۸)۔ گھر سے نکلتے وقت استعاذہ:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ أَنْ أَضِلَّ، أَوْ أُضَلَّ، أَوْ أَزِلَّ، أَوْ أُزَلَّ أَوْ أَظْلِمَ، أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ أَجْهَلَ، أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ.

[ابوداود: ۴/ ۳۲۵۔ ترمذی: ۵/ ۴۹۰۔ صحیح الترمذی: ۳/ ۱۵۱]

"اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں (اس بات سے) کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا مجھے گمراہ کر دیا جائے، میں پھسل جاؤں یا مجھے پھسلا دیا جائے، میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، میں کسی سے جہالت سے پیش آؤں یا میرے ساتھ جہالت سے پیش آیا جائے۔" [شیخ البانی نے اسے صحیح کہا جب کہ دیگر محققین کے نزدیک یہ ضعیف ہے۔ دیکھیے ابن ماجہ: ۳۸۸۴ شرح صلاح الدین یوسف]

وضاحت:

باہر کی دنیا دراصل ہر قسم کے شر کی دنیا ہے۔ برے بھلے ہر طرح کے لوگوں سے سابقہ پڑتا ہے، دھوکا، جھوٹ، قتل، جھگڑا، گالی گلوچ، نظر کے فتنے، سماعت کے فتنے، اپنے آپ کو نمایاں کرنے کے فتنے سب گھر سے باہر ہی پیش آتے ہیں۔ باہر کے مقابلے میں گھر کی دنیا آرام وسکون کی دنیا ہے۔ اسی لیے نبی اکرم ﷺ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتنوں کے دور میں حکم دیا کہ گھر میں بیٹھ رہنا۔

بہر حال کس قدر جامع، خوب صورت اور مکمل دعا ہے۔ جس میں بندہ اپنے رب سے درجِ ذیل قسم کی چیزوں کے شر سے بچنے کا استعاذہ کرتا ہے:

میں خود گمراہی کا شکار نہ بنوں، نہ ہی میں کسی کو گمراہی کی طرف لانے کا سبب بنوں۔ نہ میں حق کے راستے سے پھسلوں اور حق پر چلنے میں کمزور پڑوں نہ میں کسی کو حق سے پھسلانے یا حق کے متعلق شکوک میں مبتلا کرنے کا سبب بنوں۔ نہ میں کسی پر ظلم کروں، نہ کسی کا حق دباؤں بلکہ اپنے معاملات سیدھے اور صاف رکھوں یہ سب جاہلانہ کام ہیں لہٰذا مجھے جہالت کے ارتکاب سے بچا لینا اور جس نے میرے ساتھ کوئی معاملہ کرنا ہو اس سے بھی جہالت یعنی نامناسب، تکلیف دہ اور غیر منصفانہ رویے کا اظہار نہ ہو۔ دورِ حاضر میں حقوق العباد ادا نہ کرنے کی وجہ سے باہمی تعلقات کشیدہ ہو جاتے ہیں۔ پھر جب ناچاقیاں حد سے بڑھ جاتی ہیں تو کسی پیر، بابے، عامل اور پروفیسر نجومی کی تلاش کی جاتی ہے۔ ان سے وظیفے، تعویذ اور حل مانگے جاتے ہیں۔ اگر درج بالا تعویذ پر غور کریں تو پتا چلے گا کہ باہمی تعلقات خوش گوار رکھنے کا سب سے بڑا تعویذ اپنے رویوں کی اصلاح کرنا ہے، خیر خواہی، ایثار، ہمدردی، حسن ظن اور باہمی اخوت کو اپنے اندر پیدا کرنا ہوگا۔ ان شاء اللہ بہتری ہوگی۔ اسے پڑھ کر باہر نکلے اور اپنے آپ کو فتنوں سے بچانے کا خیال بھی رکھا تو ان شاء اللہ بچ سکیں گے۔

سوتے وقت استعاذہ:

(۷۹)۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر لیٹ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتے تو اللہ کی پناہ چاہنے والے اذکار پڑھ کر اپنی ہتھیلیوں میں پھونک مارتے اور پھر ہاتھوں کو پورے جسم پر پھیر لیتے۔ [ترمذی: ۳۴۰۲۔ سنن ابن ماجہ: ۳۸۷۵]

انہی سے یہ بھی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو سورۃ اخلاص، سورہ فلق اور سورہ الناس پڑھ کر اپنی ہتھیلیوں کو جمع کر کے ان میں پھونک مارتے اور پھر جہاں تک ممکن ہوتا ہاتھوں کو اپنے بدن مبارک پر پھیر لیتے، آپؐ اپنے سر، چہرہ اور جسم کے سامنے والے حصہ سے شروع کرتے تھے۔ [بخاری: ۵۰۱۷۔ مسلم: ۲۱۰۲]

سورۃ الفلق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۔

"(آپ) کہہ دیجیے میں پناہ چاہتا ہوں صبح کے رب کی، اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی اور اندھیرا کرنے والے کے شر سے جب وہ چھپ جائے۔ اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔"

سورۃ الناس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ اِلٰهِ النَّاسِ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالنَّاسِ۔

"(آپ) کہہ دیجئے میں پناہ چاہتا ہوں لوگوں کے رب کی، لوگوں کے بادشاہ کی، لوگوں کے معبود کی، وسوسہ ڈالنے والے شیطان سے جو آنکھوں سے اوجھل ہے۔ جو وسوسہ ڈالتا ہے لوگوں کے سینوں میں۔ جنوں میں سے اور انسانوں میں سے۔"

وضاحت:

ان سورتوں میں درج ذیل چیزوں کے شر سے بچنے کی استدعا کی گئی ہے:

ہر چیز میں جو بھی شر رکھا گیا ہے، اندھیرے کا شر، کیوں کہ اسی میں شیطان زمین پر پھیلتے ہیں، اندھیرے ہی میں مجرم جرائم کرتے ہیں۔ رات کے اندھیرے میں کلب، سینما، تھیٹر، بازاروں کی روشنیاں عروج پر ہوتی ہیں جن میں خبیث شیطانی کھیل کھیلے جاتے ہیں۔ نیز یہ اندھیرا کفر بھی ہوسکتا ہے اور شرک بھی، ظلم بھی ہوسکتا ہے اور کسی کی حق تلفی بھی۔ یہ اندھیرا عقل پر بھی غالب آسکتا ہے اور دل پر بھی، کان پر بھی جم کر بیٹھ سکتا ہے اور آنکھ پر بھی، پھر جادوگرنیوں کے شر سے پناہ مانگی گئی ہے، جو بذاتِ خود اندھیروں کی رسیا اور اندھیروں کو عام کرنے والی ہوتی ہیں جو کالی چیزوں کو ہی کالی راتوں میں مذموم کاموں کے لیے استعمال کرتی ہیں۔ حاسد جو اپنا دل جلا جلا کر کوئلے کی طرح کالا سیاہ کرتا ہے اس سے بھی پناہ مانگنے کا طریقہ بتایا گیا ہے۔

سورہ ناس میں شیطانی وسوسہ ڈالنے والے، دل میں برائی کی محبت پیدا کرنے والے اور برائی کو سجا بنا کر سامنے لانے والے، چھپ کر حملہ کرنے والے،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

آدمی کے سینے میں گناہ کے الاؤ جلانے والے خناس بدقماش سے بچاؤ کے لیے لوگوں کے مالک اور رب اور معبود کی پناہ طلب کی گئی ہے۔

بھلا کالے پیلے اور نورانی و روحانی علوم کا دعویٰ کرنے والے کسی کو ان تمام چیزوں سے تحفظ دے سکتے ہیں؟ غور کیجیے جو ان چیزوں کا مالک ہے خالق ہے وہی اس قسم کے شر کو دور کرنے پر قادر ہے، اسی پر ہمارا یقین ہونا چاہیے۔

بستر پر جانے کی دعا رقم: ۸۷ پر بھی غور کیجیے اور انہیں اپنے اذکار کا حصہ بنا لیجیے۔ ان شاء اللہ خیر ہی خیر حاصل ہوگی۔

(۸۰)۔ **اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ.**

''اے اللہ! بے شک ہم تجھ سے اس بھلائی کا سوال کرتے ہیں جس بھلائی کا تجھ سے تیرے نبی محمد ﷺ نے سوال کیا اور ہم تجھ سے اس برائی سے پناہ چاہتے ہیں جس برائی سے تیرے نبی محمد ﷺ نے تیری پناہ چاہی تھی اور تو ہی مددگار ہے اور تیرے ذمہ پہنچانا ہے۔ اور اللہ کی قوت اور توفیق کے بغیر (مجھ میں نیکی کرنے یا برائی سے بچنے کی) ہمت و توفیق نہیں۔'' [ترمذی: ۵/ ۵۳۷۔ ابن ماجہ: ۲/ ۱۲۶۴]

یہ ایک جامع استعاذہ ہے جس کی وضاحت کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

بہترین استعاذہ صبح اور شام کے وقت:

(۸۱)۔ سیدنا عبداللہ بن خبیب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم بارش اور اندھیری رات میں (مسجد میں) آئے تو ہم نے رسول اللہ ﷺ کا انتظار کیا تاکہ آپ ہمیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز پڑھائیں، پس آپ تشریف لائے تو فرمایا: قل (کہو)۔ میں نے عرض کیا: میں کیا کہوں؟ فرمایا:

"قل هو الله احد الله الصمد اور معوذتین صبح وشام پڑھا کر یہ تمہیں ہر چیز سے کافی ہو جائیں گے۔"

[ابو داؤد، کتاب الادب: ۵۰۸۲۔ ترمذی، فضائل القرآن: ۳۵۷۵۔ نسائی: ۵۴۳۰]

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی انسان نے ان دو سورتوں سے افضل کلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب نہیں کی۔

[نسائی: ۵۴۳۱۔ بیہقی فی السنن الکبریٰ: ۷۸۵۸]

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ ایک غزوہ میں آپ ﷺ کی سواری کی مہار تھامے چل رہے تھے تو آپ ﷺ نے ان سے بھی یہی فرمایا: پڑھ!.... (آگے اوپر والا مضمون ہے)

آخر میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا: شاید تو اس سے زیادہ خوش نہیں ہوا، میں نے کبھی نماز میں اس جیسی سورت نہیں پڑھی۔

[نسائی: ۵۴۳۵، ۵۴۳۳، ۵۴۳۲]

سیدنا ابنِ عابس رضی اللہ عنہ سے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تجھے وہ کلام افضل کلام نہ بتاؤں جس کے ساتھ پناہ حاصل کرنے والے اللہ کی پناہ حاصل کر سکتے ہیں؟ (ابنِ عابس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے کہا: کیوں نہیں؟ فرمایا: یہ دو سورتیں پڑھو۔" [دیکھیے نسائی: ۵۴۳۳]

(۸۲)۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مَا اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَأْثَمَ اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ۔ [ابوداود: ۵۰۵۲۔حسنہ حافظ ابن حجر]

''یا اللہ! میں تیرے کریم چہرے اور تیرے مکمل تاثیر والے کلمات کی پناہ چاہتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جس کی پیشانی تیرے دستِ قدرت میں ہے۔ یا اللہ! تو ہی (اپنے بندوں کے) بوجھ اور گناہ دور کرنے والا ہے۔ یا اللہ! تیرا لشکر کبھی شکست نہیں کھاتا اور تیرا وعدہ کبھی جھوٹا نہیں ہوتا اور کسی بھی صاحبِ ثروت کو اس کی دولت تیری پکڑ سے نہیں بچا سکتی، تو سب عیوب سے پاک ہے اور تیرے ہی لیے ساری حمد وثنا ہے۔''

(۸۳)۔ شام کا استعاذہ:

اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ اَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ۔

''ہم نے شام کی اور اللہ کی مخلوقات نے بھی شام کی اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے میرے رب میں تجھ سے اس رات میں پائی جانے والی اور اس کے بعد آنے والی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس رات میں موجود یا اس کے بعد آنے والی برائی سے پناہ مانگتا ہوں اے اللہ میں سستی اور بڑھاپے کی لاچاری سے پناہ مانگتا ہوں اے میرے رب میں جہنم ارقبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔'' [مسلم]

(۸۴)۔ صبح کا استعاذہ:

اور صبح کے وقت بھی آپ أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ (یعنی صیغہ أمسی کی بجائے صبح لگا کر) اسی طرح پڑھتے۔

(۸۵)۔ زمین و آسمان کی ہر چیز اور رات کے شر سے بچنے کے لیے:

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، وَبَرَأَ وَذَرَأَ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا ، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ۔ [مجمع الزوائد: ۱۰/ ۱۲۷۔ احمد: ۳/ ۴۱۹۔ الصحیحہ: ۸۴۰]

''میں اللہ تعالیٰ کے ان کلمات کی پناہ میں آتا ہوں جن سے آگے کوئی نیک و بد نہیں گذر سکتا، ہر اس چیز کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا، اسے تشکیل دیا اور پھیلایا اور اس چیز کے شر سے بھی جو آسمان سے اترتی ہے اور اس چیز کے شر سے جو اس میں چڑھتی ہے اور اس چیز کے شر سے جسے اس نے زمین میں پھیلا دیا اور اس چیز کے شر سے جو اس سے نکلتی ہے اور رات دن کے فتنوں کے شر سے اور رات کے وقت ہر آنے والے کے شر سے سوائے ایسے رات کو آنے والے کے جو خیر کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ آئے، اے نہایت رحم کرنے والے۔"

(۸۶)۔ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ بِالْإِسْلَامِ قَائِمًا وَاحْفَظْنِيْ بِالْإِسْلَامِ قَاعِدًا وَاحْفَظْنِيْ بِالْإِسْلَامِ رَاقِدًا وَلَا تُشْمِتْ بِيْ عَدُوًّا وَلَا حَاسِدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ۔

"اے اللہ! مجھے کھڑے، بیٹھے، لیٹے ہر حال میں اسلام پر قائم رکھ اور دشمن اور حاسد کو مجھ پر ہنسنے کا موقع نہ دے اے اللہ! میں تجھ سے ہر بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کے خزانے تیرے پاس ہیں اور میں ہر شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس کے خزانے تیرے پاس ہیں۔"

[الصحیحہ: ۱۵۴۰۔ صحیح الجامع: ۱۲۷۱۔ ۱/۴۰۰۵، صحیح ترمذی للالبانی: ۳/۱۶۸]

(۸۷)۔ رسول اللہ ﷺ جب بستر پر تشریف لے جاتے تو فرماتے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ، وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى، وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ، وَالْفُرْقَانِ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ۔ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ۔

[مسلم: ۲۷۱۳، ۲۰۸۴۔ ابوداؤد: ۵۰۵۱۔ ابن ماجہ: ۳۸۷۳]

"اے اللہ! اے ساتویں آسمانوں کے رب! اے عرشِ عظیم کے رب! اے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے اور ہر چیز کے رب! اے دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے! اے ہمارے تورات و انجیل اور فرقان (قرآن) نازل کرنے والے! میں ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں تو جس کی پیشانی پکڑے ہوئے ہے، اے اللہ! تو ہی اول ہے، پس تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں اور تو ہی آخر ہے پس تیرے بعد کوئی چیز نہیں اور تو ہی غالب ہے تجھ پر کوئی چیز (غالب) نہیں ہے۔ اور تو ہی باطن ہے تجھ سے پوشیدہ تر کوئی چیز نہیں۔ ہم سے قرض ادا (کرنے کا سبب پیدا) کر دے اور ہمیں مفلس سے غنی بنا دے۔''

(۸۸)۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ، مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْاَعْوَرِ الْكَذَّابِ۔ [ابن حبان: ۱۰۰۰۔ وصححہ شعیب الارنووط]

''میں اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں فتنوں سے، خواہ وہ ظاہر فتنے ہوں یا پوشیدہ اور میں اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں اندھے اور سخت جھوٹے فتنے سے۔''

شیطان کے شر سے بچنے کے لیے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

''میں پناہ طلب کرتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے۔''

(۸۹)۔ یہ وسوسے اور شیطانی خیالات کو دور کرنے کا بہترین وظیفہ ہے۔

[مسلم: ۲۲۰۳]

(۹۰)۔ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم گدھے کے ہینگنے کی آواز سنو تو مذکورہ دعا (تعوذ) پڑھو یقیناً اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔ [ابو داود: ۵۱۰۵]

(۹۱)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم رات کو کتوں کے بھونکنے اور گدھے کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہینگنے کی آواز سنو تو ان سے اللہ کی پناہ مانگو کیوں کہ وہ ایسی چیزیں دیکھتے ہیں۔جنہیں تم نہیں دیکھتے۔[بخاری:۶۱۱۵۔مسلم:۲۶۱۰]

(۹۲)۔اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَهُ وَارْحَمْهُ ، وَعَافِهِ ، وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ، وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ۔[مسلم:۲/۶۶۳]

”اے اللہ! اسے معاف فرما، اس پر رحم فرما، اسے عافیت دے، اس سے درگذر فرما اس کی باعزت ضیافت فرما، اس کی قبر کو فراخ کر دے اور اسے (یعنی اس کے گناہوں کو) پانی، برف اور اولوں کے ساتھ دھو دے اور اسے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جیسے تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا ہے اور اسے اس کے گھر کے بدلے میں بہتر گھر دے، گھر والوں کے بدلے بہتر گھر والے، رفیقِ حیات کے بدلے بہتر رفیقِ حیات عطا کر اور اسے جنت میں داخل کر اور اسے بچا لے قبر کے عذاب سے اور آگ کے عذاب سے۔“

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصلِ کلام

گزشتہ صفحات میں صحیح احادیث جمع کر کے وہ تمام مقدس ہیرے اور موتے چن دیے گئے ہیں جو ہمارے حبیب و محبوب نبی ﷺ کی زبان مطہر سے نکلے ہیں، جن میں کسی بھی شر، آفت، مشکل، بیماری، محرومی، بداخلاقی اور بدعملی سے بچنے کا بہترین، آسان، ہمہ وقت دستیاب طریقہ بتایا گیا ہے، ایسے کلمات جو اللہ کی رحمت، برکت اور مغفرت کے دروازے کھولنے کی نقرئی کلید ہیں۔

ان میں اللہ تعالیٰ کے کلماتِ تامہ کے ذریعے دعا کی گئی ہے......ان میں اللہ تعالیٰ کی صفاتِ کاملہ کو شر سے بچنے کا تعویذ بنایا گیا ہے......ان میں اللہ تعالیٰ کے اسماء کو استعاذہ کا وسیلہ بنایا گیا ہے......ان میں اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دردمندانہ اور عاجزانہ التجائیں کی گئی ہیں......ان دعاؤں میں، التجاؤں اور تعویذوں پر غور کیجیے! وہ کون سی پیش آمدہ مشکل ہے جس سے نکلنے کے لیے ان میں پناہ نہیں مانگی گئی......کون سی مصیبت ہے جس کے دور ہونے یا اس سے بچنے کے لیے رب العزت کے حضور استعاذہ نہیں کیا گیا!......کون سا فتنہ ہے جس کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے مالک الملک سے تعوذ نہیں کیا گیا؟......وہ کون سا نقصان ہے جس کی مدافعت کے لیے ہمیں نبی اکرم ﷺ تعویذ نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکھایا؟......وہ کون سا جسمانی عیب ہے جس سے محفوظ رہنے کے لیے ہمیں دعا نہیں بتائی گئی؟......آپ نے ان معوذات میں بہت کچھ ملاحظہ کرلیا۔...... ذرا دل پر ہاتھ رکھ کر، ٹھنڈے دماغ سے سوچیے! کیا دھاگا، کاغذ، کسی چیز کے نقش اور حروف، کالی جوتی، کالا پراندا، کالی ہنڈیا، زیادہ موثر ہیں یا ہمارے محبوب و حبیب نبی ﷺ کے اختیار کردہ یہ تمام دعائیہ کلمات؟

کیا گندے مندے پیروں، بابوں اور پروفیسروں کے پھیلائے ہوئے جالوں میں پھنسنا بہتر ہے یا گھر بیٹھے رسول اللہ ﷺ کے اختیار کردہ الفاظ کے ذریعے اپنے کسی مسئلہ سے نکلنا بہتر ہے؟

آپ کی آسانی کے لیے ان تمام مشکلات و آفات کا نام بنام ذکر کیا جا رہا ہے، کس دعا کو کس مشکل یا فتنے سے بچنے کے لیے پڑھنا چاہیے اس کی بھی نشان دہی کی جا رہی ہے:

مشکل، پریشانی، فتنہ یا شر	دعا نمبر
آنکھ کی خیانت سے بچنے کے لیے	۴
آنکھ کے شر سے سے بچنے کے لیے	۳۸
آندھی کے شر سے بچنے کے لیے	۷۴، ۷۳
اولاد کے فتنے سے بچنے کے لیے	٦٦

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل وعیال میں تکلیف دہ منظر سے بچنے کے لیے	۷۱
اللہ کی ناراضی سے بچنے کے لیے	۴۷،۳۶،۹،۷
اندھیرے کے شر سے بچنے کے لیے	۴۸،۸۳،۸۰
اخلاقِ بد سے بچنے کے لیے	۳،۸۳
برے دوست سے بچنے کے لیے	۶۸،۶۶
برے دن، بری گھڑی، بری رات سے بچنے کے لیے	۸۵،۸۴،۸۳،۶۸
برے مناظر پیش آنے سے بچنے کے لیے	۷۱،۷۰،۶۹
بارش کی تباہی سے بچنے کے لیے	۷۵
بیت الخلاء میں جنوں کے شر سے بچنے کے لیے	۷۸
بخل سے بچنے کے لیے	۶۰،۵۹،۵۰،۱۴
برص کی بیماری سے بچنے کے لیے	۵۰
بخار اور درد سے شفا کے لیے	۵۵
بچوں کی حفاظت کے لیے	۶۳
بری تقدیر سے بچنے کے لیے	۲۶
برے ہم سائے کے شر سے بچنے کے لیے	۶۸،۶۷،۶۶
برہمن اور کاہن کے شر سے بچنے کے لیے	۵۰،۳۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ترقی سے تنزل کی طرف جانے سے بچنے کے لیے	۷۱
جاہلانہ امور سے بچنے کے لیے	۷۹
جادو سے بچنے کے لیے	۸۰
جُبن (کمزوری) سے بچنے کے لیے	۱۴،۵۰
جنون (پاگل پن) سے بچنے کے لیے	۵۰
جذام کی بیماری سے بچنے کے لیے	۵۰،۵۵
جل جانے سے بچنے کے لیے	۵۱،۵۲،۵۳
جہاد کے میدان سے فرار سے بچنے کے لیے	۵۱،۵۲،۵۳
جسمانی بیماریوں سے بچنے کے لیے	۴۳،۵۰،۵۵
حسد سے بچنے کے لیے	۸۰
خیانت سے بچنے کے لیے	۴۹
دنیا کے فتنے سے بچنے کے لیے	۱۴،۲۵،۵۷
دنیا کی ہر شے کے فتنے سے بچنے کے لیے	۸۷،۸۶،۸۵
دشمنوں کی ہنسی سے بچنے کے لیے	۶۲،۲۷،۶۲
دل کی بے خوفی سے بچنے کے لیے	۳۰،۳۲،۳۳
دل کے فتنے سے بچنے کے لیے	۳۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعائے نامقبول سے بچنے کے لیے	۳۰،۳۱،۳۳،۳۴،۶۰
دب جانے سے کسی چیز کے نیچے سے بچنے کے لیے	۵۳،۵۲،۵۱
ڈگمگاہٹ سے بچنے کے لیے	۷۹
ڈوب جانے سے بچنے کے لیے	۵۳،۵۲،۵۱
ڈسے جانے سے بچنے کے لیے	۵۴،۵۳،۵۲،۵۱
ذلت سے بچنے کے لیے	۵۸،۵۰
رسوائی سے بچنے کے لیے	۳۷
ریا سے بچنے کے لیے	۵۰،۴
زندگی اور موت کے فتنے سے بچنے کے لیے	۱۳،۱۲،۱۱،۱۰
سفر میں مشقت سے بچنے کے لیے	۷۱،۷۰،۶۹
سینے کے فتنے سے بچنے کے لیے	۵۹،۵۷
ساتھی کی اذیت سے بچنے کے لیے	۳۷
سمعۃ (شہرت) چاہنے کے فتنے سے بچنے کے لیے	۵۰
شیطان کے شر سے بچنے کے لیے	۸۹،۸۰،۷۲،۵۳،۵۲، ۵۱،۴۵،۴۴،۳۵،۳۴
شرم گاہ کے فتنے سے بچنے کے لیے	۳۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شوہر/بیوی کے شر سے بچنے کے لیے	٦٥،٦٦،٦٧،٦٨
شقاق (حق کی مخالفت) سے بچنے کے لیے	١،٢
شر (ہر قسم کے) سے بچنے کے لیے	٥٤،٨٦،٨٢،٨١ ،٢٣
شرک سے بچنے کے لیے	٢،١
صبح کے شر سے بچنے کے لیے	٨٥،٨٤،٨٣
ضلالت (گمراہی) سے بچنے کے لیے	٧٩،٥
ظلم کرنے اور کسی مسلمان پر برائی تھوپنے سے بچنے کے لیے	٨٤،٥٨،٣٥
ظاہر اور پوشیدہ فتنوں سے بچنے کے لیے	
عذابِ قبر سے بچنے کے لیے	،١٦،١٥،١٤،١٣،١٢،١١،١٠،٦ ٨٤،٨٣،٦٠،٥٩،٢٢،١٧
عافیت کے منہ موڑنے سے بچنے کے لیے	٩
عذابِ جہنم سے بچنے کے لیے	،١٧،١٦،١٥،٢١،١١،١٠ ،٢٢،٢١،٢٠،١٩،١٨ ٨٤،٨٣،٢٥،٢٣
عِلم غیر نافع سے بچنے کے لیے	٣٣،٣٢،٣١،٣٠

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عجز (بے چارگی) سے بچنے کے لیے	۵۰
عمل کردہ اور ناکردہ کے شر سے بچنے کے لیے	۳۹،۴۱
عمل معلوم اور نامعلوم کے شر سے بچنے کے لیے	۴۰
عملِ ناپسند سے بچنے کے لیے	۳۰،۴۳
غم اور پریشانی سے بچنے کے لیے	۴۶،۵۲
غفلت سے بچنے کے لیے	۳۷،۵۰
غنا (مال) کے فتنے سے بچنے کے لیے	۱۵،۱۶،۱۷،۳۶،۶۶
فسق اور گناہ میں پڑنے سے بچنے کے لیے	۱۳،۱۶،۱۷،۵۰،۸۲
فقر (محتاجی) سے بچنے کے لیے	۲،۱۵،۱۶،۱۷،۲۶،۴۷،۴۸،۴۹،۵۰،۵۱،۵۸
قلت (کمی) کے شر سے بچنے کے لیے	۵۸
قسوۃ (دل کی تنگی) سے بچنے کے لیے	۵۰،۶۱
قیامت کی سختی سے بچنے کے لیے	۲۶
قرض، تاوان اور چٹی بھرنے سے بچنے کے لیے	۱۳،۱۶،۱۷،۲۷،۴۶،۸۲
کسل (سستی) سے بچنے کے لیے	۱۶،۱۷،۵۰،۶۰،۸۳،۸۴
کتا بھونکتے وقت شیطان کے شر سے بچنے کے لیے	۸۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کفر سے بچنے کے لیے	۶، ۴۷، ۴۸، ۵۰
کذب (جھوٹ) سے بچنے کے لیے	۴
گونگا پن اور زبان کے شر سے بچنے کے لیے	۳۸، ۵۰
گر جانے سے بچنے کے لیے	۵۱، ۵۲، ۵۳
لباس کے شر سے بچنے کے لیے	۷۶
لوگوں کے شر سے بچنے کے لیے	۳۹
لوگوں کے دباؤ اور ظلم سے بچنے کے لیے	۴۶، ۵۷، ۵۸، ۷۹
میت کے لیے جہنم سے بچاؤ کی دعا	۹۰
مسیح دجال کے فتنے سے بچنے کے لیے	۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۵، ۱۶، ۶۰
مسجد میں داخلے کے وقت شیطان سے بچنے کے لیے	۷۷
مظلوم کی بددعا سے بچنے کے لیے	۷۱
نظر بد سے بچنے کے لیے	۶۴
ناگہانی حادثات سے بچنے کے لیے	۹
نعمتوں کے شر سے بچنے کے لیے	۸، ۹
نفاق سے بچنے کے لیے	۳، ۴، ۵۰
نیچے کے حادثات سے بچنے کے لیے	۳۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکمّی عمر سے بچنے کے لیے	۱۴، ۱۶، ۵۰، ۵۲، ۵۶، ۵۷، ۵۹، ۶۰، ۸۳، ۸۴
نفس کے شر سے بچنے کے لیے	۲۸، ۲۹، ۳۴
ناآسودہ خواہشات سے بچنے کے لیے	۳۰، ۳۱، ۳۳، ۴۳
نماز جو نفع نہ دے سے بچنے کے لیے	۳۰

دعاؤں سے متعلق ہماری مزید کتب

- دعا، اذکار انگلیاں
- بسم اللہ! دعا، دوا، شفا
- نماز میں پڑھی جانے والی دعائیں
- معوذاتِ نبویہ، اسی کتاب کا دوسرا حصہ جیبی سائز میں
- ازہار الذکر والدعا
- جادو اور آسیب سے بچاؤ
- جادو سیکھنا کیسا ہے؟
- استخارہ کیوں اور کیسے؟

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اسلامی معاشرت کے اہم انفرادی پہلو

☆ انسان کا مقصد حیات اللہ کی عبادت واطاعت ہے۔لہٰذا ہر لمحے اس کی عبادت واطاعت کے تقاضے...... اطاعت رسول ﷺ کی حدود میں رہ کر کرنا

☆ خاتم النبین ﷺ کی اطاعت اور محبت کو ہر شعبہ زندگی میں ملحوظ رکھنا۔

☆ اولاد کو اللہ کی خاص نعمت سمجھ کر........... اسلامی اقدار وآداب کے تحت اس کی پرورش کرنا۔

☆ بلوغ کی عمر کو پہنچتے ہی فوراً نکاح کا اہتمام کرنا۔

☆ انتخاب زوج کی تلاش میں تقویٰ کو ترجیح دینا۔

☆ طویل منگنی کی بجائے نکاح اور رخصتی کرنا۔

☆ اشیائے ضرورت میں نبوی معیار کو نمونہ بنانا........... زائد ملے تو اللہ تعالی کی حدود میں رہ کر خرچ کرنا۔

☆ اللہ تعالیٰ کے حکم استیذان پر عمل کرنا۔

☆ ستر وحجاب........... اور غض بصر کی پابندی کرنا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ حقوق لینے کی بجائے دوسروں کے حقوق ادا کرنے میں کوشاں رہنا۔

☆ مرد کا منصب قوام کے تقاضے ....کفالت بہ کسب حلال ......حفاظت اوامر ونواہی..........اورامارت وخلافت کا علم حاصل کرنا...... ......اور ممکنہ حد تک اسے بروئے کار لانا..........

☆ خواتین کا احترام اور وقار برقرار رکھنا۔

☆ عورت کا گھر میں ٹک کر اطاعت قوام (شریعت کی حدود میں رہ کر) کرنا اور نگرانی اطفال کی ذمہ داریاں نبھانا۔

☆ دنیا کی دیگر اقوام کی مسرفانہ زندگی اور تعیش کے بجائے صحابہ کرام کے طرز حیات کی پیروی کرنا۔

☆ رفاہ دنیا کے بجائے فلاح آخرت میں ڈوبے رہنا۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

صدقہ جاریہ۔۔۔۔فی سبیل اللہ

منجانب:

منظور یاسین منٹو اور بیگم نسیم منٹو